

UNIVERSAL
LIBRARY

OU_224811

UNIVERSAL
LIBRARY

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

روداد

جلسہ مرتبہ العلماء

منعقدہ

۱۵-۱۶-۱۷ شوال ۱۳۳۵ مطابق ۲۱-۲۲-۲۳ مارچ ۱۹۹۷ء

بروز جمعہ شب بیکشنبہ واقع کیمپ میٹھ

حسب ایام مجلس انتظامیہ اذکار العلماء



مجلس شورای اسلامی ایران

مقاصد و فوائد ندوۃ العلماء

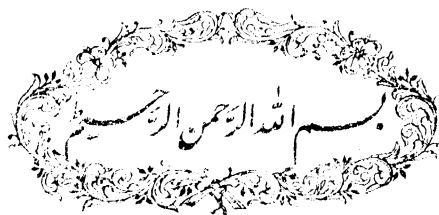
ندوۃ العلماء کے مقاصد مفصلہ ذیل ہیں (۱) ترقی تعلیم (۲) طریقہ تعلیم کی اصلاح ضروری (۳) دستی اخلاق (۴) رفع نزاع باہمی (۵) اہل اسلام کی بیہودی عام۔ مگر ندوۃ العلماء کو امور سیاست میں (پالیٹکس) سے تعلق نہیں ہے۔

مقاصد مفصلہ بالا کے حاصل کرنے کے لیے مناسب تجویزین قرار دی گئی ہیں جنکا اجرا مسلمانوں کی حالت موجودہ کے لیے نہایت ضروری اور اُن کی دینی و دنیاوی ضرورتوں کے لیے پوری طرح کافی و دانی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اگر فضل ایزدی اُن کے اجرا میں پورے طور سے موید ہو تو قوم کو اُس سے فوائد کثیرہ حاصل ہونگے جنکا اجمالی اندازہ حسبِ ذیل ہے (۱) ترقی مذہب اسلام (۲) لائبریری اور اتحاد کی تخلیق (۳) علمای باکمال کا موجود ہونا (۴) علما کی عزت و توقیر (۵) صنعت و تجارت کی ترقی و اشاعت (۶) اُن خلاف شریعت رسومات اور اسراف سے بچنا جو تاہی اور بربادی کے باعث ہیں (۷) احکام ضروری صوم و صلوة کی پابندی (۸) تفتاؤن کا جواب اور حسبِ ضرورت زمانہ مفید مسائل اور اختراعات جدیدہ کی تحقیق (۹) علما سے اُن فنیج نزاعوں کا دفع ہو جانا جسے علاوہ اشاعت اموال مسلمین کے ہر تک اسلام متصور ہو (۱۰) عام اہل اسلام کا نزاعات باہمی کے مفاسد سے بچکر معاش و معاد کے عمدہ تدابیر پر چلنا۔

قواعد شرکت ندوۃ العلماء

ہر مسلمان کم از کم دو روپے سالانہ دینے پر اراکین ندوہ میں داخل ہو سکتا ہے اور جو اس سے کم دے وہ بھی شریک ندوہ ہو۔ عیطے کی مقدار ہر شخص کی قدرت اور فیاضی پر منحصر ہے۔
رکون پر فرض ہوگا کہ وہ مقاصد و فوائد ندوۃ العلماء کو شائع کریں اور اُسکی ترقی و بہنوی کی واسطے فکر و کوشش کریں اور تجاویز منظور شدہ پر عملدرآمد و رضوا بطو دستور العمل کی پابندی کریں اور ایسے افعال و حرکت سے محبت نہ ہوں جو مخالفت اسلام اور خلاف عظمت ندوہ ہوں۔

زیادہ جلسہ سالانہ ہر اراکین ندوہ کو باقیت جائیگی اور ہر آدینہ کا حق ہوگا اور جائیداد کے واسطے منتخب ہوگی بشرطیکہ پوری ہمدردی و محبت ندوہ سے رکھتے ہوں اور فرائض طاعتی کو ادا کر سکتے ہوں۔ اور سالانہ جلسہ میں دعوت دی جائیگی۔
اراکین کو وہ کل کتابیں جو قبل از کنیت سال گذشتہ کے متعلق شائع ہوئی ہوں پوری قیمت پر اور سال کنیت کی بقیہ کتابیں سوائے رویداد کے نصف قیمت پر لکین گی۔



من لم يشكر الناس لم يشكر الله

چونکہ ندوۃ العلماء نے ان مفید اور اہم تجویزوں کی کارروائی ابھی شروع نہیں کی
 جنکا کیا جانا منظور ہو چکا ہے۔ اس لیے ارکان ندوۃ العلماء نے سرمائے کے فراہم
 کرنے کے لیے ہمہ تن کوشش نہیں کی تاہم جن حضرات نے ازراہ درستی
 کے اسکے ابتدائی مصارف کے لیے مستقل و خفیہ مقرر کر دیا ہے یا کھیت
 رقم عنایت کی ہے ان کے نام نامی کو ہم نہایت شکرگزاری کے ساتھ
 کرتے ہیں اور سب سے پہلے خصوصیت کے ساتھ **سرکار عالی**
حیدر آباد دکن کا شکریہ ادا کر کے نہایت صدق دل سے دُعا
 کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ دوام و بقا کے ساتھ اس کو ملاح ترقی نصیب فرمائے
 جو لاکھوں مسلمانوں کی مٹا و مرجع ہے آمین۔ این عاز من و از جملہ جان آمین باد

اور یہ بھی ظاہر کرتے ہیں کہ درحقیقت اس وقت تک کوئی کام نہیں شروع کیا گیا تھا مگر خدا کے فضل سے وہ وقت آگیا ہو کہ ندوۃ العلماء کی وہ مفید ضروری تجویزین عمل میں آئیں جن پر مسلمانوں کی دینی و دنیوی ترقی موقوف ہو اسیلئے اب والیان ملک۔ وزراء اور اہل دول سے اُمید ہے کہ وہ اس کا خیمہ میں حبستہ لٹھ شریک ہو کر دونوں جہانوں کی نیک نامی حاصل کرینگے۔

فہرست معاونین خاصہ ندوۃ العلماء

۱	سرکار عالی والی حیدر آباد دکن دامت حشمتہ	۱۸۷۱ سالہ
۲	راجہ تصدق رسول خان صاحب سی۔ ایس۔ آئی تعلقدار جہانگیر آباد	۱۸۷۲ سالہ
۳	امیر الامرا خان بہادر شیخ بہا الدین خان صاحب زیر ریاست ناگڑھ	۱۸۷۳ سالہ
۴	نواب حاجی محمود علی خان صاحب رئیس چغتاری	صالح
۵	مولوی محمد شریف صاحب وکیل غازی پور	جایہ قیمتی نعمت

نہایت شکرگزاری کے قابل یہ امر ہے کہ نواب سید علی حسن خان صاحب رئیس بھوپال نے علاوہ چند معمولی کے تقریباً سو روپے کی کتابیں محکمہ دارالافتا کے لیے دی ہیں گو کہ انکی بلند حوصلگی کے سامنے قلیل رقم کچھ نہیں ہے مگر ضرورت کی نظر سے دیکھا جائے تو بلاشبہ بہت کچھ شکرگزاری کے قابل ہو۔

حقیقت یہ ہو کہ دارالافتا جن ضرورتوں کے لحاظ سے قائم کیا گیا ہے ان ضرورتوں کا پورا ہونا اس بات پر موقوف ہو کہ ہمیں ہر وقت فقہ۔ حدیث۔ تفسیر اور مختلف علوم و فنون کی کتابوں کا کافی ذخیرہ موجود رہے تاکہ وقت ضرورت کے

کسی قسم کی دقت نہ واقع ہو۔ اسی لیے ارکانِ مذوقۃ العلیانے ابتدا سے اسکی فکر و کوشش رکھی۔ مگر ظاہر ہے کہ یہ سب باتیں اہلِ دول کی توجہ کی محتاج ہیں اگر رؤسا چاہیں تو یہ کچھ بڑی بات نہیں۔ اسکے لیے وہ ایسا سرمایہ مہیا کر سکتے ہیں جس سے یہ محکمہ نہایت آب و تاب کے ساتھ چل سکتا ہے بلکہ اسوقت کچھ ایسے زیادہ پے کی ضرورت نہیں جس میں انکو زیادہ ہمت کرنی پڑے صرف ڈیڑھ سو روپے ماہوار میں ضرورت موجودہ کے لحاظ سے یہ محکمہ عمدہ طور پر چل سکتا ہے اور ہمارے رؤسا کی دریا دلی کے سامنے یہ ایسی خفیت قائم ہے کہ اسکے لیے ایک ٹیس بلا استعانتِ غیر مستقل سامنے کا انتظام کر سکتا ہے۔

ہندوستان کے رؤسا میں اب بھی ایسے دریا دل رئیس موجود ہیں جنکی ہمت کے سامنے لاکھوں روپے کا صرف کردینا کوئی بڑی بات نہیں ابھی چند روز ہوئے بمبئی کے ایک تاجر نے دو لاکھ روپیہ یتیم خانے کے لیے دے دیے ہیں اور بہار کی ایک نیک دل بیوی نے اپنی ایک لاکھ روپے آمدنی کی جائداد فی سبیل اللہ وقف کر دی ہے۔ پھر ایسے فیاض صبح حضرات کے سامنے دو سو روپیہ ماہوار کیا چیز ہیں خصوصاً ایسے نیک کام کے لیے جس سے بہتر باقیاتِ صالحات کوئی کام نہیں ہو سکتا۔

اگر ایسے ایسے چند حضرات ملکر چاہیں تو ندوے کی تمام تجویزین کیا دارالعلوم کیا دارالافتا کیا اشاعت الاسلام سب نہایت وسیع پیمانے پر عملگی کے ساتھ جاری ہو سکتے ہیں اور انکا نام نیک دونوں جہان میں آفتابِ درخشاں کی طرح چمکنے لگے اور دعاؤں کے لیے تمام مسلمان جو اسوقت موجود ہیں اور وہ سب روحین جو مسلمانوں کے پیکر میں آئندہ دنیا کی سیر کرنے والی ہیں سچے دل سے موجود ہیں اور جو کچھ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس کا عوض عنایت فرمائے گا

اس کا کچھ حساب نہیں

درین رواق زبرد نوشته اند بزرگ
کہ جس نے کوئی اہل کرم نخواہد
بفصل جن کتابوں کی ضرورت ہو انکی ایک مختصر فہرست ہم شائع کرتے ہیں اگر توجہ
کرین تو مالکان مطالع اور تاجران کتب بھی اس ضرورت کو پورا کر سکتے ہیں۔

فہرست کتب حبشی محکمہ دارالافتاء مصر

تفسیر تفسیر کبیر - تفسیر روح المعانی - تفسیر مظہری - تفسیر احمدی - اتقان
حدیث - صحیح بخاری - صحیح مسلم - جامع ترمذی - سنن ابی داؤد - نسائی - ابن ماجہ - موطا
امام مالک - موطا امام محمد - شرح معانی الآثار امام طحاوی - عمدۃ القاری شیح
صحیح بخاری - مرقات شیح مشکوہ - اشعث اللغات - آثار امام محمد - حج امام محمد
تخسر تج زلیعی - ذرقانی شیح موطا۔

فقہ - ہدایہ - قاضی خان - فتاویٰ بزازیہ - بحر الرائق طحاوی - کتاب الخراج امام
ابی یوسف - جامع صغیر امام محمد - جامع الرموز - فتح القدیر بن ہام - عینی شرح الہدایہ
عینی شیح کنز - تحفۃ المحتاج شیح منہاج - حاشیۃ ابنانی علی شیح مختصر غلیل
لرزقانی - شیح زاد المستنقع - میزان الکبیر للشعرانی - کشف الغمہ فی اختلاف الاسماء
عقائد شرح مواقف - شرح مقاصد - یواقیت و الجواہر - شیح فقہ اکبر ملا علی قاری
علوم مختلفہ - احیاء العلوم - زواج فی تعداد الکبائر - بستان فقیہ ابواللیث
شرح شریعت الاسلام۔

منہاج

جلس انتظامیہ ندوۃ العلماء

فہرست مضامین و نداد جلسہ ہیام

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۶۰	اجلاس سوم	۱	فہرست مضامین رویداد
۶۱	ترکیب بندنشی امداد حسین صاحب نگر	۳	تہنید
	قصیدہ عربی مولوی عبد الجبار صاحب	۸	میرٹھ میں جلسہ ہونا اور اسکا اعلان
۷۲	جسبہ پوری	۹	کیفیت انتظام جلسہ
۷۵	جلسہ عام	۲۴	گوشوارہ آمد و صرف ہمانداری اجلاس ہیام
۷۶	تقریر مولوی قادیان شمس صاحب شہر امی	۲۶	اجلاس اول
۸۳	جلسہ خاص	۲۷	تقریر افتخاری جناب صدر انجمن صفا
۸۴	اجلاس پہارم	۲۸	کارروائی سال سوم
۸۴	خلاصہ تقریر مولوی شبلی صاحب لغمانی	۴۰	جمع خیر و دفتر ندوۃ العلماء
	تقریر مولوی ابو محمد عبد الحق صاحب لکھنؤ	۴۱	تفصیل مصارف و دفتر ندوۃ العلماء
۸۵	تفسیر حقانی دہلوی	۴۳	تقریر مولوی حبیب الرحمن خان صاحب
	تقریر مولانا سید محمد شاہ صاحب	۴۷	تقریر مولوی شاہ محمد سلیمان صفا قادری چشتی
۸۵	محدث رامپوری	۵۰	جلسہ علم
	تقریر مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب	۵۱	جلسہ خاص
۸۷	قادری چشتی	۵۲	اجلاس دوم
	تقریر مولوی ابو محمد عبد الحق صاحب		تقریر مولوی قاضی ابو بکر علی احمد
۸۸	حقانی دہلوی	۵۵	محمد اللہ شاہ صاحب
	تقریر مولوی محمد قمر الدین صاحب	۵۸	تقریر خان بہادر منشی اطہر علی صاحب وکیل

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
	فہرست اُن حضرات کی جو کسی عہد سے	۹۰	مستمدرسہ معینیۃ الجہیر
۱۷۲	شریک جلسہ بنوسکے۔	۹۳	جلستہ عام
۱۸۸	فہرست دکلائی انجمن مدارس دروہا		فہرست ارکان اعزازی و سرپرست
۱۹۰	فہرست اخبارات جو دفترین میٹیکے ہیں	۹۴	وصدرا انجمن
۱۹۱	فہرست کتب و رسائل جو ہدیۃ دفتر کو ملین	۹۵	فہرست ارکان قسم اول ندوۃ العلما
۱۹۲	فہرست اشیا جو بعض حضرات نے دفتر کو عطا فرمائیں	۱۰۸	فہرست ارکان قسم دوم
	فہرست بقیہ اراکین ندوہ		فہرست معاونین جنھوں نے مفت دار
۱۹۴	فہرست چندہ متفرق	۱۲۶	رکنیت سے کم چندہ دیا ہے
	ضمیمہ ۱		فہرست چندہ دہندگان صیغہ دارالعلوم
۱	مضمون لوی ابوالقاسم فضل صاحب عرشی	۱۴۹	ندوۃ العلما۔
۱۶	قومی نظم جسکو اجلاس دوم میں عرشی صاحب نے پڑھا تھا		فہرست اُن حضرات کی جنھوں نے صیغہ
	ضمیمہ ۲		اشاعت الاسلام کیلئے چندہ دینے کا وعدہ
۲	پاسنامات متعلق ضمیمہ	۱۵۲	فرمایا تھا۔
۱۳	کارروائی حشرانہ محمدیہ		فہرست چندہ دہندگان محکمہ اشاعت الاسلام
۱۵	زکات	۱۵۲	ندوۃ العلما۔
۱۷	مختصر کیفیت جلسہ انجمن حمایت بیوگان		فہرست معاونین جنھوں نے وظیفہ مصریہ
۱۷	مختصر کیفیت تیم حناء اسلامیہ کانپور	۱۵۹	کے لئے چندہ دینے کا وعدہ فرمایا تھا
۱۹	طرق منراہمی سرمایہ	۱۶۱	فہرست چندہ دہندگان وظیفہ مصریہ ندوہ
	ضمیمہ ۳	۱۶۲	فہرست حشرانہ محمدیہ ندوۃ العلما
	قواعد و ضوابط ندوۃ العلما	۱۶۶	فہرست چندہ دہندگان میزبانی اجلاس چارم



تمہید

الہی پر تو نور یقین دہ شمع جانم را
 بشوا ز حرفِ باطل یک قلم لوحِ یانم را
 خدا کا شکر ہے کہ ندوۃ العلماء کا چوتھا سالانہ جلسہ خیر و خوبی سے ختم ہوا علماء فضل
 مشائخ اور رؤسا دور دراز مسافت طے کر کے آئے اور اسکے جلسوں میں دیکھنے کے ساتھ
 شریک ہوئے۔ انکی اس دلاویزی سے جو یونانیوں یا بڑھتی جاتی ہی ہلکوا امید ہے کہ جن
 ضرورتوں سے ندوہ کے قائم کرنے کی تحریک ہوئی تھی وہ ایک دن انشاء اللہ تعالیٰ پوری
 ہوگی اور اپنی علی و عملی کمی کو پورا ہوتے ہوئے دیکھ کر ہلکوا ہی خوشی نصیب ہوگی جو ہمارے
 اسلاف کو اپنے عروج کے زمانے میں تھی۔

اگر ندوۃ العلماء کی تاریخ پر نظر کیجائے تو ہماری یہ توقع کچھ بیجا نہیں ہے اسلیے کہ یہ خیال
 جو چند دنوں سے مسلمانوں کے دلوں میں پیدا ہوا ہو کچھ ایسے ضعیف اور ناتوان ہاتھوں کے
 تحریک سے پیدا ہوا ہو جو مدتوں سے ایسے کاموں کے عادی نہیں رہے تھے! نہ انہیں ہتھ
 قوت تھی کہ وہ ہزاروں مسلمانوں کو ایک جامع کر سکیں نہ ایسا قوی جذب تھا کہ ہندوستان کے

سب خصلاتوں کو اپنی طرف کھینچ سکیں۔ نہ ایسے ہوشمند تھے جو اپنی خوش تدبیری سے بلا تکلف اسکی ضرورت ثابت کر دیں۔ نہ اس مجلس میں ایسی کوئی غیر معمولی دلفریبی تھی جس سے خود بخود قلوب اسطرف مائل ہوں! بلاشبہ یہ کچھ نہیں تھا مگر جو کچھ تھا وہی اسکے موبین ہونے کی دلیل ہو۔ ہم میں قوت نہیں مگر ہمارے خدا میں قوت ہو جو تمام منتشر قوتوں کو ایک دم میں ایک جامع کر سکتا ہے۔ ہم میں قوی جذب نہیں مگر فضل ایزدی سے نہی میں خود ایک شمش مفاطیسی ہے جو سب کو اپنی طرف کھینچ سکتا ہے۔ ہم خوش تدبیر نہیں نہوں تقدیر مساعد ہے نہ وہی کوئی غیر معمولی دلفریبی نہیں نہوا سکی سچی ضرورت کیا کم ہے یہ سچ ہے کہ اہل اسلام میں روز بروز جہالت پھیلی جاتی ہے مگر ابھی وہ قوت سلب نہیں ہوئی جس سے وہ اپنے نیک و بد کو پہچان سکتے یا دوست دشمن کی آواز دین میں تیز کر سکتے ہیں۔ انہیں علم و فضل نہیں رہا مگر اب بھی اُسکے قدر شناس ہیں اور علما سے اُنکو گو ایک قسم کی بے ربطی پیدا ہو گئی ہے مگر اب بھی علما کی دعوت پر لبیک کہنے کو تیار ہیں۔ ہم مانتے ہیں کہ ملکہ کام کرنے کا مادہ اُن سے سلب ہو چکا ہے مگر اب بھی اپنے سلف کے گاہوں کو عبرت کی نگاہوں سے دیکھتے اور اپنے کچھ نہ کرنے پر ندامت ظاہر کرتے ہیں۔ ہمارے مجتہد صادق حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشین گوئی فرمائی ہو کہ اللہ تعالیٰ اس امت میں ہر صدی کے شروع پر ایسے لوگوں کو پیدا کرے گا جو دین کو از سر نو پھر تازہ کر دیں گے ان اللہ عزوجل بیعت لہذا لامۃ علی راس کل مائۃ سنۃ من یجد لہا دینہا (مرآۃ ابوداؤد)

اسی کے موافق اب تک ہوتا آیا ہے جس صدی میں جو فتنہ برپا ہوا اُسکا دوسری صدی کے شروع میں استیصال ہو گیا۔ اور یہ ملت بیضا ہمیشہ بدناما دھبون سے پاک و صاف رہی اور تیرہ سو برس گزر جانے پر بھی کسی کی رخنہ اندازی سے کچھ فتور پیدا نہ ہوا۔ حدیث و قرآن دیسے ہی بلا تحریف و تغیر ہمارے ہاتھوں اور دلون میں موجود ہیں

جیسے کہ پہلے تھے اور اصول و ارکان اسلام ویسے ہی مستحکم ہیں جیسے کہ اُس وقت تھے۔
 مگر ہم پہلے کہ چکے ہیں کہ کچھ نہ کچھ شور شون کا ہوتا بھی ضرور ہو پچھلے زمانے کو جانے
 دیجیے اُس وقت کی حالت دیکھیے۔ چند دنوں سے ہم مسلمانوں کی حالت کیسی کچھ تباہ و برباد
 ہو رہی ہے۔ جہالت کی یہاں تک نوبت پہنچی ہے کہ اسی ہندوستان کی بہت سی
 بستیوں ایسی بھی ہیں جہاں کوئی ناز و رونے کے معمولی مسائل کا جاننے والا بھی نہیں
 وہاں کے باشندے برائے نام مسلمان ہیں۔ اسلام سے واقف نہ ارکان اسلام سے
 آشنا اُنکے نزدیک بہت بڑا معیار اسلام کا یہ ہے کہ وہ گائے کا گوشت کھانا جائز سمجھتے
 ہیں! مگر بہت سی بستیوں کی حالت اِنسے بھی گئی گزری ہے وہاں کے باشندے اُنکے مقتضائے
 حال سے ہرگز کوئی شخص یہ نہیں سمجھ سکتا کہ وہ مسلمان ہیں! وہ گائے کا گوشت کھانا بھی
 ناجائز سمجھتے ہیں۔ اُنکے نام بھی مسلمانوں کے سے نہیں۔ اُنہیں چھوٹ کی احتیاط اور چوکا
 دینے کی رسم اور طرح طرح کے ہندوانہ رواج ویسے ہی برتے جاتے ہیں جیسے کہ
 ہندوؤں میں! یہ لوگ صرف مردم شماری میں چھ کرور کی تعداد پوری کرتے ہیں اور بس!
 افسوس ہے کہ یہ حالت ایک دو جگہ کی نہیں ہے صد ہا بستیوں اِسی قسم کے لوگوں سے
 آباد ہیں جہاں تک ہمارے واعظوں کی آواز بھی نہیں پہنچتی اگر اِن بستیوں کی حیرت انگیز
 حالت سے قطع نظر کر کے اُن شہروں اور قصبوں پر ایک سرسری نگاہ ڈالیے جو چند
 دنوں پیشتر علم و عمل۔ تہذیب اور شایستگی کے چشمہ سمجھے جاتے تھے جہاں علماء فضلاء
 اور مشائخ کے انوار و فیوض سے مستفید ہونے کیلئے دور دور سے لوگ آتے تھے اور
 دین و دنیا کے ذخیرے جمع کر کے اپنے اپنے وطن لیجاتے تھے اور اُنکو فراخ دلی سے
 تقسیم کرتے تھے تو وہ بھی کچھ کم تعجب انگیز نہیں ہیں۔

کُل جسٹے اُن شہروں اور قصبوں میں مدرسے اور خانقاہیں آباد دیکھی ہیں وہ اب
 وہاں کے حالت جا کر دیکھتے ہیں تو اُنکو رونا آتا ہے! مسجدیں بے ردف! خانقاہیں ویران

بدرست منہدم! علم و عمل کا بازار سرد پڑا ہوا ہے۔ نیک نیتی اور اخلاص دلون سے بالکل سلب ہو گئے ہیں۔ دینداری اور وضعداری کا نام ہی نام ہے۔ مہلح ذات البین کی جگہ شور و فساد برپا ہے اور ہنگامہ آرائی ہو رہی ہے جس سے ہم بعینہ اس فقرے کے مصداق ہو گئے ہیں ”مسلمانان در گورد مسلمانان در کتاب“

غرض کہ ایسی تاریکی و جہالت کے زمانے میں ضرور تھا کہ حسبِ عدۃ الہی کوئی سبب اصلاح عام کا پیدا ہوتا۔ میں سمجھتا ہوں کہ وہ وعدہ پورا ہوا نبیوالہیؐ کیلئے کہ عکاکھڑے دل و نین خداوند عالم نے یہ خیال پیدا کر دیا کہ وہ قوت اجتماعی سے اس مصیبت کو دفع کریں۔ اگرچہ قوت اجتماعی ہمیشہ سے محمّدؐ ہے اور ہماری شریعت اسلامیہ میں خاص طور پر شورے کا حکم دیا گیا ہے مگر ہم دیکھتے ہیں کہ ایک مدت سے مسلمانوں پر جان اور آفتین نازل ہوئی ہیں وہاں یہ بھی ہے کہ انہیں خود رائی اور خود پسندی کا مادہ علی العموم پیدا ہو گیا ہے اسی وجہ سے انکی لٹ بدل گئی۔ علم گیا۔ اور ساری برکتیں اُسکے تھما جاتی رہیں یہاں تک کہ خود تباہی کے کنارے پہنچ گئے اور جن دوسری قوموں نے اُس اصول کو اختیار کیا وہ اُسکی برکت سے محض ادا بار سے نکلے آج اقبال پر پہنچ گئیں۔

مگر غور طلب یہ امر ہے کہ اس اتفاق و قوت اجتماعی کے پیدا ہونے کی کیا صورت ہے قوم کے اجزائیسے پر اگندہ اور منتشر ہیں جو ایک شیرادے میں جمع نہیں ہو سکتے! یہ نہایت دقیق اور مشکل مسئلہ تھا اگر خدا کی تائید نہ ہوتی تو اس کا حل ہونا نامکن سمجھا جاتا۔ مگر ہم کہہ چکے ہیں کہ یہ سامانِ مہمانب اللہ ہے۔ اُسکے نزدیک تمام دشوار چیزیں آسان ہیں اور یہی دلیل ہے نزوۃ العلماء کے مؤید من اللہ اور لطیفہ فیضی ہونے کی جس میں علماء و مشائخ ایک جا جمع ہو کر مشورہ کرتے ہیں اور اسی سے اُمید ہو کہ انشاء اللہ تعالیٰ اُسکو روز افزون ترقی نصیب ہوگی۔ نزوۃ العلماء کے اس وقت تک جتنے جلسے ہوئے انکی روداد سے ہماری اُمید روز بروز بڑھتی جاتی ہے اور مسلمانوں کی جمعیت کے سامان نظر آنے لگے ہیں اسی مرتبہ کے

اجلاس میں علما-مشائخ-رؤسا اور معززین اہل اسلام کا دور دور سے آکر کثرت سے جمع ہونا اور دل آویزی کے ساتھ اُس میں شریک ہونا کچھ کم مسرت خیز نہیں ہی۔

ہم اس مقام پر ایک محلِ فہرست اُن مقاموں کی درج کرتے ہیں جہاں کے حضرات اس موسم گرما میں سفر کی صعوبتیں گوارا کر کے تشریف لائے اور اس متبرک جلسے میں ایک ہونے کو ہکوارا کا اعتراف ہو کہ اُس ہنگامے میں محلِ فہرست تیار نہیں ہو سکی تاہم جو حضرات (پنجاب) دہلی-پانی پت-سونی پت-کرناٹ-تھانہ-انبالہ-جالندھر-امرتسر-لاہور-راولپنڈی-ہوشیار پور-بھجڑ ضلع-رہتک-جہان خیلان-حسن ابدال-پشاور-شملہ-(ممالک مغربی و شمالی و اودھ) دتاؤلی-علیگڑھ-فقیوڑ-راسی بریلی-ناؤتہ-شیرکوٹ-بریلی-دیوبند-امروہہ-سہارنپور-مراد آباد-براہون-بھیکین پور-رودلی-فیروز آباد-کرانہ-غازی پور-جلیسر-مارہرہ-گھنؤ-مظفرنگر-اٹاوا-عظیم گڑھ-سیکری-اکبر آباد-فیض آباد-خورجہ-بلند شہر-دانی پور-چھتاری-سینٹھ-ہا پور-گلا دھلی-بنگلور-رٹکی-سروہنہ-پلی بھیت-الموڑہ-کانپور-میرٹھ-لیگنہ-بجنور-انبہہ-ناؤتہ-جنوٹنگر-(بہار و بنگال) عظیم آباد پٹنہ-بانکی پور-بہار-بھلوارمی-مونگیر-شہسرام-نشتا-سولپور ضلع در بھنگہ-(برہما) اکیاب (ممالک متوسط) جبلپور (راجپوتانہ) جمیس (ریاستہائے ہند) حیدر آباد دکن-بھوپال-رامپور-گوالیار-پٹنالا۔

ان مقامات میں سے ضلع میرٹھ-سہارنپور-بلند شہر-علیگڑھ-دہلی-کرناٹ-انبالہ اور جالندھر کے حضرات جس کثرت کے شریک تھے اُس کا اندازہ کسی قدر فہرست ارکان سے ہو سکتا ہی۔ بہر حال یہ تعداد نہایت طائیت بخش ہو اور ہکوارا میں ہو کہ یوماً فیوما انشاء اللہ تعالیٰ اہل اسلام کو اُس کے ساتھ ہمدردی پیدا ہوتی جائے گی اور اُن کی شرکت و احاطے بہت جلد ذوالعما کے مقاصد و اغراض میں کامیابی و سرسبزی نصیب ہوگی وَمَا تَوْفِیقِي إِلَّا بِاللّٰهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ اُنِيبُ اب جلسے کی کارروائی بیان کی جاتی ہے۔

میرٹھ میں جلسے کا ہونا اور اسکا اعلان

ندوة العلماء کا حسن قبول جو ملک میں پھیلتا جاتا ہے اور مسلمانوں کو اسکے ساتھ دلاویزی ہوتی جاتی ہے اسکا ایک یہ بھی ثبوت ہو کہ ہر سال ملک کے مختلف حصوں سے اسکی دعوت کی صدائیں آتی ہیں۔ چنانچہ اس سال بھی روساے پٹنہ اور اہل میرٹھ نے اسکو دعوت دی اور باوجودیکہ چند روز پیشتر میرٹھ میں کانفرنس ہو چکی تھی اور قحط و گرانی کی سختیوں سے یہ توقع نہیں ہو سکتی تھی کہ وہ فراخ دلی سے اس عظیم الشان کام کو باحسن الوجہ انجام دے سکیں گے۔ مگر حقیقت یہ انکی عالی حوصلگی تھی کہ انھوں نے دعوت دی اور نہایت عمدگی اور حیرت پرستی سے اسکو انجام دیا۔

جلسہ انتظامیہ نے جب روساے میرٹھ کی دعوت قبول کر لی تو ۲۱۔ شعبان ۱۳۸۳ھ کو متوکل علی اللہ جلسے کا اعلان کر دیا۔ اور حسب سطور اعلان۔ خطوط اور اشتہار و نکی اشاعت اسیطو رپر کی گئی جیسا کہ سالہائے گذشتہ میں ہوتی رہی ہے۔ تاہم میں اسکا معترف ہوں کہ چند وجوہ سے ویسی اشاعت نہو سکی جیسی کہ ہونی چاہیے تھی۔

یہ قصہ بہت دھیسپے کہ میرٹھ والوں کو اسکا خیال سطح پیدا ہوا اور انھوں نے اس قحط و گرانی کے موسم میں نہایت بوجھل و مسرت سے اس عظیم الشان جلسے کے مصارف کیونکر گوارا کیے وہ کسی تحریک ترقی جس نے انکے دل کو جنبش دیدی ہے اور کسی تاثیر ترقی جس سے انکے مصارف۔ ہرج اوقات اور زحمت مہم اندازی کو انھوں نے خوشی سے گوارا کیا ہے۔ یہاں چاہتا ہوں کہ اسکو انھیں کے الفاظ میں بیان کر دوں۔ کیونکہ ہر شخص اپنے مافی الضمیر کو خود ہی اچھے طور پر بیان کر سکتا ہے۔

ڈپٹی عبدالرحیم صاحب میں میرٹھ نے جو کیفیت انتظام جلسہ کی قلمبند کر کے بھیجی ہے۔ اس میں انھوں نے اپنے خیالات تدریجی بھی ظاہر کیے ہیں جسکو ہم بحسن نقل کرتے ہیں۔

کیفیت انتظام جلسہ مرتبہ ڈپٹی عبد الرحیم صاحب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد و نعت کے اوّل مجھ کو اس بات کے اظہار کی ضرورت پیش آئی کہ میرٹھ میں جلسہ ندوۃ العلما کا کیسے ہوا۔ گو میرٹھ میں نمازی بہت۔ مسجدین حیثیت شہر سے بہت زیادہ۔ مگر میرٹھ والوں میں سے غالباً فیصدی ایک بھی ایسا نہوگا جو ندوۃ العلما کے معنی جانتا ہو۔ بلکہ بلا مبالغہ میں کہہ سکتا ہوں کہ فیصدی ایک نے ندوۃ العلما کا نام بھی نہ سنا ہوگا پس جس شہر کے مسلمانوں کا ایسا حال ہو تو میرٹھ میں جلسہ ندوۃ العلما کا انعقاد کیسا تعجب انگیز امر ہے اور دو رویوں کا جانا چاہیے میں نے جب لکھنؤ کے جلسے کی کچھ اڑتی ہوئی خبر سنی تو پورے طور پر کان دیکر سننا بھی پسند نہیں کیا کہ جیسے اور خود غرضیوں اور خود نمائی کے مجالس ہیں ویسی ہی یہ بھی ایک مجلس ہوگی۔ جلسے سے غالباً دو مہینے پیشتر کسی نے میرے کان میں یہ بات ڈالی کہ اگر میرٹھ میں ندوۃ العلما کا جلسہ ہو تو مناسب ہے۔ میرا خیال تو کبھی اس طرف کو جاتا ہی نہ تھا مجھ کو کچھ پوری توجہ اس طرف نہیں ہوئی۔ دو چار روز بعد میں نے اپنے محترم جناب مولوی نجم الدین صاحب ڈپٹی انسپکٹر نیشن یافتہ کے بیان پھر کا ذکر سنا اور انکی طبیعت کا میلان بھی اس طرف پایا۔ اب مجھ کو حیرت ہوئی۔ کہ الٰہی معاملہ کیا ہو کہ یہ تو تمام کاروبار سے کنارہ کش رہتے ہیں انکی اس طرف دلچسپی خالی از علت نہیں ہے پھر تنہائی میں غیبتے اس بار میں اُن سے گفتگو کی کہ حضرت اوّل تو میرٹھ والوں کو کچھ ایسے کاموں سے دلچسپی نہیں۔ دوسرے قحط کی یہ حالت ہو۔ تیسرے ابھی حال میں مسلمانوں کا ایک بڑا جلسہ کانفرنس کا (گو وہ دنیاوی ہی جلسہ تھا) میرٹھ میں ہو چکا ہے اور دوسرا

لوگ آئین چند دے چکے ہیں۔ پھر اسکے واسطے کون چندہ دے گا۔ اور اسکے سامان کو رقم کثیر رکھا رہے۔ انھوں نے فرمایا کہ میرے ایک دوست نے مجھے کہا ہے کہ چھ تتر روپیہ میں یہ جلسہ ہو سکتا ہے پس کچھ تو چھ سو روپے بادی النظر میں کم دکھلائی دیے اور کچھ جناب مخدوم کی توجہ باطنی کا اثر میرے قلب پر پڑا مگر پھر بھی اپنے ضعف و رتلا ج قلب کی طرف جو نظر کی تو ہمت پست دکھلائی دی۔ لیکن توجہ جناب مخدوم کے اسی استقامت پر رہی۔

ایک روز بعد ذہن میں یہ بات گزری کہ سال گذشتہ میں یہ جلسہ بسن پٹی میں ہوا اور میرے کرم مولوی سید اشفاق حسین صاحب ڈپٹی کلکٹر نشنر اسکے متم تھے اُن سے بریلی کے مصارف کا حال تو دریافت کرین اسلئے میں نے ایک خط مولوی صاحب کو لکھا کہ آپ کچے کاغذات اجلاس بریلی کے میرے پاس بھیج دیجیے اور اطلاع دیجیے کہ کم از کم کس قدر روپے میں یہ کام ہو سکتا ہے۔ اُسکے جواب میں انھوں نے تحریر فرمایا کہ کچے کاغذات تو ندوہ میں روانہ ہو گئے لیکن جب تک تم ایک ہزار پانسو روپیہ جمع نہ کر لو نام نہ لینا اس خط سے ہماری ہمت فی الجملہ اور بھی پست ہو گئی۔ مگر اتفاقاً اسی وقت ہمارے غایت فرحان حافظ غفور الدین صاحب ڈپٹی انسپکٹر نشنر کو خبر اس ارادے کی ہوئی تو انھوں نے ہر کام میں مدد دینی اور ہمت بندھانی شروع کی اور جس امر میں اُن سے دریافت کیا انھوں نے فوراً جواب ثنائی ہی نہیں دیا بلکہ تسکین بخش جواب تحریر فرمایا۔ اسکے علاوہ بیان دو حضرات نے حد کا زور لگا کر ہمت بندھانی کہ جب تو نے اتنا بڑا کام جامع مسجد کا چندے سے کر لیا تو کیا ڈیڑھ ہزار روپیہ جمع نہوگا۔؟

ان سب باتوں نے میرے دل میں یہ بات قائم کر دی کہ بیشک یہ مجمع علماء کا بہت خیر و برکت کا ہوا اور کچھ نہ تو اس حیلے سے ان حضرات کی فقط زیارت ہی ہو جائے تو کیا کم دولت ہو۔ اب دو تین روز میں چل پھر کر بعض بعض اہل شہر اور بعض سوداگران

پنجابی صدر بازار سے اسکا ذکر کیا تو کچھ کچھ ان لوگوں کو آمادہ پایا۔ اب تو اور بھی اس مجمع کی حقانیت کا نقشہ دل پر جگایا۔ اور توکل بخدا اسوقت جو جمعہ اول پڑا جسکی تاریخ مجھ کو یاد نہیں ہو بشورہ سوداگر صاحبان کے مین بہر اہی ڈپٹی نجم الدین صاحب اور مستری حاجی غظیم اللہ صاحب ونشی نور الحسن صاحب نقشہ نویس بعد نماز جمعہ صدر بازار مین جامع مسجد سوداگران مین پونچا۔ اتفاقاً دیکھتا کیا ہوں کہ مولوی عبدالغفور صاحب ڈپٹی کلکٹر خضعتی بھی وہاں موجود ہیں۔ ایک دوسرے سے دریافت کرنے لگا کہ کیونکر آنا ہوا۔ مین نے بنام خدا انہما مطلب کیا تو اُسی وقت چندے کی فہرست پرچہ سو روپے کے دستخط ہو گئے۔ اب تو اعتقاد اور ہمت کو زیادہ قوت ہو گئی۔

اگلے روز شیخ کریم الدین صاحب و فضل الہی صاحب و حافظ عبدالستار صاحب و حافظ فیض الدین صاحب سوداگران صاحب مجسٹریٹ کمپ کی خدمت مین واسطے اطلاع اس امر کے کہ اس سال جلسہ ندوۃ العلماء صدر مین ہو گا گئے۔ اور صاحب موصوف نے یکشادہ پیشانی منظور فرمایا۔ اسکے دوسرے روز شیخ کریم الدین صاحب سوداگر و حافظ حامد حسین خان صاحب آنریری مجسٹریٹ و شیخ عمر علی صاحب رئیس میرٹھ اور یہ

خیف تحریری اطلاع لیکر مسٹر ٹی آر وار صاحب دسٹرکٹ مجسٹریٹ اور مسٹر براملی صاحب دسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس کی خدمت مین حاضر ہوئے اور دونوں صاحبوں نے بہت خوشی سے منظور فرمایا۔ اس موقع پر مین صاحبان مجسٹریٹ کمپ و دسٹرکٹ مجسٹریٹ و دسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ صاحب پولیس کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور خاصکر مسٹر براملی صاحب دسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس کا اسوجہ سے شکر گزار ہوں کہ انہوں نے ایک ایسے لائق و مستعد عمدہ دار قاضی محو طیب صاحب انسپکٹر کو جلسے کے انتظام کے لیے مقرر فرمایا جسکی خوش انتظامی اور محنت ہزاروں آفرین کے قابل ہو نیکیا صاحب کی حالت اور محنت بوقت جلسہ مین کیا تمام اہالیان جلسہ حیرت کی نظر سے دیکھ رہے تھے۔

کہ بجلی کی طرح کبھی پورب کی طرف پونچھے اور کبھی پچھم کی طرف اور کبھی شمال کی طرف اور کبھی جنوب کی طرف۔ اور قدرتی رعب انکا اس قسم کا تھا کہ جہاں جسے جگہ پائی خاموش بیٹھ گیا۔ ممکن نہیں تھا کہ کوئی لب کشائی کرے۔ سچ یہ ہے کہ یہ بھی اس جلسے کی برکت ہے کہ جو ایسا منتظم میسر آیا۔

یہ اللہ تعالیٰ کا ہمپر فضل و کرم ہے جسکا شکر یہ ادا کرنا ہمارے امکان سے خارج ہے کہ اُس نے ہمارے ایسی گورنمنٹ کے تابع اور محکوم کیا ہے جسکے سایہ عاطفت میں ہم نہایت آزادی کے ساتھ فرضِ مذہبی ادا کرتے ہیں اور ہر طرح کی قومی ترقی و ترقی کے تدبیر ہمارے واسطے کھلا ہوا ہے۔ اگر اس زمانے میں بھی ہم اپنی اصلاح و ترقی کی تدبیر نہ کر سکیں تو ہماری بدنصیبی ہے۔

غرض چار روز بعد خداوند تعالیٰ کے بھروسے پر ناظم صاحب ندوۃ العلماء کی خدمت میں درخواست روانہ کر دی کہ اس سال ندوۃ العلماء کا اجلاس میرٹھ میں ہوگا۔ اور اسکی مہمانی کی غرض سے میرٹھ واد کو بخشی جائے۔ جو بات ہونے والی ہوتی ہے اسکے سامان بھی ویسے ہی ہو جاتے ہیں۔ غرض بارہ روز میں منظوری آگئی۔ اس مدت میں بارہ تیرہ سو روپے کے دستخط ہو گئے اور چھ سو روپے نقد چندہ بھی وصول ہو گیا۔ اگرچہ ماہ مبارک رمضان میں چلنا پھرنا کم ہوتا ہے تاہم چندے کی بھی کوشش ہوتی رہی اور سوداگر صاحبان طیارسی سامان خوردنی و مکان اجلاس وغیرہ میں اپنی دلچسپی ظاہر کرتے رہے یہاں تک کہ نوین شوال ۱۳۵۷ھ کو صدر بازار میں مکان جلسہ ندوۃ العلماء میں ایک مجلس انتظامی منعقد ہوئی اور استقبال سے لیکر آخر جلسہ تک کے قواعد و اتفاق رائے مرتب کیے گئے اور ہر ایک کام کا ایک مہتمم اور چند ممبر قرار دیے گئے۔ اور بالآخر یہ قرار پایا کہ اس رویداد کو چھاپ کر ہر ایک ممبر و مہتمم کے پاس بھیج دیا جائے۔ چنانچہ بہت ہی گزشتہ سے چھپو کر رویداد ہر ایک ممبر و مہتمم کے پاس بھیج دی گئی اور ایک جلد اس رویداد کی

دفتر ندوۃ العلماء میں دیدی گئی جسکو ناظم صاحب و دیگر اراکین ندوہ نے پسند فرمایا اور اذکار مذکور دفتر ندوہ میں موجود ہے۔

اسکا اظہار کہ کس نے کیا چندہ مہمانی کے واسطے دیا میں نے اُس فہرست میں کیا ہو جو اس کیفیت کے ہمراہ دفتر میں روانہ کرتا ہوں۔ امید ہے کہ سالنامہ کی رپورٹ میں مناسبتہ نقشہ جات کے ساتھ چندہ دہندوں کے نام ظاہر کیے جائیں گے۔ اور گوشوارہ جمعہ خجج مدوار علیحدہ شامل رپورٹ ہذا روانہ کیا جاتا ہے اُس سے آمدنی و خرچ ہر ایک مد کا ظاہر ہوگا۔ امید ہے کہ یہ بھی سالنامہ کی رپورٹ ندوے میں طبع کیا جائے گا۔ میں میرٹھ والوں کی ہمت و دریادگی کا دل سے شکر گزار ہوں کہ صرف چند حضرات سے ایک ہزار پانسو چندہ مہمانی جمع ہو گیا اور علاوہ اسکے پانسو چندہ اشاعت اسلام کے واسطے میرے پاس پہونچ گیا۔ تو اسکی رپورٹ علیحدہ کی جائے گی۔ اکثر صاحبوں کی یہ رائے تھی کہ چندہ عام کھولا جائے۔ مگر میری رائے بوجوہات چند اسکے خلاف تھی جسکا اظہار اس موقع پر کچھ نفع نہیں دیتا۔ مگر الحمد للہ کہ خداوند تعالیٰ نے مجھے اس بارے میں اپنے ارادے پر کامیاب کیا۔ اب میں طیارسی مکان جلسہ استقبال لیکر تا اختتام جلسہ ہر صینے کے انتظام کی رپورٹ پیش کرتا ہوں۔

جماعت تیاری مکان جلسہ

اس جماعت میں حب مندرجہ ذیل ممبر منتخب ہوئے۔ شیخ فضل الہی صاحب۔ حافظ عبدالستار صاحب۔ شیخ کریم الدین صاحب۔ شیخ عظیم الدین صاحب۔ حافظ فصیح الدین صاحب۔ حاجی محبوب الہی صاحب۔ شیخ بخش الہی صاحب۔ شیخ عمر علی صاحب۔ منشی نور الحسن صاحب نقشہ نویس اور شیخ محبوب بخش صاحب مہتمم مقرر ہوئے۔ اس مکان کا نقشہ منشی نور الحسن صاحب نے جو اپنے فن میں کتاے روزگار میں تیار کیا تھا۔

طول اس مکان کا ۸۰ فٹ اور عرض ۸۰ فٹ تھا۔ چھت پر اس مکان کی شامیائے
 تہا نے لگے تھے اور شامیائوں کے نیچے سفید کپڑا اور جھار رنگین لگائی گئی تھی۔ اور حبلیا
 خوشنما اور وسیع پر شان یہ مکان بنایا گیا تھا حضار جلسہ نے ملاحظہ کر لیا ہے۔ مجھکو
 زیادہ خوبی بیان کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ منشی نور الحسن صاحب نے ٹھاٹ اس
 مکان کا اس خوبی سے تیار کرایا تھا کہ دوسرے جلسے کے عین وقت میں اس شہر
 اور زور کی بارسش ہوئی کہ یقیناً جلسہ درہم برہم ہو جاتا۔ مگر پانی ڈھلک صرف دو چار
 جگہ ٹپل پر مالے کے گرنے لگا اور جلسہ بدستور قائم رہا۔ علما کے واسطے جانب شمال
 اس مکان میں تخت کے پایوں کے نیچے صندوق رکھ کر تخت ایسے اونچے بچھائے
 گئے تھے کہ کرسیوں سے یہ تخت اونچے اونچے ہو گئے تھے اور ان تختوں پر عمدہ فرش
 دری کا اور دری کے اوپر چاندنی اور چاندنی کے اوپر ایک عمدہ قالین اور ایک
 گاہک و تکیہ صدر انجمن صاحب کے واسطے بچھایا گیا تھا اور تخت کے سامنے دائیں بائیں
 کرسیاں نہایت خوبصورتی سے لگائی گئی تھیں اور کرسیوں کے بعد منج لگائی گئی تھی۔
 اور ان کرسیوں اور منج کے نیچے بھی دری کا فرش تھا اور ایک گھنٹہ بہت بڑا
 پشت علما پر ایک درخت میں ایسا نصب کیا گیا تھا کہ تمام حضار جلسہ اسکی آواز اور
 رفتار سے نفع اٹھا رہے تھے۔ اس جماعت کے جملہ صاحبان نے اپنے اپنے موقع پر
 اپنے اوقات کو صرف کیا مگر شیخ محبوب بخش صاحب کی محنت اور عقل خدا داد کا
 شکر یہ جملہ اراکین جماعت پر واجب ہو کیونکہ محنت شبانہ روزی کی وجہ سے انکی طبیعت
 علیل بھی ہو گئی تھی مگر وہ اس حالت علالت میں بھی دیان سے نہ ہلے۔ شیخ کریم الدین صاحب
 بھی اپنی علم ہمتی کی وجہ سے بہت شکرے کے لائق ہیں کہ انھوں نے علاوہ چند زر
 نقد کے ایسے عظیم الشان جلسے کے مکان کا ٹھاٹ اپنی جیب خاص سے تیار کرا دیا
 اور روشنی وغیرہ کا سامان سب اپنے کوٹھی سے عنایت کیا۔ کرسی اور منج کے نیچے

جو فرش می کا کیا تھا یہ فرش لہ لعلہ کرایے پر لیا گیا تھا۔ فرش سے علاوہ زمین کے یہ بھی فائدہ خیال کیا گیا تھا کہ بعد کرسیوں اور بنچ کے پُر ہو جانے کے جو حضرات تشریف لائیں ان کو فرش پر بیٹھنے میں تکلف نہ ہو۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

کرسیوں اور بنچ کا نقشہ ذیل میں درج ہے جس سے ظاہر ہو گا کہ بلا کرایہ رکھنے کتنی عطا کیں اور کرایے پر کتنی لی گئیں۔

نقشہ نمبر ۱

نام دہندگان کرسی و بنچ	کرسی	تعداد	بنچ	تعداد	بلا کرایہ یا بکرایہ
شیخ کریم الدین صاحب موگا	"	۵۰۰	۰	۰	بلا کرایہ
حاجی محبوب الہی صاحب موگا	"	۱۰۰	بنچ	۵۰	"
شیخ محبوب بخش صاحب موگا	"	۱۰۰	"	۳۶	"
شیخ عبدالرحیم صاحب سوگا	"	۱۰۰	"	۵۰	"
منشی عزیز الدین صاحب موگا	۰	۰	۰	۲۵	"
سنا وغیرہ	"	۲۰۰	"	۵۰	بکرایہ

جماعت استقبال

اس جماعت میں مفضلہ ذیل حضرات ممبر منتخب ہوئے تھے۔

شیخ کریم الدین صاحب - حاجی محمد فضل صاحب - شیخ ابوالحسن صاحب - بابو عبدالکریم صاحب
 لازم ریل - منشی غفار احمد صاحب - شیخ عبدالعزیز صاحب - حکیم فخر الدین صاحب - شیخ
 خواجہ حسن صاحب - مولوی علیم الدین صاحب - مرزا اشفاق احمد صاحب - منشی
 مظہر الحسن صاحب - محمد لطیف صاحب - مولوی یعقوب علی صاحب بی اے - شیخ عبدالکریم صاحب

قاضی محمد عیسیٰ صاحب۔ منشی امیر احمد صاحب۔ حافظ عنایت علی صاحب۔ شیخ عزیز احمد صاحب اور ناظر ظفر احمد صاحب اسکے متمم قرار پائے تھے۔

اس جماعت میں اوّل بڑے شکرے کے لائق شیخ کریم الدین صاحب دواگر ہیں جنھوں نے اپنی فیاضی سے ایک ڈیرہ اور ایک شامیانہ اور میز و کرسیاں اور پلنگ نوٹرا اور سامان چائے و ڈبل روٹی و بسکٹ و لوٹا و صراحی و گلاس و جانماز و تمباکو و بان وغیرہ سامان آسائش مع اپنے ملازمین کے اسٹیشن ریلوے پر مہیا کر دیا تھا اور اسی پر اکتفا نہیں کیا بلکہ تکلیف گوارا کر کے نگرانی کیلئے کہ کسی مہمان کو تکلیف نہو کے خود اسٹیشن پر تشریف لیجاتے تھے۔ متمم صاحب و حاجی محمد افضل صاحب مرزا اشفاق احمد صاحب و مختار احمد صاحب و مفتی نذیر علی صاحب ممبران کی محنت و محسوسی لائق شکر یہ ہے۔ اس بات کا انتظام پیشتر ہی کر دیا گیا تھا کہ ممبروں کے سینے پر سبز نخل کا ایک چاند جیسے سلسلے متارے کا کام نہایت خوشنما تیار کرایا گیا تھا۔ الپین سے ٹانگ دیا تھا اور اس چاند کے اندر کلابتون سے ”خادم ندوة العلماء“ بنا یا گیا تھا اور شب کے وقت چار لائٹنیں ممبروں کو دی گئی تھیں جنکے ایک ایک آئینے پر سبز رنگ اور چوب قلم سے ”خادم ندوة العلماء“ تحریر تھا۔ تاکہ دن اور رات کو مہمانان صاحبان پہچان لیں کہ یہ ہمارے استقبالی ہیں۔ ملازمین کے سر پر عمامے کے اوپر ایک سبز بٹیچ سیاہ ریشمی جیسے ”خادم ندوة العلماء“ لکھا ہوا تھا لگا دیا گیا تھا۔ قلی اور گاڑیاں اسٹیشن پر سواری کو ہر وقت موجود رہتی تھیں۔ جسوقت دن یا رات ٹرین آئی فوراً ممبران اور متمم پلیٹ فورم پر پہنچے اور اپنے معزز مہمانوں کو باعزت تمام مع اُنکے اسباب و خدام کے ذریعہ نصب شدہ پر لائے اور فوراً چائے وغیرہ پیش کی بعد آسائش ضروری اُنکو گاڑی پر سوار کر کے صدر بازار کو حافظ فیصل الدین صاحب کے پاس روانہ کیا۔ ممبران مدارات موجود رہتے تھے اُنھوں نے اُنکو کوٹھیں اور بنگلہ جاتیں

لیجا کر فروکش کرا دیا۔ علاوہ اسکے جس روز ناظم صاحب صدر انجمن صاحب تشریف لائے تھے استقبال کا خاص اہتمام کیا گیا تھا۔ ناظم صاحب کی تشریف آوری کے روز پندرہ گاڑی جوڑیوں کی فٹن و گنٹ و پالکی کاڑی و مٹم مستعار منگائی گئی تھیں کثرت سے روسائے شہر و صدر علاوہ ممبران استقبالی کے پلیٹ فورم پر موجود تھے پلیٹ فارم پر اُس روز وہ کثرت تھی کہ لوگوں کو مصافحہ کرنا دشوار ہو گیا تھا۔ صدر انجمن صاحب کے استقبال کے روز بہت ہی زیادہ اہتمام استقبال کیا گیا تھا۔ اور گمان تھا کہ پلیٹ فارم پر کثرت استقبالیوں سے جگہ کھڑے ہونے کی میسر نہ آئے گی مگر قدرتی آہی سے اُس روز ہمارے خیر خواہ مسلمانان ڈاکٹر شیخ رحیم الد صاحب کے خلف الکبرا بمرچھیس سالہ آٹھ بجے صبح کے انتقال ہو گیا اس واسطے اکثر علماء شہر و صدر شریک جنازہ ہونے کی وجہ سے صدر انجمن صاحب کے دولت استقبال سے محروم رہے اور جو حسرت ان محرومین کو ہوئی وہ اندازہ بیان سے باہر ہے۔ صدر انجمن صاحب کی تشریف آوری کے روز اسٹیشن سے تا آخر فردگاہ چھڑکاؤ کا بھی انتظام کیا گیا تھا۔

جماعت مدارات

اس جماعت کے مہتمم شیخ محبوب بخش صاحب اور ممبران مندرجہ ذیل تھے۔

شیخ فیض احمد صاحب۔ شیخ بشیر الدین صاحب۔ اڈیٹر نجم الاخبار ضمیر الدین صاحب۔ پشکا بند و بست۔ مرزا ابراہیم بیگ صاحب۔ خٹار۔ شیخ خواجہ بخش صاحب۔ شیخ عبد اللہ صاحب۔ ڈال دانی۔ شیخ عمر علی صاحب۔ رئیس۔ حاجی مہر الہی صاحب۔ حاجی فضل الہی صاحب۔ شیخ معین الدین صاحب۔ شیخ عبدالستار صاحب۔ جوہری۔ حافظ محمد اکبر صاحب۔ شیخ کریم الدین صاحب۔ ولد عبدالعزیز صاحب۔ منشی محمد حسین صاحب۔ سب اور سیر حافظ نجیب اللہ صاحب۔ ماسٹر عبدالغنی صاحب۔ منشی مظہر الحق صاحب۔ بعد کو اضافہ

کیے گئے۔ حافظ فصیح الدین صاحب۔

جملہ حضرات نے اپنا کام بہت تند ہی سے انجام دیا اور وہ شکرِ یے کے قابل ہیں۔ خصوصاً مرزا ابراہیم بیگ صاحب غنارا اور شیخ عمر علی صاحب اور شیخ عبدالستار صاحب اور حافظ فصیح الدین صاحب اور حاجی فضل الہی صاحب اور شیخ محبوب بخش صاحب اور منشی مظہر الحق صاحب اور حافظ محمد اکبر صاحب نے یادہ شکرِ یے کے مستحق ہیں۔ ممبران مجلس مدارات کے سینے پر بھی ایک ایک سلسلے سارے کا چاند مثل ممبران استقبالی کے لگا دیا گیا تھا تاکہ مہمانوں کو اپنے ضروریات اُنسے بیان کر دینے میں تکلف نہ ہوئے۔ ہنتم صاحب اور ممبر صاحبان نے فرد گاہ کی کوٹھڑیوں میں پیشتر سے عمدہ انتظام فرما کر شلپ و چارپائی و ظروف و ملبا کو دپان و حقہ و چائے کا کر دیا تھا۔ اور ہر روز چائے دپان و ملبا کو دچھالیہ معرفت ممبران تقسیم ہوتا تھا۔ علاوہ ممبران مدارات ہر کوٹھی پر دو دو خدمتگار ایک ستھ و ایک مہتر تعینات کر دیے گئے تھے۔ غرض بقصد پورا انتظام آسائش مہمانان کیا گیا تھا۔ اور اسپر اکتفا نہ کر کے ایک روز یہ خاکسار منشی عمر علی صاحب و حاجی محبوب الہی صاحب و حافظ عبدالستار صاحب مہمانوں کی مزاج پُرسی کو خود بھی مہمانوں کے مقام گاہ پر پہنچے۔ الحمد للہ کہ جملہ مہمانوں کو مہمانی اور مدارات کی نسبت بخوش پایا۔

جماعتِ حفظِ صحت

ڈاکٹر رحیم اللہ صاحب۔ ڈاکٹر سلیمان خان صاحب۔ حکیم نبی بخش صاحب حکیم مقرب حسین صاحب۔ حکیم فخر الدین صاحب۔ حکیم حفیظ اللہ صاحب۔ ان صاحبوں نے اگر کوئی مہمان خواستہ علیل ہو تو علاج اور دوا کا ذمہ لیا تھا لیکن الحمد للہ کہ یہ ضرورت کسی مہمان کو پیش نہ آئی۔ اس قدر مجمع کثیر میں ایسی ضرورت کا پیش نہ آنا یہ بھی مددہ کے برکات کا باعث ہو۔

جماعت نخت طعام

اس جماعت کے متہم شیخ فضل الہی صاحب اور مندرجہ ذیل ممبر منتخب ہوئے تھے۔
حافظ محمد اکبر صاحب۔ منشی عزیز الدین صاحب۔ شیخ بخش الہی صاحب۔ شیخ
عظیم اللہ صاحب۔ حاجی مہرا لہی صاحب۔ حاجی انعام اللہ صاحب۔ شیخ عمر علی صاحب
شیخ عبدالعزیز صاحب۔ حاجی سراج الدین صاحب۔ حافظ عبدالعزیز صاحب۔ حاجی
حافظ عزیز الدین صاحب۔ حاجی بخش الہی صاحب۔ حاجی محبوب الہی صاحب
حاجی فضل الہی صاحب ثانی۔

اس جماعت کے متہم اور کل ممبران نے اپنے خدمات کو بہت محنت و تہہ سے
ادا کیا۔ خاص کر حاجی محبوب الہی صاحب و حاجی مہرا لہی صاحب حاجی فضل الہی صاحب
مستحق زیادہ شکر کے ہیں۔ متہمین نے بہت خواہش کی کہ ہم اپنے مغز مہانوں کی
دعوت میں کھٹ کرین مگر جناب ناظم صاحب نے اُنھیں روکا اسلئے کھٹ کو دخل
نہیں دیا گیا۔ البتہ جلسے کے ایک روز پیشتر سے ایک روز بعد تک یکساں کھانے
کا انتظام رہا یعنی ایک وقت قورمہ و آبی روٹی دپلاؤ و دوسرے وقت ترکاری کا
گوشت شل قورمہ و آبی روٹی و زردہ اور تیسرے جلسے کو بجائے پلاؤ کے بریانی
کر دی گئی تھی اور یہ بھی انتظام تھا کہ ہر وقت پانسیر گوشت بلا مچ کا تیار ہوتا تھا کہ جو
صاحب مچ کھاتے ہوں اُنکو ٹیکھٹ نہ پونچھو علاوہ اسکے جو صاحب پرہیزی کھانا یا چائے
و مونگ کی دال کھاتے تھے اُنکے واسطے کھیتی ہوئی مونگ کی دال دیا جاتی تیار ہوتی تھی۔

جماعت خورانیہ طعام

اس جماعت کے متہم شیخ کریم الدین صاحب اور مندرجہ ذیل حضرات ممبر منتخب ہوئے تھے۔

شیخ عمر علی صاحب - حافظ محمد اکبر صاحب - شیخ عبد الرحیم صاحب - حافظ شفیق الدین صاحب - شیخ بخش الہی صاحب - شیخ عبد الغنی صاحب - حاجی محبوب الہی صاحب - شیخ کرم الہی صاحب - شیخ نور الہی صاحب - شیخ محمد حاجی صاحب - شیخ عبد الستار صاحب - جوہری - حاجی ولایت حسین صاحب - شیخ مہر الہی صاحب - حافظ رفیع الدین صاحب - شیخ نصیر الدین صاحب - حافظ احسان الہی صاحب - حافظ شفیق الہی صاحب - حافظ انعام الہی صاحب - شیخ ستیم الدین صاحب - حافظ رفیع الدین صاحب - شیخ فضل الرحیم صاحب - حافظ حامد حسین خان صاحب - حکیم مقرب حسین خان صاحب - شیخ فہیم الدین صاحب - حافظ عبد الستار صاحب - مرزا عبد العزیز بیگ صاحب - حافظ فصیح الدین صاحب - حاجی حافظ عزیز الدین صاحب - بعد کو اضافہ کیے گئے متم اور جملہ ممبران صاحب نے پوری محنت اور دلچسپی سے اپنے کام کو انجام دیا اور ہر طرح پرستی شکر کے کہ میں خاص کر حاجی محبوب الہی صاحب و حاجی فضل الہی صاحب و حافظ عبد الستار صاحب جوہری و حافظ حاجی عزیز الدین صاحب و شیخ عمر علی صاحب و حافظ محمد اکبر صاحب و حافظ فصیح الدین صاحب اور مرزا عبد العزیز بیگ صاحب زیادہ شکر کے مستحق ہیں۔ تمام مہانوں کو کھانا چینی کو تبریز من کھلایا گیا اور یہ سب ظروف سوداگر صاحبان نے بلا کرایہ مرحمت فرمائے تھے۔ صرف تھوڑے ظروف بقیہ خریدے گئے۔ انتظاما ان مہانوں کو بنگلے مکان پر کھانا جایا کرتا تھا روغنی پیالوں اور روغنی رکابیوں میں بھیجا گیا۔

جماعت انتظام اجلاس

شیخ عبد اللہ صاحب لال کرتی والے - حافظ محمد اکبر صاحب - شیخ عمر علی صاحب - حافظ غفور الدین صاحب ڈپٹی انسپکٹر پنشن بریلی - حافظ عبد الستار صاحب - مولوی یعقوب علی صاحب ملی اسے اس جماعت کے ممبر قرار پائے تھے۔

یہ حضرات جملہ ہمانان و علماء و سائے عظام کو دروازے سے لالاکرا اپنے اپنے موقع پر بٹھاتے جاتے تھے اور انکا انتظام قابل ستائش تھا شیخ عمر علی صاحب نے اپنے اوپر بہت ہی زیادہ محنت گوارا کی وہ سب سے زیادہ شکرے کے لائق ہیں۔

جماعت نگرانی کل کام

اس جماعت کے صدر انجنیئر شیخ کریم الدین صاحب اور ممبر مفصلہ ذیل حضرات تھے
 ڈپٹی عبدالرحیم صاحب - حافظ حامد حسین خان صاحب - حکیم مقرب حسین خان صاحب
 شیخ محمد عمر علی صاحب - حاجی محبوب الہی صاحب - شیخ محبوب بخش صاحب - فظ محمد اکبر صاحب
 سب اصحاب نے بہت کوشش سے کام کیا سب سے زیادہ صدر انجنیئر حاجی محبوب الہی صاحب
 و شیخ محمد عمر علی صاحب شکرے کے مستحق ہیں شیخ محمد عمر علی صاحب فی الواقع بہت اعلیٰ
 درجے کے منتظم ہیں انھوں نے ہر صیفے میں کما حقہ مدد دی اور صدر انجنیئر صاحب بہت
 فراخ حوصلہ ہیں جبکا نام نامی اکثر ذرات اس رپورٹ میں درج ہے۔ ریل پر تمام سامان
 آسائش ہمانان اپنی ذات خاص سے کیا۔ صدر انجنیئر صاحب کے واسطے اپنا مکان
 کیسا آراستہ کیا۔ تیاری مکان جلسہ میں کیسا بیدار بچ روپیہ صرفت کیا اور اسپر ستر اذیہ
 کہ مجھے انھوں نے فرمایا کہ جو چیز نہ ملے میری کوٹھی سے بلا قیمت لیجاؤ۔ میں اٹکا تہ دل
 سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ حاجی محبوب الہی صاحب فضل الہی صاحب و حافظ عبدالستار صاحب
 و حافظ محمد اکبر صاحب و شیخ محمد عمر علی صاحب ہر صیفے میں کامل سعی و کوشش فرماتے رہی
 علاوہ ظروف بچت سنی و خوردنی کو کھٹیاں و بنگلہ جات و دیگر سامان جن صاحبوں نے
 عنایت فرمائے اسکا نقشہ ذیل میں درج ہے۔ یہ سب صاحب بہت بڑے
 شکرے کے مستحق ہیں۔

نقشه و منبسط

نمبر شمار	نام عطا کننده	نام اشیاء	تعداد
۱	شیخ محمد علی صاحب	تخت	۲۹
۲	حافظ محمد اکبر صاحب	"	۴
۳	بشیر الدین صاحب	"	۴
۴	مظفر علی صاحب پشمن	"	۴
۵	حافظ احمد حسن خان صاحب	"	۱۰
۶	تقی حسین خان صاحب	"	۲۰
۷	عبد الله خان صاحب مختار	"	۴
۸	تامنی صاحب	"	۴
۹	عظیم الله صاحب مستری	دری	۳
۱۰	شیخ وحید الدین صاحب	"	۳
۱۱	یکرم مقرب حسین خان صاحب	"	۲
۱۲	احمد حسن صاحب مختار	"	۱
۱۳	حافظ اعجاز حسین صاحب	"	۳
۱۴	نواب سید اصغر علی شاه صاحب	کوٹھی سکونت	۱
۱۵	نواب احمد شاه صاحب	"	۱
۱۶	نواب بہادر علی شاه صاحب	کوٹھی سکونت مع کوٹھی اسماعیل شاه صاحب	۱
۱۷	نواب سید غلام خالص صاحب	کوٹھی سکونت	۱
۱۸	منشی عزیز الدین صاحب سوداگر	"	۱

نمبر شمار	نام عطا کنندہ	نام ہمشمار	تعداد
۱۹	شیخ عبدالغنی صاحب	کوٹھی سکونت مع فرسش و دیگر چند مکان	
۲۰	ابو احسن صاحب لد محمد موسی مرحوم	کوٹھی	۱
۲۱	حافظ رفیع الدین صاحب	مکان خورانیہ طعام	۱
۲۲	حافظ عزیز الدین صاحب	مکان جلسہ علمای مع فرسش	۱
۲۳	شیخ نجیب بخش صاحب	مکان	۱
۲۴	شیخ کریم الدین صاحب	مکان فرود گاہ صدر انجمن صاحب سامان آتش	۱
۲۵	حاجی کریم بخش صاحب کچی ساز	مکان بخت طعام	۱
۲۶	غلام نصیر الدین عرف نواب بڑھن	برائے فرود گاہ مہمانان - نصف کچی	

اسکے علاوہ اکثر سوداگر صاحبان کے مکانوں میں مہمانان فرودکش ہوئے۔
 بھگو حکیم مقرب حسین صاحب مالک اخبار عالم کا بھی شکریہ تہ دل سے ادا کرنا
 واجب ہو۔ جنھوں نے خود بلا درخواست ندوہ کے اجلاس کی کیفیت اپنے اخبار میں
 تفصیل شائع کی اور انکی خاص توجہ ایسے نیک کام میں مصروف رہتی ہے۔ ندوہ اعلیٰ
 کی حقانیت اور برکات اکثر بزرگان دین خصوصاً میرے پیر مرشد برحق جناب
 حاجی محمد امداد اللہ صاحب مہاجرینے چند کرامت نامجات میں تحریر فرما چکے ہیں
 پھر میری کیا سی کہ میں انکو برکات اور حقانیت کی کیے از ہزار کہہ سکوں۔ لیکن ندوہ کے کیا
 کرامت کچھ کم ہے کہ ایسے شہر میں جہاں ندوہ کے نام سے واقف خون ایسی کایابی
 سے جلسہ ہو۔ دوم اس جلسے کا ایسا اثر بیان کے باشندوں پر پڑا ہے کہ فوراً مجلس
 معین ندوہ اعلیٰ کے قائم کرنے پر آمادہ ہو گئے اور آمادگی بھی زبانی نہیں بلکہ
 عملی کارروائی بھی دکھادی یعنی صابر چندہ بھی اشاعت اسلام کے واسطے بنا بر تقرر
 و عظم کے صرف ایک شخص نے عطا کیا۔

مستور اس قسم کی رپورٹ لکھنا عالم کا کام ہے میں نے ٹوٹے پھوٹے لفظوں میں اس کے مطلب کو ادا کر دیا ہے۔ عبارت آرائی مجھ کو آتی نہیں۔ اراکینِ ندوہ عبارت کی دستی اور موزونی خود فرمالین اور میں دعا کرتا ہوں کہ ندوے کو خداوند تعالیٰ اپنے ارادے میں کامیاب کرے اور جن جن صاحبوں نے یہاں ندوے کے اجلاس میں قلم سے قدم سے درم سے زبان سے مدد دی ہے اُن کے مال اُن کی اولاد اُن کی جان اُن کے دینی درجات میں ترقی کرے۔ آمین یا رب العالمین۔ عبدالرحیم عفی اللہ عنہ

۱۳۱۵ھ

گوشوارہ آمد و صرف اجلاس چارم ندوۃ العلماء مقام صد بازار میرٹھ

آمدنی	صرف	تعداد
آمدنی معرفت ڈپٹی عبدالرحیم صاحب	تیار سی مکان جلسہ	۹۵
الاعصاب	کرایہ آمد و رفت مہمانان	۱۰۰
آمدنی معرفت سوداگر صاحبان میرٹھ	مدارات مہمانان	۱۰۰
الاعصاب	خوراک مہمانان	۱۰۰
میزان کل	روشنی	۹۶
اعصاب	صرف زاد راہ	۱۰۰
	صرف ڈاک	۱۰۰
	محصول تار	۱۰۰
	چھپائی کاغذات	۱۰۰
	متفرقات	۱۰۰
	میزان خرچ باقی	۱۰۰
	الاعصاب	۱۰۰

ہم شیخ عبدالرحیم صاحب ڈپٹی کلکٹر و رئیس میرٹھ کے نہایت شکر گزار ہیں جنھوں نے انتظامی رپورٹ نہایت صحت و وضاحت کے ساتھ قلمبند کر کے بھیجی۔ ڈپٹی صاحب صنو میرٹھ کے رؤسا میں اپنی نیک نیتی اور دینداری کی وجہ سے خاص امتیاز رکھتے ہیں ہمنو اس طبقے کے لوگوں میں ایسے وضعدار او باخدا بہت کم دیکھے ہیں۔

ہمکو علاوہ ان حضرات کے جنکا ذکر ڈپٹی صاحب نے اپنی رپورٹ میں کیا ہے بعض دوسرے حضرات کا بھی نام معلوم ہے جنھوں نے ایام جلسہ میں بہت چچی سرگرمی سے شرکت کی ہے ان میں شیخ وحید الدین صاحب خلیف الرشید خان بہادر حافظ عبدالحکیم صاحب سی آئی اے۔ رئیس میرٹھ خاصکر ذکر کرنے کے قابل ہیں جو نہایت توجہ اور سرگرمی سے شریک ہے اور ہر قسم کی امداد کے لیے موجود تھے۔ دوسرے شیخ وجیہ الدین صاحب برادر حافظ فصیح الدین صاحب سوداگر ہیں جن کے متعلق ڈاک کا انتظام تھا اور انھوں نے بہت خوبی اور خوش سلوکی سے اسکا انتظام رکھا جس سے بلا دقت مہمانوں کو خطوط پہنچتے رہے اور دفتری ڈاک بھی وقت پر ملتی رہی۔

بیان پر سب سے زیادہ ضروری اور قابل الذکر یہ امر ہے کہ اس مرتبہ میں بھی سال گذشتہ کی طرح عالی جناب نواب سرو قار الامرا بہادر مدار المہام سرکار عالی حیدر آباد دکن دام اقبالہ نے حسرت مولانا محمد لطف اللہ صاحب عم فیض مستی عدالت عالیہ حیدر آباد دکن کو مبلغ پانسو پیسہ صرف سرفہرے غایت فرما کر اپنی طرف سے وکالتا ندوۃ العلماء کی شرکت اور صدارت کے لیے بھیجا جسکے لیے تمام ارکان ندوۃ العلماء جناب مدرج کے شکر گزار ہیں اور صدق دل سے دولت آصفیہ اور اسکے تمام اعیان و ارکان خصوصاً حضور نظام دکن دامت دولۃ اور نواب صاحب مدرج کے لیے دعائے خیر کرتے ہیں۔

از دست گداے میواند سچ جز آنکہ بصدق دل دعائی بخند

اجلاس

منعقدہ ۱۵- شوال ۱۴۳۸ھ مطابق ۱۹- مارچ ۱۹۹۷ء

روز جمعہ وقت ۷ بجے سوانح تک

۶ بجے سے مسلمانوں کا ہجوم بڑھ چلا تھا ۷ بجتے بجتے استدر کثرت ہو گئی کہ جو حضرات بعد میں تشریف لائے انکو جگہ ملنے میں دقت ہوئی ٹھیک ۸ بجے علما کی تحریک کی جناب مولانا محمد لطف اللہ صاحب عم فیضہ مفتی عدالت عالیہ حیدرآباد دکن نے صدارت کو رونق بخشی۔

سب سے پہلے جناب صدر انجمن صاحب کی اجازت سے مولوی ابو انیسر شیخ احمد صاحب مکی نے کلام مجید کی چند آیتیں مناسب جلسہ نہایت خوش اسلوبی سے تبرکات تلاوت کیں اُسکے بعد جناب صدر انجمن صاحب نے افتتاحی تقریر فرمائی۔

تقریر جناب مولانا محمد لطف اللہ صاحب عم فیضہ صدیق بنوۃ العلماء

بسم اللہ خیر الاسماء۔ اے بھائی مسلمانو! غالباً آپکو معلوم ہو گا کہ آپکے اسلاف کیسے کیسے صاحب فضل و کمال تھے اور آپکی قوم میں کیسے کیسے لوگ صاحب جاہ و جلال تھے! علم ہنر میں یگانہ روزگار تھے۔ شان و شوکت کی یہ کیفیت تھی کہ مخالفین کی نظردن میں صاحب عظمت و وقار تھے! افسوس زمانے نے ایسا پلٹا کھایا کہ اُس تمام فضل و کمال کا نقش صفو ہستی سے مٹا یا۔ اب نہ وہ علم ہے نہ کمال بلکہ بجائے اُسکے سراسر جہل ہے اور جدال۔ زمانے کی حالت دیکھ کر یہ خیال ہوتا تھا کہ غالباً بعد چندے یہ گل کھلے گا کہ کوئی شخص فرائض و ضربات نے والا بھی نہ ملے گا۔ مگر الحمد للہ کہ ایسے نازک وقت میں توفیق الہی

ہمارے علمائے دین کو خواب غفلت سے جگایا اور انھوں نے بعونہ تعالیٰ اپنے تئیں کا بنیائے
 بنی اسرائیل کر دکھایا۔ ندوۃ العلماء کی بنا ڈالی۔ ہدایت خلق اللہ کی عمدہ راہ نکالی۔ مقاصد ان کے
 سراسر ہدایت ہیں جنکو علمائے کرام نے جلسات سنین ماضیہ میں کمال فصاحت بیان فرمایا
 اور بفضلہ تعالیٰ اب پھر ان کے بیان کا وقت آیا ہے۔ اہل جلسہ بتوجہ دلی سماعت فرمائیں گے
 اور یقین ہے ہر ہر بیان پر مر حبا جزاک اللہ زبان پر لائینگے۔

مین یہچھان کج نچ زبان بزم علمائے فصاحت بیان میں سزاوار صدر نشینی نہتا لیکن
 ارباب فضل و کمال نے مجھ ہمہ تن نقصان کا پایہ بڑھایا کہ اس بزم ہمایون میں کرسی صدر انجمن
 پر جھکو بٹھایا فخر اہم اللہ احسن الجزاء بحرمتہ حبیبہ سید الانبیاء علیہ التیجۃ والتناور

اسکے بعد مولوی عبد اللہ صاحب انصاری داماد مولانا محمد قاسم علیہ الرحمہ نے
 اُن امور کا اعلان کیا جو خوش اسلوبی جلسہ کے لیے ضروری ہیں اُس میں یہ بھی کہا کہ صدر انجمن
 صاحب کو اختیار ہے کہ وہ جسکو غیر مناسب تقریر کرتے دیکھیں روک دیں۔

اسکے بعد مولانا سید محمد علی صاحب ناظم ندوۃ العلماء کو سال گذشتہ کی کارروائی
 سننا چاہیے تھی مگر چونکہ ناظم صاحب مدوح اپنی علالت دائمی کی وجہ سے باوازلہ نہ
 سے معذور ہیں اس لیے مولوی سید محمد عبدالحی صاحب مددگار ناظم نے کارروائی
 پیش کی اور جناب صدر انجمن صاحب کی اجازت سے پڑھکر سنائی۔

کارروائی سال سوم

جناب صدر انجمن صاحب واعیان جلسہ! قبل اسکے کہ میں حسب دستور سال گذشتہ
 کے مختصر کارروائی بیان کروں یہ ظاہر کرنا چاہتا ہوں کہ ندوۃ العلماء کو قائم ہونے میں برس
 ہو چکے اسوقت سے اب تک اسکی نظامت کا فخر اپنے جھکو بخشا ہے۔ میرے ضعف و کمالات
 کا حال آپ کو معلوم ہے ایسی حالت میں سرگرمی اور جانفشانی سے اُسکے مقاصد اغراض کو

شائع کرنا اور اُسکی منظور شدہ تجویزوں کو جدوجہد کے ساتھ عمل میں لانا معلوم! اسی وجہ سے
 میں نے بقصد نیک نیتی کئی بار یہ خواہش ظاہر کی کہ مجھ کو اس بارگراں سے سبکدوش
 کر کے یہ امانت کسی دوسرے عالمی حوصلہ مستقل مزاج اور متدین شخص کے سپرد کی جائے
 مگر حضرات ارکان انتظامی نے حسن ظن سے مجھ کو اس بارگراں سے سبکدوش نہیں کیا اور
 میں نے بھی بقصد نیک نیتی دینت جہان تک ہوسکا ہے اُسکی اشاعت اور تعمیل میں پہلو تہی
 نہیں کی۔ جن بزرگوں نے میری حالت دیکھی ہے وہ جانتے ہونگے کہ میں نے اپنی سخت تر
 علالتوں میں بھی اسکی خدمت کو اپنی صحت یا پی کا علاج سمجھا ہے اب میں تمام جلسے کے روبرو
 اپنے عذر پیش کر کے چاہتا ہوں کہ اس بارگراں سے مجھے سبکدوشی دیا جائے۔ مہینہ روز
 بروز بفضلہ تعالیٰ کام کو ترقی ہوتی جاتی ہی مگر ہیطرح میری قوت و صحت کو تنزل اور ضعف
 کو ترقی ہے۔ ہاں جو کام میں کر سکتا ہوں اُسے ضرور کروں گا کیونکہ میں نزوۃ العلماء کے مقصد
 و اغراض کو مسلمانوں کے واسطے ایسا مفید اور اسوقت کے لیے ایسا ضروری سمجھتا ہوں جیسا
 زہر خورہ کے لیے تریاق اور بیار کے واسطے مسیحا۔ جب میرا یہ حال ہے تو اب میری
 طرف سے کسی کام میں تعویق یا دہن و غفلت ملاحظہ کریں تو مجھ کو معذرت سمجھیں۔

اب میں سال گذشتہ کی مختصر کارروائی اور تجاویز منظور شدہ کی تعمیل یا عدم تعمیل کو بلا
 تصنع ظاہر کرتا ہوں

سالہائے پیوستہ کے جلسوں میں تین اہم تجویزین منظور ہوئی تھیں (۱) ترتیب نصاب
 (۲) دارالافتا (۳) فراہمی سرمایہ۔ ان تین تجویزوں کی جو کارروائی اس سال ہوئی ہو
 وہ مفصلہ ذیل ہے۔

۱۔ ترتیب نصاب "یہ تجویز ندوے کے دیباچے کا آغاز ہے اور شاید ہمارے
 احباب کو اس بات پر سخت تر تعجب ہو کہ باوجود کئی سال کی متواتر کوششوں کے اب تک
 نصاب تیار نہیں ہوا اور خود مجھ کو بھی اسکی کارروائی ظاہر کرنے میں بجز اظہار مغرت کے اور کوئی چارہ

بیشک باوجود متواتر کوششوں کے نصاب اب تک تیار نہیں مگر یہ کام ایسا سہل بھی نہیں ہے جیسا ہمارے دوستوں نے خیال کر لیا ہے معمولی کتابوں میں رد و بدل کرنے بلاشبہ آسان ہے مگر اُن ضرورتوں کے لحاظ سے نصاب تیار کرنا جنکو ہمارے علمائے اپنی متعدد تقریروں میں ظاہر کیا ہے دشوار اور سخت تر دشوار ہے تاہم ایک جو کام اس ضعیف و ناتوان کے کرنے کا تھا وہ اپنے وسیع و خیال کے بموجب کیا۔

اول بذریعہ اعلان اور خطوط اس امر میں اہل علم سے رائے طلب کی جب دیکھا گیا کہ بہت کم حضرات نے اسطرح توجہ کی تو ایک نصاب منتخب کر کے طبع کرایا اور اس پر رائے لینے کو بھیجا مگر پھر بھی پوری کامیابی نہ ہوئی۔ اسلئے ماہِ رجب ۱۳۳۷ھ میں خاص ترتیب نصاب کے لیے جلسہ کیا اُسیں جو رائے آئی تھیں انھیں پیش کیا تین روز تک علمائے موجودین نے بہت محنت سے نصاب درجہ ادنیٰ اور اوسط کا مرتب کیا۔ جب سال گذشتہ میں یہ تمام کارروائی اور نصاب کے نقشے مرتب کر کے علمائے جلسہ میں پیش کئے گئے تھے تو اسوقت یہ تجویز قرار پائی تھی کہ یہ سب نقشے اولاً حضرت مولانا محمد

لطف اللہ صاحب عم فیضہ صدر شین ندوۃ العلماء کی خدمت میں پیش کیے جائیں حضرت ممدوح جسکے نسبت اپنی رائے کا اتفاق ظاہر فرمائیں وہ منظور کی غرض سے پیش کیا جائے۔ میں نے اس ہدایت کے موافق جناب ممدوح کی خدمت میں نصاب کے سب نقشے بھیج دیے اور باوجود کمی فرصت جناب ممدوح کے میں نے درخواست کی کہ وہ اپنے کیس قدر اوقات گرامی کو امین صرف فرمائیں۔ حضرت مولانا ممدوح نے اُن سب کو معائنہ کر کے درس نظامیہ کو کیس قدر تغیر و تبدل کے ساتھ منظور فرمایا۔ اب میں نے اُن تمام نصابات کا جو ہند وغیرہ میں مروج ہیں اور جو نصابات اہل علم نے ندوۃ العلماء کی تحریک سے مرتب کر کے بھیجے ہیں اُن سب کو نقشے کی صورت میں لکھا ہے اور اُن تمام رایوں کا خلاصہ بھی لکھا ہے جو اس باب میں آئی ہیں اور اس پر ایک تمہید لکھی ہے جس میں تنزل علم اسلامی کے

اسباب اور ترمیم نصاب کے وجوہ بیان کیے ہیں انشاء اللہ اس جلسے میں وہ رسالہ کسی وقت پیش کیا جائے گا۔

۲ ”دارالافتاء“ اس سال اسکے متعلق کمی سرمایہ کی وجہ سے کوئی کارروائی نہیں ہوئی بلکہ گذشتہ سال کی تجویز کو ایک پیرایے سے بحال رکھا گیا یعنی لکھنؤ کے جلسہ انتظامیہ میں یہ طر ہوا تھا کہ ایک مددگار ناظم مقرر کیا جائے کہ وہ دفتر کا بھی کام کرے اور فتوہ کا جواب بھی دے اور سخاۃ اسکی پچاس روپیہ ہو اسوقت مولوی افہام اللہ صاحب فرنگی محلی اس کام کے لیے معین ہوئے تھے مگر مولوی صاحب مدوح تھوڑے ہی عرصے میں ایسے علیل ہوئے کہ بالاضطرار مولوی صاحب مکان واپس جانا پڑا سال گذشتہ میں کام کی اور بھی کثرت ہوئے اسلئے یہ انتظام کیا گیا کہ تیس روپے ماہوار کے ایک مددگار اور بیس کے ایک صاحب فتویٰ مقرر رکھے گئے تاکہ دونوں کام علیحدہ علیحدہ انجام پائیں فتویٰ نگار کی ضرورت کئی وجہ سے ہو۔ اول تو یہ کہ علما کا جلسہ ہے جب اُنسے مسلمان مسئلہ دریافت کریں اور یہاں سے جواب نہ دیا جائے تو عوام اہل اسلام پر بہت ہی بُرا اثر پڑے گا اور عامۃ مشہور ہوگا کہ عجب مولویوں کا جلسہ ہے کہ مسئلے کا جواب تک نہیں دیتے۔ دوسرے یہ کہ ندوے میں خود ایسے امور پیش آتے ہیں کہ انکی تحقیق کی حاجت ہوتی ہے دفتر میں ناظم اور مددگار ناظم ہیں مگر ان دونوں کو اپنے مشاغل سے فرصت نہیں ہوتی اور بہ سبب ضعف کے زیادہ محنت بھی نہیں کر سکتے اسلئے ضرور ہے کہ ایک عالم اس کام کے لیے رہے فقہ کے مشکلات سے جو واقف ہو وہ جان سکتا ہے کہ اس خدمت کے لیے وہ عالم کافی ہو سکتا ہے جو نہایت متبحر اور تفقہ میں ضرب اشل ہو اور ایسے عالم اول تو نہایت کیاب اور اگر کوئی ہوں بھی تو انکی خدمت کے لیے معتد بہ رقم چاہیے اسلئے جو صاحب رکھے گئے ہیں وہ اگرچہ نہایت سلیم الطبع نوجوان ذہین بل متعلم ہیں مگر تبحر اور تفقہ کے لیے عرصہ درکار ہے اسلئے بہت ضرورت معلوم ہوتی ہے کہ ایک

صاحب اور بھی اُنکے شریک ہوں تاکہ مشکل مسائل میں باہم مشورہ کر کے جواب دین اور سائلین کا جواب بھی جلد پہنچتا رہے۔

جگو پھر بھی اس بات کا سخت افسوس ہے کہ جس غرض سے یہ تجویز منظور ہوئی تھی وہ اس انتظام سے پوری نہیں ہو سکتی اور جس وسیع پیمانے پر اس کام کو بندہ کرنا چاہتا ہو وہ اس سے انجام نہیں پاسکتا بلکہ اس تقرر کا ذکر ہی اس جگہ بے موقع ہے جبکہ دارالافتاء ابھی تک اپنے پیمانے پر نہیں کھولا گیا مگر چونکہ ساتمام کی کاروائی کا اظہار ضرور کیا گیا اسکا ذکر کیا گیا ۳ ”فراہمی سرمایہ“ یہ وہ تجویز ہے جس پر ندوے کی تمام کارروائیوں کا دارمقرر بلکہ اس عالم اسباب میں دین و دنیا کے اکثر کام بڑے سے لیکے چھوٹے تک بننے اسکے نہیں ہو سکتے چہ جائے کہ ندوے کی وہ تجویزین جن میں صرف کثیر کی ضرورت ہو اُسکے متعلق ارکان ندوہ نے کوئی خاص کارروائی نہیں کی جس سے وہ عظیم الشان تجویزین عملی قالب میں لائی جاتیں جس پر مسلمانوں کی بہبودیوں کا مدار ہے۔ دفتر کی خط و کتابت سے جو کچھ چم ہوا وہ متفرق کاموں میں صرف ہوا اور ہوتا ہے۔

سال گذشتہ کے جلسہ سالانہ میں دو تجویزین منظور ہوئی تھیں ”تقرر واعظین لاشاعۃ الاسلام اور قیام دارالعلوم“ مگر افسوس ہے کہ اس سال ان دونوں تجویزوں کے متعلق کوئی کارروائی نہیں ہو سکی بسکی بڑی وجہ وہی ہے کہ ندوے کے پاس اس قدر سرمایہ نہیں ہے کہ وہ ان تجویزوں کو عمل میں لائے دوسری ایک وجہ یہ بھی ہوئی کہ اس سال مختلف وجوہ سے اپنے وقتوں پر جلسہ انتظامیہ نہیں ہو سکے اس وجہ سے سرمایہ جمع کرنے کی خاطر خواہ تحریک نہیں ہوئی ورنہ یہ کو امید تھی کہ اہل اسلام ان کاموں کے لیے جو اسرار انجمن کی بہبودی کے ہیں اور جگو خاص و عام نے مفید تر تسلیم کر لیا ہے ضرور توجہ کرتے تیسری وجہ قحط و طاعون بھی ہوئی کہ ایک عالم کی پریشانی دیکھ کر چندے کی کوشش کرنے میں تامل رہا۔

قاعدے کی رو سے کم سے کم ہر سہ ماہی میں جلسہ انتظامیہ کا ہونا ضرور ہے مگر اس سال ایسے وجوہ و اسباب پیش آ گئے جسے جلسہ ملتوی ہوتا چلا گیا یہاں تک کہ آخر سہ ماہی میں ۲۰۲۰ء جمادی الاخریٰ کو ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں بقیہ کارروائی جلسہ سالانہ کی مثل اصلاح دستور و انتخاب ارکان وغیرہ کے کی گئی اور مندرجہ ذیل تجویزین منظور ہوئیں۔

۱ تجویز یہ منظور ہوئی کہ مذکورہ کے منظور شدہ تجویزوں میں سے جو کام شروع کیا جائے وہ وسیع پیمانے پر ہو جو اور انجمنوں و مجلسوں کے کاموں سے ممتاز ہو۔

۲ یہ بھی طے ہوا کہ دارالعلوم کے قائم کرنے کے لیے ایک علیحدہ مجلس قائم کی جائے اور اُسکے لیے جدا گانہ دستور العمل مرتب ہو۔

اس تجویز کے موافق مولوی شبلی صاحب نعمانی کو تکلیف دی گئی کہ وہ اس مجلس کے قواعد مرتب کریں۔ چنانچہ مولوی صاحب مدد مرح نے جو قواعد تلبند کر کے بھیجے انکو چھپو کر ارکان انتظامی کے پاس بھیج دیا گیا تاکہ وہ اپنی اپنی رایوں سے مطلع کریں مگر افسوس ہو کہ باوجود مکرر تقاضوں کے بہت کم حضرات نے اس طرف توجہ کی تاہم جمعدہ راین آپکے ہر دو مع قواعد مذکورہ کے اس جلسے میں پیش کی جائیگی۔

دوسرا جلسہ ۱۹۔ رجب ۱۴۴۱ھ کو منعقد ہوا جس میں بعض ضروری امور طے ہوئے اور انجملہ پٹنے کے وفد کا سفر حسن چ منظور ہوا۔

تیسرا جلسہ ۲۹۔ شعبان ۱۴۴۱ھ کو ہوا جس میں مولوی تاج الدین صاحب غنائی حنفی اور مولانا شاہ امانت اللہ صاحب فصیحی اور مولوی ابو النخیر صاحب غازی پوری کو اجازت دی گئی کہ وہ اپنے نواح میں رؤسا سے مذکورہ کیے بارے میں خط و کتابت کریں چنانچہ اسکی تعمیل پورے طور پر ہوئی۔

اس سال بمبئی کے حضرات نے خواہش ظاہر کی تھی کہ مذکورہ علیا کی طرف سے بمبئی وفد بھیجا جائے اور ناسک سے بھی وفد کی درخواست آئی تھی مگر دفعتاً دباے طاعون کے

پھیل جانے سے وفد نہیں جا سکا۔

مگر روساے پٹنہ اور غازی پور کی خواہش سے پورب وفد روانہ کیا گیا جسکی مختصر کیفیت یہ ہے کہ ۲۰۔ رجب کو کانپور سے وفد روانہ ہوا جسین مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب قادی چشتی۔ مولوی حافظ عبد الجلیل صاحب مدرس اول مدرسہ فنجوی دہلی۔ مولوی حافظ نور محمد صاحب مدرس اول مدرسہ اسلامیہ فنجور۔ مولوی غلام محمد صاحب فاضل ہوشیار پوری۔ مولوی سید ظہور الاسلام صاحب فنجوری اور ناظم وفد دگڑنہم شریک تھے۔

روساے غازی پور نے جس تیزک واقشام سے وفد کا استقبال کیا اور مولانا شاہ امانت اللہ صاحب غازی پوری نے جس خلوص و محبت کا برتاؤ کیا اسکا بیان کرنا ایک قسم کی نمائش ہو مگر آپ اس سے اندازہ کر سکتے ہیں کہ غازی پور ب دریا آباد ہے اور اسکا اسٹیشن دریا کے دوسری جانب ہوا اسٹیشن پر روسا کی ایک جماعت بسر کر دگی مولوی ابوالبرکات صاحب فرزند اکبر مولانا ممدوح کے استقبال کے لیے موجود تھے اور سوار پونجا انتظام نہایت معقول کیا گیا تھا۔ دریا کے اس پار مولانا امانت اللہ صاحب خود مع ایک نذر اہل اسلام کے استقبال کو آئے تھے جب ارکان وفد کشتیوں سے اترے تو انکو ایک شامیانے کے نیچے لیجا کر بٹھا یا گیا یہ شامیانہ نہایت وسیع اور شاندار تھا اور شیشہ آلات آلاستہ کیا گیا تھا روشنی کی کثرت سے رات کو دن معلوم ہوتا تھا۔ اُسکے نیچے پا انداز کے لیے درمی کا فرش تھا اسپر کرسیاں بچھائی گئی تھیں وہاں پہونچکر مولانا شاہ امانت اللہ صاحب نے روساے غازی پور سے تعارف کرایا اُسکے بعد فرد گاہ کر لگئے یہاں سے فرد گاہ تک ایک دورویہ روشنی کی ٹشیاں نصب تھیں اور انین گلاسوں کی روشنی کی گئی تھی یہاں سے وہاں تک مسلمانوں کا ہجوم اور اُٹکا جوش اسلامی سے خیر مقدم عجیب پر اثر تھت جس سے مسلمانوں کا اخلاص اور انکی سچی محبت جو صرت باعتبار اتحاد قومی و مذہبی کے تھی اندازہ کی جا سکتی ہے مسلمانوں کے شوق اور کثرت کی وجہ سے بادجو ضعف اور درد پا کے مولانا امانت اللہ صاحب

اور ناظم پیادہ پا فرد گاہ تک گئے

دوسرے دن صبح کو جلسہ ہوا مولوی عبدالاحد صاحب فرنگی علی منیجر مدرسہ خیریت غازی پور نے چندر باعیاں خیر مقدم میں پڑھیں پھر مولوی نور محمد صاحب نے ندوے کے مقاصد پر نہایت عمدہ تقریر فرمائی پھر مولوی سلیمان صاحب قادری حشمتی نے بیان فرمایا ان تقریر کا اثر حاضرین جلسہ پر عامتہً نمایاں معلوم ہوتا تھا مگر بعض حضرات تو بے اختیار تھے جس کا نتیجہ یہ ظاہر ہوا کہ مولوی عثمان خاں صاحب دکیل کی تحریک اور خان بہادر مولوی عبدالصمد صاحب کی تائید سے اتفاق عام اہل اسلام غازی پور ایک مجلس معین الذودہ کے نام سے قائم کی گئی اور اُسکے صدر انجمن مولانا شاہ امانت اللہ صاحب قرار دیے گئے۔

شب کو بھی جلسہ ہوا اور اُس میں مولانا شاہ امانت اللہ صاحب و مولوی شاہ سلیمان صاحب نے بیان کیا دوسرے دن مولوی محمد شریف صاحب دکیل نے نہایت جوش و دھند کے ساتھ خاص اپنے رہنے کی کوٹھی (چار ہزار روپے کی قیمت کی جس کا دسٹس روپے ماہوار کرایہ آتا ہے) ندوے کے لیے وقف کر دی اور اُسی وقت ناظم اور دیگر ارکان کو لیجا کر قبضہ بھی کرا دیا۔

مولوی محمد شریف صاحب غازی پور میں ایک باخدا آدمی ہیں اور اس زمرے میں بہت متدین سمجھے جاتے ہیں لہذا یہ جوش اسلامی بلاشبہ اقتدار کے قابل ہے جزا ہم اللہ تعالیٰ خیر الجزاء

اُسکے بعد یہ وفد غازی پور سے پٹنہ روانہ ہوا اور اُس میں علاوہ مذکورہ بالا حضرات کے مولانا شاہ امانت اللہ صاحب غازی پوری۔ مولوی ابو الخیر صاحب فرزند مولانا محمد اور شمس العلامولوی شبلی صاحب لٹانی بھی شریک تھے۔

پٹنہ میں مولوی حکیم عبدالباری صاحب کے مکان میں قیام کیا گیا اگرچہ اس شہر کی

کثرت آبادی کی حیثیت سے وفد کا اچھے طور پر اعلان نہیں ہوا تاہم وفد کے پہنچ جانے سے مسلمانوں کے دلون میں ایک جنبش پیدا ہو گئی اور مولوی حکیم عبدالباری صاحب و مولوی سید خضر الدین صاحب و دیگر رؤساء پٹنہ کے مکانون میں متواتر جلسے ہوئے مگر دو جلسے انہیں زیادہ شاندار تھے ایک مولانا شاہ رشید الحق صاحب کی خانقاہ میں ہوا جسکے صدر نشین مولانا ممدوح تھے ہمیں مولوی شاہ سیماں صاحب نے ایک بسیط اور پرمغز تقریر فرمائی اُسکے بعد مولانا شاہ امانت اللہ صاحب و مولوی شبلی صاحب نغانی نے مختصر مختصر تقریریں کیں پھر خود مولانا شاہ رشید الحق صاحب نے اپنے خیالات ظاہر فرمائے جس میں نہایت متانت و سنجیدگی سے مذہبی اعلیٰ فوائد بیان کیے تھے۔

دوسرا جلسہ پٹنہ کا کچ میں ہوا جس میں تقریباً چار ہزار مسلمان شریک تھے ہمیں بھی مذکورہ بالا حضرات نے بیان کیا مولوی شبلی صاحب نغانی نے خاص کردار العلوم کی ضرورت پر تقریر کی تھی اور نہایت عمدہ اور برجستہ تقریر تھی جس کا اثر وہاں کے تعلیم یافتہ گروہ پر کم و بیش اچھا پڑا۔

اُسکے بعد خود رؤساء پٹنہ نے نواب سرفراز حسین خان صاحب کی کوٹھی پر جلسہ کیا مولوی سید شرف الدین صاحب بیرسٹریٹ لاکھیت جلسہ کیا اور حسب ہدایت جلسہ کوڑہ کے نواب صاحب ممدوح نے ناظم ندوہ سے درخواست کی کہ امسال ندوۃ العلماء کا سالانہ اجلاس پٹنہ میں کیا جائے یہ درخواست مولوی سید شرف الدین صاحب لیکر آئے تھے۔ میں نے وہ درخواست ارکان انتظامی کی خدمت میں پیش کی اور یہ بھی ظاہر کیا کہ میرٹھ میں جلسہ کا سامان ہو چکا ہے اس لیے ارکان نے اتفاق یہ طے کیا کہ اس سال میرٹھ میں جلسہ کیا جائے اور سال آئندہ کے لیے اگر کوئی مانع پیش نہ آجائے تو رؤساء پٹنہ کی درخواست منظور ہے۔ چنانچہ میں نے نواب صاحب ممدوح کو اس وقت اسکی اطلاع دیدی پٹنہ سے حسب تحریر رؤساء بہار کے یہ وفد بہار روانہ ہوا اُس میں مولوی

حکیم عبدحمید صدائے رئیس ڈپٹی مولوی محمد عظیم صاحب مدرس مدرسہ سعید عظیم آباد مولوی حکیم ظہیر حسن صاحب قنوی
 مولوی شاہ سلیمان صاحب رئیس پھلواڑی۔ مولوی سید ظہور اسلام صاحب رئیس فتح پور
 مولوی حافظ نور محمد صاحب مدرس اول مدرسہ اسلامیہ فتح پور۔ مولوی لطافت حسین صاحب
 تعلیم یافتہ مدرسہ عالیہ دیوبند۔ مولوی حکیم لطف الرحمن صاحب درناظم ندوۃ العلماء شریک
 خان بہادر مولوی سید نصیر الدین صاحب اور خان بہادر مولوی سید امیر الدین صاحب و سنا
 بہانہ میزبانانہ: پینے پینے کی محفل انھیں کی کوٹھی پر یہ جماعت ٹھہری اور نہایت شان و شوکت کے ساتھ
 جلسہ منعقد ہوا۔ انہیں مولوی نور محمد صاحب مولوی شاہ سلیمان صاحب مولوی محمد عظیم صاحب ولایتی اور مولوی
 حکیم حسن صاحب قنوی نے تقریریں فرمائیں مولوی شاہ سلیمان صاحب چشتی قادری کی تقریر اس وقت بہت
 برجستہ اور مطلب خیز تھی جسکا اثر بہت کمسنوں پر بہت بچھا ہوا۔ اس وفد کے متعلق مولوی محمد حسن صاحب بہاری
 و مولوی ظہیر الحق صاحب دکن ناظم معین اللہ وہ بہادر و شری سید علی صاحب سرب جسر بہار کی خدمتیں شکر گزار کیے
 قابل مین۔ اس سال کی کارروائی میں یا مریجی فائدہ کر کے مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب پھلواڑی مولوی غلام محمد صاحب
 ہوشیار پوری اس سال ندوۃ العلماء کی طرف سے وکالتا نمجملیت ملام لاہور کے جلسہ سالانہ میں شرکت کیے کیلئے بھیجے گئے تھے
 جسکا خیر مقدم رو سکا پنجاب نے بہت کشادہ دلی کے ساتھ کیا اور انکے جانے سے ندوۃ کی اشاعت بھی ہوئی۔
 جناب صدر انجمن صاحب! گوکہ میں اسکا اعتراف کر چکا ہوں کہ اس سال بھی کوئی عملی کارروائی نہیں ہوئی لیکن اگر
 آپ اس بات کا لحاظ فرمائیں کہ سالانہ بیان میں ندوۃ العلماء کو کرن تو کھانا کرنا پڑا ہی تو بجای اسکے لکچر و مین
 عملی کارروائی کے نہونے پرافضوں ظاہر کریں اسکے تہتال اور ترقی پر سرت ظاہر فرمائینگے۔

آپ نے سنا ہوگا کہ سال گذشتہ کے جلسہ سالانہ سے ندوۃ کی مخالفت شروع
 ہوئی اور روہیلکھنڈ کے بعض حضرات نے غلط فہمی سے اس مخالفت کو ایسی ترقی دی کہ ہندو
 کے دور دراز مقاموں تک اسکا اثر پہنچا یہ بلاخیز طوفان اس شدت سے اٹھا تھا کہ اسکے
 مقابلے میں ایسی فوج نہ نمجمل کا قائم رہنا سخت دشوار تھا مگر خدا کے فضل سے ندوۃ صرف
 قائم ہی نہیں رہا بلکہ اُس نے اپنی معمولی رفتار میں نمایاں ترقی کی اور ثابت کر دیا کہ یہ چند روزہ

طوفان ایسی کشتی کو کچھ ضرر نہیں پہنچا سکتا جسکے کشتیان قوم کے ناخدا اور مسلمانوں کی امید گاہ ہیں اس سال باوجود اس مخالفت کے ندوۃ العلماء سے علی العموم زیادہ دلچسپی ظاہر کی گئی ہو جسکا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ اس سال پنجاب اور پورب کے مشہور مشہور شہر بن میں ندوۃ العلماء کے اغراض اور مقاصد کی تائید و اعانت کی غرض سے مجلساے امت قائم ہو گئی ہیں جو چند دنوں کے بعد انشاء اللہ تعالیٰ مفید تر ثابت ہونگی۔

۱ ”معین ندوۃ العلماء دہلی“ یہ انجمن مولوی ابو محمد عبدالحی صاحب مصنف تفسیر حقانی داد مولوی حافظ عزیز الدین صاحب وکیل دہلی کی کوشش سے قائم ہوئی۔ اور اسکے صدر انجمن مولوی حکیم غلام رضا خان صاحب یس دہلی اور مہتمم مولوی حکیم رضی الدین خان صاحب قرار پائے ہیں مگر روسا بھی بہین شریک ہیں اور بہین امید ہے کہ اگر با نیاں انجمن پوری ہمت اور کوشش سے کام لینگے تو انکو بہت جلد کامیابی ہوگی۔

۲ ”معین السند وہ کرناں“ حافظ عزیز الدین صاحب وکیل دہلی کی تحریک سے قائم ہوئی اور روساے کرناں نہایت دلاویزی سے اُسین شریک ہوئے اور مولوی علی شاہ صاحب صدر انجمن مولوی ابراہیم صاحب نائب صدر انجمن اور سید یوسف علی صاحب وکیل اُسکے مہتمم قرار پائے ہیں۔

۳ ”مستشار العلماء لاہور“ مولوی تاج الدین صاحب خٹار چیف کورٹ پنجاب نے انجمن خادم علوم اسلامیہ کے جلسہ سالانہ میں اسکی تحریک کی اور باتفاق آرا منظور ہوئی اور ہمارے دوست مولوی عبد اللہ صاحب ٹوکی پروفیسر اور نیکل کالج لاہور اُسکے ناظم قرار پائے ہیں۔ زیادہ خوشی کی یہ بات ہو کہ بہین پنجاب کے اکثر علما شریک ہیں ہکو امید ہے کہ مولوی عبد اللہ صاحب اسکے ترقی دینے میں تہ دل سے کوشش کریں گے۔

۴ ”معین السند وہ ریواڑی“ ریواڑی ضلع گڑگا نوان میں حافظ عزیز الدین صاحب وکیل کی کوشش سے قائم ہوئی اور وہاں کے معززین اسکے ارکان اور عمدہ دار مقرر ہوئے

ابھی اس انجمن کی مفصل رپورٹ نہیں آئی، اسوجہ سے غمدہ دارون کے نام معلوم نہیں ہیں
 ۵ ”معین السند“ وہ غازی پور، مولوی عثمان خاں صاحب وکیل کی تحریک

اور مولوی عبدالصمد صاحب وکیل کی تائید سے قائم ہوئی۔ مولانا شاہ امانت اللہ صاحب
 غازی پوری اُسکے میٹلس اور مولوی عثمان خاں صاحب وکیل مہتمم منتخب ہوئے، اسین
 ضلع غازی پور کے کل رؤسا شریک ہیں اور مولانا محمد فرح کی توجہ سے امید ہے کہ یہ
 انجمن اپنی روز افزون ترقی سے ندوے کیلئے بہت فائدہ رساں ثابت ہوگی۔

۶ ”معین السند“ وہ پٹنہ، یہ انجمن رؤساے شہر کے اتفاق سے قائم ہوئی اور
 اُسکے ناظم مولوی حکیم عبدالباری صاحب اور نائب ناظم مولوی حفیظ اللہ صاحب
 منشی سید علی اہم صاحب پھلواری قرار پائے۔

۷ ”معین السند“ وہ بانکی پور، خان بہادر مولوی فیض اللہ صاحب کی تحریک
 اور مولوی سید شرف الدین صاحب بیرسٹریٹ لا کی تائید سے قائم ہوئی اور مولوی سید
 عبدالحمید صاحب وکیل اُسکے ناظم قرار پائے۔

اس انجمن میں اکثر علماء و رؤساے بانکی پور شریک ہیں اور ہکوا امید ہے کہ آئندہ
 یہ انجمن تمام ضلع پٹنہ کو اپنے حلقہ اثر میں کر کے ندوے کے مقاصد و اغراض کی اشاعت
 کے لیے نہایت سودمند ہوگی۔

اُسکے علاوہ ارکان کی تعداد بھی اس سال بہ نسبت سال گذشتہ کے بہت زیادہ
 ہے۔ سال گذشتہ میں صرف ۴۴۳ ممبر تھے اور اس سال تقریباً آٹھ سوارکان ہیں۔

خط و کتابت کا سلسلہ بھی اس سال بہ نسبت سال گذشتہ کے زیادہ رہا ہو۔ سال گذشتہ میں
 خطوط موصولہ کی تعداد ۱۰۵۵ تھی اور اس سال اُسکی تعداد ۱۸۱۳ ہوئی اور خطوط مجاریہ کی تعداد سال گذشتہ میں
 ۳۰۷۶ تھی اور اس سال اُسکی تعداد ۴۶۸۲ ہوئی اور جن مقامات سے خط و کتابت ہوئی اُنکی تعداد ۴۸۷ ہوئی۔

حضرات! اسلام اور اہل اسلام کے لیے یہ وقت بہت نازک ہو، ندوۃ العلماء سے

اسکی ہمدی میں جہانکٹ سکتا ہو نہایت سمجھ بوجھ کر کوشش کرتا ہو اگر خدا تعالیٰ کو اسکی ہمدی منظور ہے تو اُسکے مقاصد پورے ہو کر رہیں گے ورنہ جو ہمارا فرض ہے اُسے ہم ادا کرتے ہیں۔
السعی منی والایام من اللہ۔

اس کارروائی کے بیان کرنے کے بعد دل چاہتا ہے کہ اُن حضرات کے نام نہی اور انکے خدمات کو بیان کر دین جنہوں نے اس مبارک انجمن کی جان سے یا مال سے یا قلم سے یا زبان سے یا ہر ایک سے مدد کی ہے مگر یہ بھی خیال ہوتا ہے کہ میں کیا اور میرا بیان کیا میری تقریر و تحریر سے اگر ہزار پانسو نے اُنھیں نیکوئی سے جانا تو کیا وہ احکم الحاکمین رب العالمین جو ایک نیکی کا بدلہ دس گونہ سے سات سو گونہ تک بلکہ لامعلوم حد تک کرتا ہے اُس غیر متناہی مجمع کے ردِ برد اُنکے نام کا اعلان کرے گا حسین اولین و آخرین تمام افراد عالم مجتمع ہونگے اور اُن انقاب و خطاب سے یاد فرمائے گا جسکا مستحق اُنکے خلوص نے اُنھیں کیا ہے با اینہما بعض حضرات کا نام لیے بغیر تو دل نہیں مانتا میرے خیال میں اس گروہ میں سب سے اول مولوی محمد شریف صاحب دکن غازی پور ہیں جنہوں نے خاص اپنے رہنے کی کوٹھی اپنی بنائی ہوئی ندوۃ العلماء کو اس خلوص اور دردمندی سے دی جسکا بیان زبانِ قلم سے نہیں ہو سکتا۔ جنہوں نے دینی کے وقت مولوی صاحب کی حالت دیکھی ہے وہی کس قدر معلوم کر سکتے ہیں کہ ہاتھسہم اور مولانا محمد سلیمان صاحب کو لجا کر کوٹھی میں بٹھا دیا اور علیحدہ کھڑے ہو کر بہت ادب سے اُنھوں میں آنسو بھر کر کہا کہ میں کسی لائق نہیں ہوں یہ کوٹھی جو میں نے اپنے رہنے کے لیے بنوائی ہے ندوۃ العلماء کے نذر ہے اور میں آپ کو قصہ نہ کہنے کو لایا ہوں پھر اسکا وقفہ لکھوا کر میرٹھ کے جلسہ میں اُنھوں نے بھیج دیا۔ یہاں یہ امر لائقِ انصاف ہو کہ آدمی کے پاس روپیہ ہو تو دے سکتا ہے اور عالی ہمت دیتے بھی ہیں اور گائون اور زمین دینا بھی مشکل نہیں مگر ایک مغز شخص اپنے رہنے کا مکان دیدے اس طرح کہ خود کرایے کے

مکان میں جا کر رہے یہ ایسی ٹالی ہمتی ہے جسکی نظیر میرے علم میں نہیں ہے۔ یہاں یہ کہنا بھی مجھے ضرور ہے کہ جس بے انتہا ثواب کے مستحق مولوی محمد شریف صاحب ہوئے ہمارے خیال میں اُسی کے مستحق ہمارا مولانا شاہ محمد امانت اللہ صاحب بھی ہونگے کیونکہ اسکے باعث وہی ہوئے ہیں الدال علی الخیر کفایہ مشہور حدیث ہی مولانا مرحوم نے باوجود کبر سنی کے پٹنے تک وفد کی معیت کی اور پٹنہ میں بہت زور شور سے ندوہ مقاصد و اغراض کو متعدد جلسوں میں بیان کیا۔

جمع خرچ و فتر ندوۃ العلماء بابت سال سوم ۱۳۱۳ھ

کل آمدنی مع بقایا سال دوم ۱۳۱۲ھ کل خرچ سال سوم ۱۳۱۳ھ باقی اعیانہ ۱۳۱۳ھ
تفصیل آمدنی مع بقایا سال دوم
بقایا سال دوم ۱۳۱۲ھ ۱۳۱۳ھ
چندہ رکنت سال سوم ۱۳۱۳ھ ۱۳۱۴ھ
عطایا تفصیل ذیل بابت سال سوم ۱۳۱۳ھ
قیمت کتب ۱۳۱۴ھ

تفصیل عطایا سال سوم بابت ۱۳۱۳ھ

تعداد	نام عطا کنندہ	تعداد	نام عطا کنندہ	تعداد	نام عطا کنندہ
۳۵	نواب محمد علی انصاری علیہ السلام کوٹہ	۳۵	خان بہادر خان عبدالکریم صاحب	۱۳۱۳ھ	عطیہ ریاست حیدر آباد
۱۳۱۳ھ	انجمن اسلامیہ بریلی	۳۵	رئیس میرٹھ	۱۳۱۳ھ	شیخ بہار الدین صاحب اللہ مرگڑا
۱۳۱۳ھ	متفرق عطیات	۳۵	حاجی شیخ قادر بخش صاحب انزیری	۱۳۱۳ھ	راجہ لصدق بھٹا صاحب جھانگیر
۱۳۱۳ھ	چندہ دارالعلوم	۳۵	محکمٹ و رئیس فیض آباد	۱۳۱۳ھ	چوہدری محمد عظیم صاحب رئیس سندلیہ
۱۳۱۳ھ	حضرت اذ محمدیہ	۳۵	مولوی حاجی یونس صاحب رائی وٹولی	۱۳۱۳ھ	مسماہ خولیسبا زیندار موضع گورگڑہ

تفصیل مصارف و فتر ندوة العلماء بابت سال سوم ۱۳۷۱ھ

تعداد	مدات صرف	تعداد	مدات صرف
۱۱	سائر حسیج تفصیل ذیل	۱۱	مصارف تنخواہ ملازمان حسب تفصیل ذیل
۱۱	کاغذ برائے صرف دفتر	۱۱	مولوی سید عبدالحی صاحب گارنٹیم بابت
۱۱	جلد بندی کتب خانہ دفتر	۱۱	مولوی عبداللطیف صاحب فتویٰ نویس
۱۱	الماری کبس چائی وغیرہ	۱۱	بابت ۲۰ ماہ ۲۰ یوم
۱۱	روشنائی و قلم وغیرہ	۱۱	واعظ اسلام بابت ۱۰ ماہ ۱۰ یوم
۱۱	اجرت تحریر متفرق	۱۱	منشی احمد حسن صاحب سرشتہ دار ندوة العلماء بابت
۱۱	کرایہ مکان دفتر	۱۱	منشی محمد علی صاحب غرض ندوہ - ۱۰ ماہ ۱۵ یوم
۱۱	اعانت نو مسلم	۱۱	مولوی محمد قویہ صاحب محرفیتاؤ - ۱۰ ماہ ۲۲ یوم
۱۱	متفرقات	۱۱	وکیل ندوة العلماء بابت یک ماہ قبل جلسہ چلیم
۱۱	مصارف طبع تفصیل ذیل	۱۱	چیرا سی بابت ۱۱ ماہ بمشاہرہ مختلف
۱۱	حساب صحیح المطابع لکھنؤ بابت طبع کاروائی	۱۱	خاکروب و ہشتی بابت ۱۱ ماہ - ۱۵ یوم
۱۱	۲ جزو تعداد طبع (۵۰۰)	۱۱	مصارف ڈاک تفصیل ذیل
۱۱	قیمت کاغذ برائے طبع کاروائی وغیرہ فتر	۱۱	کارڈ
۱۱	منشی رحمت اللہ صاحب رعد	۱۱	لفافہ
۱۱	(حساب مطبع انتظامی کا پورہ)	۱۱	گٹ برائے خطوط و پلندہ
۱۱	مصارف طبع مختصر کینیت جلسہ سوم	۱۱	محصول خط برینگ و پارسل
۱۱	تجویز دار المسلم	۱۱	محصول بلٹی
۱۱	خطوط و شہتمارات و مراسلات مطبوعہ اموز نظام	۱۱	تاج باوقات ضرورت دیے گئے

تعداد	مات صرف	تعداد	مات صرف
۱۰۰	سفر خراج مولوی شتاق علی صاحب تاجخورد	۱۰۰	بقیه مصارف رساله تنظیم دہانید مولوی
۱۰۰	امردہہ بکار ندوہ	۱۰۰	محمی الدین صاحب حوالہ مولوی نور الدین صاحب
۱۰۰	تا بریلی وغیرہ	۱۰۰	کٹ اجلاس سوم منعقدہ بریلی مطبوعہ
۱۰۰	سفر خراج مولوی نسیم الدین صاحب پٹنوی	۱۰۰	مطبع نامی کانپور۔
۱۰۰	بکار ندوۃ العلما	۱۰۰	خطوط علما و رؤسا و مسائل مطبوعہ امور ترقی
۱۰۰	سفر خراج مولوی عبدالوہاب صاحب بہاری	۱۰۰	ندوۃ العلما مطبوعہ مطبع اسلامی کانپور۔
۱۰۰	تا بریلی سہ بار بکار ندوہ	۱۰۰	پر و گرام و اعلان وغیرہ مطبوعہ مطبع بریلی
۱۰۰	سفر خراج مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب بکار	۱۰۰	سفر خراج تفصیل ذیل
۱۰۰	ندوۃ العلما	۱۰۰	سفر خراج ناظم صاحب مع ملازمین و متعلقین
۱۰۰	سفر خراج مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب	۱۰۰	تا بریلی برای شرکت اجلاس سوم۔
۱۰۰	برائے دورہ پنجاب و شرکت جلسہ انجمن	۱۰۰	سفر خراج ناظم صاحب و مددگار صاحب مع
۱۰۰	سمائت اسلام لاہور بوکالت ندوہ	۱۰۰	ملازم تا لکھنؤ باوقات مختلف
۱۰۰	سفر خراج مولوی غلام محمد صاحب فضل	۱۰۰	سفر خراج ناظم صاحب مع مددگار صاحب
۱۰۰	بکار ندوۃ العلما	۱۰۰	بکار ندوۃ العلما تار دولی
۱۰۰	دورہ پنجاب	۱۰۰	سفر خراج ناظم صاحب تار دولی بکار ندوہ
۱۰۰	سفر خراج مولوی محمد ادریس صاحب نگرانی	۱۰۰	سفر خراج وفد غازی پور پٹنہ۔ بالکی پور۔ بہار
۱۰۰	بفرض شرکت اجلاس سوم	۱۰۰	و پھلواری شریف حسین مولوی ظہور الاسلام
۱۰۰	سفر خراج مولوی حکیم ظہور الاسلام صاحب پور	۱۰۰	صاحب ناظم صاحب و مددگار ناظم و موکو
۱۰۰	درآمد آباد وغیرہ بکار ندوہ	۱۰۰	نور محمد صاحب۔ موکو علی محمد صاحب۔ موکو شاہ علی محمد صاحب
۱۰۰	مولوی فتح محمد صاحب از لکھنؤ تا کانپور بفرض شرکت	۱۰۰	و مولانا انیس صاحب۔ موکو غلام محمد صاحب وغیرہ شرکتی

مات صرف	تعداد	مات صرف	تعداد
کرایہ یک کس از موزیکر تا پچلوری پنجاب	۱۰	سفر سچ مولوی حکیم علی حیدر صاحب	۱۰
ناظم ندوہ بطلب مولانا شاہ سلیمان صاحب	۱۰	بنوض شرکت جلسہ سوم منعقدہ بریلی	۱۰
متصرف کرایہ گاڑی ویکہ باوقات	۱۰	سفر سچ مولوی عبد الماجد صاحب	۱۰
مختلف -	۱۰	بھاگلپوری بکار ندوہ	۱۰

مددگار ناظم صاحب کارروائی سنا چکے تو مولوی حبیب الرحمن خان صاحب شردائی رئیس بھیکن پور کھڑے ہوئے اور کارروائی سال دوم کے بابت مندرجہ ذیل تقریر کی۔

تقریر مولوی حبیب الرحمن خان صاحب مین بھیکن پور

حضرت صد انجن وارا کین ندوۃ العلماء و دیگر اعیان قوم! سال گذشتہ کی طرح امسال بھی یہ عہدت بھگو حاصل ہوئی ہے کہ جو رداد ابھی آپ نے سنی ہے اُسکے بابت اپنی رائے کا اظہار کروں پس اُسی خدمت کو ادا کرنے کے لیے اسوقت مین آپ کے سامنے کھڑا ہوا ہوں۔ جناب ناظم صاحب نے ابتداءً جو حالات اُن تجاویز کے نسبت بیان فرمائے مین جو کہ ندوۃ العلماء نے اجلاسہائے ماضیہ مین منظور و تسلیم کی تھیں۔ اُنکے نسبت یکے بعد دیگرے صاف صاف اندازہ حق پسندی یہ ظاہر کیا ہے کہ اُنکے متعلق سال گذشتہ مین کوئی عملی کارروائی نہیں ہوئی۔ اس بیان سے یہ نہ خیال کیجئے کہ ہر تجویز کے بابت کارروائی کی نفی کان مین آتی ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ ندوۃ العلماء سال مین ایک دفعہ غوغا مچا کر میٹھی نیند سو جاتا ہے اور جب سال آئندہ مین پورے بارہ مہینے سوکر بیدار ہوتا ہے تو ایک مغذرت کا محضر قوم کے روبرو پیش کرتا ہے کہ افسوس ہوا اس سال بھی کوئی عملی کارروائی نہ ہو سکی۔ اور مین جو آپ کو اس خیال سے روکتا ہوں تو اس کے سبب واقعات ذیل مین :-

اگر ان بزرگوں کو جو سال گذشتہ کے اجلاس میں تشریف فرما تھے یہ توقع تھی کہ سال بھر بعد جب ہم سب پھر جمع ہونگے تو جناب ظم صاحب ہکوٹیا نفا مزیدہ سنائیں گے کہ دارالعلوم اپنی عالیشان عمارت میں قائم ہو گیا اور اُسکے سرمایے کے واسطے ہم دس لاکھ روپیہ فراہم کر چکے مزیدے بران دارالافتا بھی جاری کر دیا گیا جس میں علامہ مفتی اپنے فرائض ادا کر رہے ہیں اور ہاں اشاعت الاسلام کے مقصد پورا کرنے کے لیے تمام ملک میں داعی پھیلا دیے گئے تو بھکوا فوس ہو کہ اُنکی یہ توقع پوری نہیں ہوئی۔ بلکہ میں کہہ سکتا ہوں کہ ہم ایسی توقع کو پورا کر بھی نہیں سکتے اور اگر اُنکو یہ امید تھی کہ سال آئندہ کو ہم یہ سینگے کہ ہمنے اپنے مقاصد کی حاصل کرنے کے واسطے فلاں فلاں زمینیں لیکن اور یہ کام کیسے تو میں اُنکو باور دلاتا ہوں کہ اُنکی توقع کسی نہ کیسے پوری ہوئی ہے۔

حضرات! جتنے کام عظیم الشان ہیں اُنکے واسطے لازم ہے کہ اُنکا استحکام اُنکی شان کے لائق ہو اگر ایک عظیم الشان مکان بنایا جائے جسکی شان کی رفعت اور صورت کی دل فریبی ناظرین کو متحیر کر دے مگر اُسکی بنیاد بودی ہو اور متزلزل تو بجز اُسکے کہ ایک وز اُسکا بانی اُسکی بربادی پر تاسف کرے اور کیا ہونا ہے پس دارالعلوم ہو یا اشاعت اسلام یہ کام ہو نہیں سکتے جب تک کہ تمام قوم سچے دل سے متفق و متوجہ نہ ہو پس اول لازم ہو کہ ہم تمام تر اپنی قوت اس بارے میں صرف کرین کہ قوم کو ان کاموں پر آمادہ کر دیں۔

اگر یہ امر مسلم ہے تو میں عرض کرتا ہوں کہ نہ وہ قوم کو توجہ دلانے میں سعی کر رہا ہو اور اسکا ثبوت پانچ طرح ہوتا ہے اولاً جماعت علما (جسکا نام اصطلاحی وفد ہے) کے متعدد دوروں سے سال پیوستہ میں ندوے کے وفد نے غازی پور۔ پٹنہ۔ بانکپور اور بہار میں دورہ کیا ان مقامات میں اونکے تشریف لیجانے اور موثر تقریروں سے جو جوش پیدا ہوا اور جو اثر پڑا اُسکی کیفیت ہم ابھی روداد میں اور اس سے پیشتر اخباروں میں پڑ چکے ہیں روداد اس امر کا مزید ثبوت دیتی ہے کہ وہ جوش محض برائے گفتن نہ تھا کیونکہ اپنے

سنا کہ غازی پور کے ایک بزرگ مولوی محمد شریف صاحب کیل نے اپنی ایک جایداد چار ہزار روپے کی وقف کر دی غازی پور سے وفد ٹنہ گیا ٹنہ میں بوجہ قرب بنگال خاص تعلیم جدید کا بہت اثر ہے تاہم وفد وہاں بھی کامیاب ہوا اور دونوں مذاق کے مسلمانوں نے اُسکے بیان توجہ سے سُنے اور سُنکر تسلیم کیے۔ ایک جلسہ وہاں خانقاہ میں ہوا دوسرا کالج میں اور حق یہ ہے کہ جو پاک گرد وہ اُس خالق اکبر کے کلمے کا اعلان کر رہے کون و مکان سے مبرا ہے اُسکے واسطے مکان کی خصوصیت کیا ہے

سخن کر بہر حق گوئی چہ سریانی چہ عبرانی | مکان کر بہر حق جوئی چہ جالبسا چہ جالبقا

پٹنہ میں مسلمانوں کے قلوب اس قدر ندوے کی طرف مائل ہوئے کہ اُنھوں نے سید شرف الدین صاحب بیرسٹریٹ لا کو ناظم صاحب کی خدمت میں اس درخواست کے ساتھ بھیجا کہ امسال سالانہ اجلاس ندوۃ العلماء کا اسی شہر میں ہو مگر چونکہ میرٹھ میں اجلاس کی تیاریاں پیشتر سے ہو چکی تھیں اسیلئے وہ درخواست منظور نہو سکی۔ دو عالم پنجاب ندوہ پنجاب کو انجمن حمایت اسلام لاہور کے سالانہ جلسے میں شریک ہونے کے واسطے بھیجے گئے۔ وفد کی درخواست بمبئی سے بھی آئی تھی مگر افسوس ہے کہ بمبئی کے خانہ برانداز مرنے جسکی شہرت سارے عالم میں ہے اور تمام ہندوستان جسکی وجہ سے اہل بمبئی سے ہمدردی کر رہا ہے اُس درخواست کو منظور نہونے دیا۔

شانیا اُن انجمنوں کے قائم ہونے سے جو اعانت ندوہ کے واسطے غفلت شہروں میں قائم ہوئی ہیں اور اُن مقامات کے نام حسب ذیل ہیں دلی۔ کرنال۔ لاہور۔ ریواڑسی۔ غازی پور۔ پٹنہ۔ بانٹی پور۔ بہار۔ یہ مجالس اعیان قوم کے ہاتھوں میں ہیں اور امید ہے کہ عہدہ نتائج اُنسے حاصل ہونگے۔

مثلاً اس واقعے سے کہ ارکان ندوہ کی تعداد برابر ترقی کر رہی ہے سال گذشتہ کی روداد میں آپ نے یہ سنا تھا کہ اس وقت تک ارکان کی تعداد ۳۴۳ تھی اس وقت کی روداد

معلوم ہوا کہ سال گزشتہ میں ارکان آٹھ سو کے قریب ہو چکے ہیں یعنی بنسبت سال اسبق کے قریب ارکان دو نے ہو گئے ہیں۔

رابعاً اُس خط و کتابت سے جو ندوے نے کی سال زیر بیان میں ۱۲۶۸۲
خطوط دفتر ندوہ سے جاری ہوئے سال اسبق میں ۳۰۷۶ انکی تعداد تھی جبکہ خطوط اس
سال دفتر میں آئے وہ شمار میں ۱۸۱۳ ہیں سال اسبق میں ۱۰۵۵ تھے جن مقامات سے
خط و کتابت ہوئی انکی تعداد ۴۸ ہے۔

خامساً اُس افزائش سے جو آمدنی ندوے میں ہوئی ۱۳۱۲ء میں کل آمدنی
ندوہ بمطابق ۱۳۱۲ء میں ۱۳۱۲ء میں کل آمدنی کی مقدار ہے ان کارروائیوں کی
وقت اس وقت اور زیادہ ذہن میں ہوتی ہے جب ہم یہ خیال کریں کہ یہ تمام ترقی اُدس
مخالفت کی حالت میں ہوئی ہے جو اس سال ندوے سے کی گئی

ایک مقصد ندوۃ العلما کا رفع نزاع باہمی ہے اُسکے متعلق عملی کارروائی ندوے نے
یہ کی ہے کہ باوجودیکہ سخت مخالفتیں اس سال ندوے سے ظاہر کی گئیں لیکن ارکان ندوہ
بجز سکوت کے کچھ نہیں کیا۔ یہ بات کچھ کم قابل ذکر نہیں ہے کہ باوجودیکہ مخالفین نے
اڑھائی درجن سے زیادہ رسالے تردید ندوہ میں شائع کیے ہیں مگر ناظم صاحب نے اُس
قریباً سوا دو سو صفحے کی روداد میں جو بابت سال سوم شائع کی ہے ایک سطر مخالفت
یا مخالفین کے نسبت تحریر نہیں فرمائی پس شاید میرا یہ کہنا اتنے بیان کے بعد محض فضول نہ لگا
کہ ندوۃ العلما اپنے مقاصد کے عمل میں لانے کی سعی سے محال نہیں رہا۔

اسکے بعد مولوی شاہ محمد سلیم صاحب رد و دلوئی کھڑے ہوئے اور آواز
بلند فرمایا کہ محکوم رسالے رد و دلوئی نے اپنی طرف سے وکیل کر کے بذریعہ سپانہ سے کے
بیجا ہو میں انکی طرف سے تمام علما کا خصوصاً جناب صدر انجمن صاحب و مولانا سید محمد علی
ناظم کا شکریہ ادا کرتا ہوں پھر انھوں نے نہایت اخلاص کے ساتھ ندوے کے قیام

و ثبات کے لیے دعا مانگی۔

اسکے بعد مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب بھلواروی کھڑے ہوئے اور مقاصد مذہب پر پُر اثر تقریر میں عہدہ پیرا لیے سے بیان فرمائے افسوس کہ مولانا نے اُسے قلمبند کر کے نہیں دیا اس لیے وہ لائق شنید بیان، ہم کامل درج نہیں کر سکتے مگر جو کچھ فقرات شائقین نے لکھ لیے تھے وہ نقل کیے جاتے ہیں۔

مختصر تقریر مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب قادری حشتی بھلواروی

حضرات! میں اس وقت جو آپ کے سامنے کھڑا ہوا ہوں کوئی طولانی وعظ کہنے کو نہیں کھڑا ہوا بلکہ ندوۃ العلماء کے مقاصد آپ کے حضور میں پیش کرنے کو کھڑا ہوا ہوں جسکو تفصیل کے ساتھ بیان کرنا چاہتا ہوں اگرچہ اُسکے مقاصد شائع ہو چکے ہیں کتابیں چھپ گئی ہیں۔ مگر یہ جلسہ ہر سال نئے شہر میں ہوتا ہے نئے مہمان اُس میں شریک ہوتے ہیں جسکو پہلے اُس طرف زیادہ توجہ کرنے کا اتفاق نہیں ہوا اس لیے اُسکا بیان کرنا ضرور ہے۔ یہ بھی مقصود ہے کہ اس بیان کو سن کر کسی صاحب کے خیال میں کوئی بات نہ دے کے متعلق پیدا ہو اور وہ ہمکو نیک مشورہ دین تو ہم اُسکو شکریے کے ساتھ قبول کر لیں۔

ای حضرات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسی قوم میں مبعوث ہوئے جو جاہل اور سرکش تھی آپ نے چند دنوں میں اُن جاہلوں کو علم و حکمت سکھا دیا گویا حضرت نے ایک باغ لگا جس میں طرح طرح کے پھول پھل تھے جنکی خوشبو بزمین اندلس کے پہاڑ تک پہنچی اور دوسری طرف دشت قباقر تک اُس باغ کے مالی تھے حضرت ابوبکر صدیق عمر فاروق عثمان غنی علی رضی اللہ عنہم اُس باغ میں جو درخت غضب کیے تھے وہ صلح فلاح تقویٰ توبہ استغفار وغیرہ کے تھے۔ حضرت کے زمانے میں وہ باغ روز بروز تازہ ہوتا جاتا تھا۔ حضرت کے تشریف لجانے کے بعد صحابہ و ائمہ کرام نے اُس باغ کو سچ سچ کر سیر کیا لیکن

اُسکے کھلے کھستے تمام دنیا میں پونچے اُن بزرگوں کے اُٹھ جانے سے رفتہ رفتہ وہ باغ ویران ہو چلا۔ آج صلاح کا درخت خشک ہو گیا کل عفت و پرہیزگاری کا یہاں تک کہ ایک بادِ سموم کا ایسا جھوٹکا آیا جس سے اُس باغ کی شادابی اور سیرابی مٹ گئی بلبلین اُڑ گئیں۔
نہ وہ اونکے پیچھے رہے نہ خوش الحانی۔

چونکہ گل رفت و گلستان در گزشت	نشووی زین پس بلبل سرگزشت
چونکہ گل رفت و گلستان شد خراب	بوے گل را از کہ جویم از گلاب

صاحبو! وہ باغ جسکی خدمت کرنے والے صحابہ کرام تھے وہ علم کا باغ تھا اور اُسکی بلبلین علمائے کرام تھے جو تباہِ خستہ حال مارے مارے پھرتے ہیں نہ وہ پھول رہے نہ پھل نہ شادابی نہ سیرابی جب آشیانہ ویران ہو گیا تو اب مارے مارے نہ پھرتے تو کیا کریں۔

اب تو آپ کو معلوم ہو گیا ہوگا کہ یہ لٹنے علما دور دراز مقاموں سے آکر کیوں جمع ہوئے ہیں ایک پشاور سے آئیے تو دوسرا حیدرآباد سے یہ اُسی باغ کے شاداب کرنے کی فکر میں ہیں۔ اگرچہ ہم لوگ ذلیل بین تباہ بین مگر اتنی بات یاد رکھیے ہم قطرہ ہیں تو اُسی بحرِ ذخارِ محمدی کے ہمو صدہ ہے تو یہی صدہ ہے کہ اُس بحرِ ذخار سے بہت دور پڑ گئے ہیں ہماری کھول میں جمالِ محمدی گھپ گیا ہے اسلئے اب کسی کی صورت بھلی نہیں معلوم ہوتی۔ کیا ہم نہیں جانتے کہ یونہی میں علوم و فنون جدیدہ کا بازار گرم ہے مگر اُس تیرہ سو برس والے علم و حکمت کے شقائق ہیں ہم بھی یورپ کی صنایعوں کی چمک دکھاتے ہیں مگر چاہتے ہیں کہ اُسی تیرہ سو برس والی

ہمکمال میں اسکو ڈھالیں۔

ماہِ بلبلیم نا ان گلو۔ ارمحمد	ماہِ نسیم حیران دیدار ارمحمد
قری بسرو ناز و بلبل بگل فرید	ماہِ شقیم بیدل دلدار ارمحمد
از خویش متن ندانم جز اینقدر کہ گویم	ماہِ قطرہ ایم و جب ذخار ارمحمد

تو صاحبو! ہم لوگوں کی جمیعت اُسی باغ کی سرسبزی سے ہے ہم فلک کی گردشوں سے دھڑکتے

خدا جانتا ہے جب زمانے کو دیکھتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ بدترین مفلسان و جاہل ترین اقوام ہم ہیں مگر سچ ہو کہ

ہر کس از دست غیرے نالد سعدی از دست خوشین فسر یاد
یہ اقرار ہم سب لوگوں کو ہے اور ہکو اسکے ظاہر کرنے میں کچھ شرم نہیں کہ وہ باغ ویران ہو
اور ہمارے ہاتھوں سے ویران ہوا بجا کسبت پیدا یہ صدمہ گمراہ بھی یہ اُمید ہے کہ اگر اُس
باغ کی سرسبزی کی فکر کی جائے گی تو وہ شاداب ہو جائے گا۔ لہذا یہ سوچ سمجھ کر ندۃ العالما کی
نام سے یہ مجلس قائم کی گئی ہے۔

مگر صاحبو! یہ بات بھی خیال کرنے کی ہے کہ وہ باغ ویران ہوا تو اُسکے کیا سبب
ہوئے اسکے بیان کرنے کے لیے بہت وسیع وقت درکار ہے۔ مگر مختصر طور پر سمجھ لیجئے
ابتداء میں مسلمانوں نے جن اسباب سے ترقی کی تھی وہ ہم سے جاتے رہے بہت بڑا سبب
ہمارے عروج و ترقی کا تھا صلاح و تقویٰ وہ ہم سے بالکل جاتا رہا گو کہ آپ اس زمانے کی
حالات کو کسی اعتبار سے غنیمت کہہ سلیجیے مگر سلف کے حالات پر نظر کرنے سے ہمارا تقویٰ
کفر معلوم ہوتا ہے۔

ایک اور بیماری پیدا ہو گئی ہے جسکی ہم کچھ فکر نہیں کرتے اور وہ مہی کے طاعون سے
زیادہ مہلک ہو رہا ہے۔ احاد و دہریت! معاذ اللہ احاد و دہریت کا ایک دے
ہو جو اُمڈ اچلا آرہا ہے۔ اسلئے ہم لوگ جمع ہوئے ہیں کہ ان مصیبتوں سے بچنے اور پھر
اس باغ کے سرسبز و شاداب کر نیکی کوئی راہ نکالیں۔ اسلئے اسکا پہلا مقصد ترقی تعلیم ہے
یعنی وہی تعلیم نبوی کی ترقی جو انہما اسکے خیال میں آتے ہیں وہ کیے جاتے ہیں اور
کرنے کا ارادہ ہے۔

دوسرا سبب اُس باغ کی ویرانی کا نفاق باہمی ہے جو ہر فرقے میں پیدا ہو گیا ہے
نہ اُس سے مولوی مشائخ مشنیں ہیں نہ عام اہل اسلام بجائے کُلُوفِ عِبَادَہِ اللہِ اخوانا پر

عمل کرنے کے (نفوذ باللہ) اس آیت کے مصداق ہو گئے ہیں **خَسْبُہُمْ جَمِیعًا وَّقُلُوبُہُمْ سَمِیعَةٌ** اسلئے دوسرا مقصد رفع نزاع رکھا گیا ہے جسکی ضرورت اسوقت میں نہایت ہی ہے کہ مختلف دشمن اسلام اپنا اپنا حملہ کر رہے ہیں۔

مولوی شاہ سلیمان صاحب قادری چشتی: پُر اثر تقریر ختم کر کے بیٹھے تو مولوی ابو محمد عبدالحق صاحب دہلوی مصنف تفسیر حقانی کھڑے ہوئے اور ندوۃ العلماء کے مقاصد نہایت صفائی اور عمدگی سے بیان کیے اور گویا مولوی شاہ سلیمان صاحب کی تقریر میں جو کمی رہ گئی تھی وہ شالیستہ عنوان سے مولوی صاحب نے پوری کی مگر افسوس ہے کہ وہ لکھکر دفتر میں نہیں آئی اسلئے اُسکے درج کرنے سے معذوری ہے۔

پُر اثر تقریر آدھ گھنٹے میں تمام ہوئی اسوقت گیارہ بج چکے تھے۔ نماز جمعہ کے خیال سے جلسہ برخاست کیا گیا۔

جامع اسلام

جمعے کے کاغذ سے اس دن دوسرا اجلاس ہین ہوا اسکا انتظام کیا گیا کہ عام اہل اسلام کے فائدے کے لیے جامع بعد نماز جمعے کے جلسہ وعظ منعقد ہوں۔ چنانچہ اس قرارداد کو موافق شہر کی جامع مسجد میں جو بہت بڑی عالیشان مسجد سلاطین ماضیہ کی یادگار ہے اور فیصل ڈپٹی عبد الرحیم صاحب وغیرہ رؤسائے شہر نے تحفینا تیس ہزار روپے چندہ کر کے اُسکی مرمت کی ہے) مولوی جسیم الدین صاحب واعظ انجمن اسلام مونگیر نے وعظ بیان کیا۔ صدر کی جامع مسجد میں اول مختصر طور پر مولوی شاہ سلیمان صاحب پھلوار دی نے بیان کیا اوسکے بعد مولوی ابو الخیر عبد الوہاب صاحب بہاری مدرس اول مدرسہ نظامیہ حیدرآباد نے اپنی پُر اثر مواعظ سے حاضرین کو مستفید کیا خیر مگر کی جامع مسجد میں مولوی حاجی شاہ محمد سلیم صاحب ردو لوی نے نہایت جوش و خلوص کے ساتھ وعظ کیا جس سے حاضرین غفلت و مستفید ہوئے۔

جائزہ

یہ پہلے سے اعلان کر دیا تھا کہ اس جلسے میں صرف علمائے کرام تشریف لائیں گے۔
 سے ۱۱ بجے تک وقت مقرر کیا گیا تھا چنانچہ وقت مقررہ پر حافظ فصیح الدین صاحب مددگار
 کے بالا خانے میں یہ جلسہ منعقد ہوا سچ تو یہ ہے کہ یہ ایسا مغرور و مہذب جلسہ تھا جسکی تصویر
 خیالی اس وقت تک آنکھوں کے سامنے ہے ہندوستان کے مستند اور مشہور علمائے اہل سنت
 تھے جو محض اعلیٰ کلمۃ الحق کے لیے دور دراز مسافت طے کر کے آئے تھے اُن بزرگوں کا
 ایک جگہ جمع ہونا اور فراخ حوصلگی سے دردمندی کے ساتھ مسائل پر گفتگو کرنا یہ حمیت
 معلوم ہوتا تھا اور ۱۲ علماء و قوم لائشۃ جلیسہ صحر کا نقشہ آنکھوں کے سامنے موجود تھا
 پہلے ناظم صاحب نے نصاب تعلیم کے مسائل کو پیش کیا اور یہ بیان کیا کہ سال گذشتہ کے
 جلسے میں یہ طے ہوا تھا کہ حضرت مولانا محمد لطیف الدین صاحب رحمہ فیضہم کی خدمت میں تمام
 کاغذات اور نقشے استصواب کی غرض سے بھیج دیے جائیں۔ چنانچہ اسکی تعمیل کی گئی اور
 حضرت مولانا نے اپنی رائے کے ساتھ ایک نصاب مرتب کر کے واپس فرمایا ہے۔
 اس پر دیر تک گفتگو رہی اور آخر کو یہ طے ہوا کہ اس وقت تک جس قدر رائے اور نصاب
 فراہم ہو چکے ہیں مع خلاصہ کیفیت کے چھپو اگر شائع کر دیے جائیں۔

اُس کے بعد مددگار ناظم نے مولوی اعظم حسین صاحب صدیقی خیر آبادی کا خط اور
 تجویزین پیش کیں اور ہر تجویز پر علیحدہ بحث ہو کر اُس کا فیصلہ ہوا جو ذیل میں مندرج ہے۔
 (۱) تجویز اول یہ تھی کہ دارالعلوم دہلی میں قائم کیا جائے۔ اگر وہاں نہ ہو سکے تو لاہور
 میں۔ مولوی ابو محمد عبد الحق صاحب دہلوی نے شق اول کی تائید کی اور وجہ ترجیح کو
 نہایت بظرافت و تفصیل کے ساتھ بیان کیا۔ مولوی شاہ سلیمان صاحب نے اس سے اختلاف
 کیا اور کہا کہ دہلی ہمیشہ سے فتنہ و فساد کا گھر ہے ایسی جگہ دارالعلوم قائم کرنا نامناسب ہے

دوسرے یہ کہ دارالعلوم ایسے مقام پر قائم ہونا چاہیے جسکے اطراف میں روسا کثرت سے رہتے ہوں اور فراخ وصلگی کے ساتھ مدد دے سکیں۔ لہذا میرے نزدیک دارالعلوم کے لیے لکھنؤ مناسب ہو مولوی عبدالحق صاحب نے نہایت سنجیدگی کے ساتھ اسکا جواب دیا اُسکے بعد رائےن لیکنین اور حاضرین میں سے بجز مولوی سلیمان صاحب کے سب نے دہلی میں دارالعلوم قائم ہونے پر اتفاق کیا۔

(۲) دوسری تجویز یہ ہے کہ طرز نشست و طریقے میں صورتہ و سیرۃ مذہب کو سلف کا پیرو ہونا چاہیے اسکے نسبت بالاتفاق طو ہوا کہ ایسا ہی ہونا چاہیے اجلاس عام میں بھی یہ ضرور نہیں ہے کہ علما کی نشست کے لیے بلا ضرورت کرسیوں کا اہتمام کیا جائے۔ ناظم حسب بیان کیا کہ اب تک اجلاس عام میں علی العموم سب کے لیو داعیان مذہب کرسیوں کا اہتمام کرتے تھے اور اُسکی وجہ یہ تھی کہ جلسہ عام سے ہمارا مقصد یہ ہو کہ ہکواں حضرات کے فائدہ پہنچانے کا موقع بھی حاصل ہو جو مسجد میں جا کر ہمارا وعظ نہیں سنتے اور وہ بالکل کرسیوں پر بیٹھے کے عادی ہو گئے ہیں یہاں تک کہ انکی روزمرہ نشست برخواست اسی پر ہوتی ہے اگر اُنکے لیے یہ اہتمام نہ تو تکلف کی وجہ سے وہ جلسے کی شرکت اور استفادے سے بالکل محروم رہیں گے اور چونکہ اس غرض سے اُنکے لیے کرسیوں کی نشست تجویز ہوئی تو یہ بالکل نامناسب سمجھا گیا کہ وہ کرسیوں پر بیٹھیں اور علما اُنسے نیچے فرش پر ایسے یہ اہتمام جائز رکھا گیا۔ اگر یہ مقصود نہ ہوتا تو صرف علما کے لیے ان تکلفات کی بالکل حاجت نہ تھی جیسا کہ اُنکے جلسہ خاص میں کرسیوں کا اہتمام نہیں کیا جاتا اور وہ مقدس مجلس بلا تکلف فرش میں پر منعقد ہوتی ہے۔

(۳) تیسری تجویز یہ تھی کہ کثرت روشنی کثرت آرائش اور تکلفات زائدہ میں جو روپیہ صرف کیا جاتا ہو وہ موقوف کیا جائے۔ مددگار ناظم نے کہا کہ اس تجویز میں روشنی سے مراد اگر چراغان ہو تو وہ قطعاً کسی جلسے میں اب تک نہیں ہوئی نہ مذہب اسکو جائز رکھتا ہے۔

اور اگر اُس سے مراد معمولی رہبشی ہے جس سے تاریکی دفع ہو سکے اسے نہ کوئی منع کہ سکتا ہو اور نہ یہ تکلفات میں داخل ہے۔ مولانا کسی جلسے میں شریک نہیں ہوئے کیلئے ایسا تحریر فرمایا ہے ورنہ اب تک جو ندوہ کا شبکو جلسہ ہوتا رہا ہے اُس میں معمولی روشنی بھی کافی طور پر نہیں ہوتی ہے۔ کثرت آرائش بھی میرے خیال میں اب تک نہیں ہوئی اگر خاص امر یہ اسکا اطلاق ہوتا ہو تو اُسکو ظاہر کرنا چاہیے تاکہ اُس پر بحث ہو جائے تکلفات زائدہ کے نسبت ۸۔ رجب ۱۳۱۱ ہجری کے جلسہ انتظامیہ میں منظور ہو چکا ہے کہ نمونے چاہئیں اور ندوے کی طرف سے کارروائی میں چھپو اگر شائع بھی کر دیا گیا ہے اور نیز اعیان جلسہ کو اسکی ہدایت بھی کر دیجاتی ہے۔

ناظم صاحب لکھا کہ جب پہلے ہی سے ندوے میں اسپر کلر آمد ہو رہا ہے تو اسپر بحث کرنا فضول ہے یہ تجویز حقیقت ندوے کی منظور شدہ تجویز ہے لہذا ندوہ مولانا کی تجویز سے متفق ہو۔ تمام حاضرین نے اس سے اتفاق کیا۔

(۴) جو تھی تجویز یہ تھی کہ جو حضرات عقیدۂ اہل سنت و جماعت کے عقائد حقہ کے خلاف ہیں انکی مشارکت موقوف کی جائے اس کے نسبت بعد مباحثہ اور غور و فکر کے طے ہوا کہ شرکت دو قسم کی ہے ایک یہ حیثیت رکن دینی ہونے کے دوسرے یہ حیثیت استفادہ اور دیگر وجوہ کے اول حیثیت کے ساتھ قطعاً کوئی ایسا شخص جو اہل سنت و جماعت کا عقیدہ مخالف ہونے کے رکن نہیں ہوتا آگے انشاء اللہ تعالیٰ بنانے کا ارادہ ہے دوسری حیثیت کے ساتھ اگر کوئی شریک ہو یا آیندہ شریک ہو تو اُس میں کچھ ضرر کا اندیشہ نہیں ہے بلکہ ایسی شرکت سود مند اور عموم نفع کا باعث ہو لہذا اسکا رد نہ کرنے کے فائدے کو بالکل محدود کر دینا ہے جو اس کے مقصد کے بالکل خلاف ہو۔

(۵) پانچویں تجویز یہ تھی کہ جو علماء ہندوستان ندوے میں شریک نہیں ہیں ان کے شریک کرنے کی کوشش کی جائے اس کے نسبت فیصلہ ہوا کہ بیشک کوشش ہونی چاہیے

اور اب تک زندہ اس منہاں نہیں ہے اسکی جو تدابیر مولانا تجویز کرین اسکو عمل میں لانے کی کوشش کی جائے۔

اسکے بعد مولوی اعظم حسین صاحب کا خلیہ ادا کیا گیا کہ انھوں نے نہایت خیر خواہی کی نظر سے مفصلہ بالا تجویزین پیش کیں۔

اُسکے بعد قاری محمد امین صاحب ساکن مٹیاعل دہلی نے یہ تجویز پیش کی کہ دارالعلوم کے قائم ہونے سے پہلے اس بات کی کوشش کی جائے کہ والیان ملک دارالعلوم کے سنیافتہ طالب علموں کو اپنی اپنی ریاست میں عہدے دینے کا وعدہ کر لیں اس سے روسا کو لائق اور متدین عہدہ دار میسر آسکے اور عام طور پر مسلمانوں کو دارالعلوم سے کامل ہمدردی پیدا ہو جائے گی اور انکی ادلا داس سے مستفید ہوگی۔

اسکے نسبت طرہ ہوا کہ تجویز نہایت معقول مگر قبل از وقت ہی اُسکے بعد طلبہ برناست ہوا

اجلاس

روز شنبہ ۱۶- شوال ۱۳۱۲ھ مطابق ۲۰ مارچ ۱۹۹۶ء

وقت ۷ بجے سے ۱۱ بجے تک

صدر انجمن

جناب مولانا محمد لطف اللہ صاحب مفتی عدالت عالیہ حیدر آباد

۷ بجے جلسے کا افتتاح ہوا۔ پہلے قاری مولوی سید حسن صاحب فرزند مولوی قاری حافظ الدین صاحب نقشبندی نے نہایت تجویز قرات کے ساتھ کلام مجید پڑھا جس سے حاضرین بہت محفوظ ہوئے اُسکے بعد مولوی سید محمود صاحب مدرس ورنیکو لراکول میرٹھ

اپنی فارسی نظم سنائی۔

اُسکے بعد صدر انجمن صاحب کی اجازت سے مولوی قاضی علی احمد محمود اللہ شاہ صاحب بریلوی نے یہ تحریک پیش کی کہ انگریزی خوان طلبہ کو وظائف دیکر عربی پڑھائی جائے تاکہ اُصول اسلام سے واقف ہو کر ندوے کی طرف سے ممالک غیر میں اشاعتِ اسلام کے لیے بھیجے جائیں۔ اس تحریک کے پیش کرنے کے وقت مندرجہ ذیل تقریر کی۔

تقریر مولوی قاضی ابوبکر علی احمد محمود اللہ شاہ صاحب بریلوی

حضرات حاضرین! مجھ کو قبل تقریر کے یہ عرض کرنا ہے کہ جناب مولوی محمد علی صاحب ناظم و جناب مولانا لطف اللہ صاحب صدر انجمن ندوۃ العلماء نے مجھے بجائے میرے دوست مولوی غلام محمد صاحب کے تقریر کی اجازت دی ہے اور میرا نام علی احمد لقب محمود اللہ شاہ کینٹ ابوبکر ہے اور میں بدایون شریفیت کا رہنے والا ہوں۔ میں یہ تجویز پیش کرتا ہوں کہ انگریزی خوان طلبہ کو وظیفہ دیکر عربی پڑھائی جائے۔

انگریزی تعلیم کو میں ابتدائین کفر جانتا تھا پھر بعد چپندے حرام سمجھنے لگا پھر کردہ سمجھا کیا بعدہ جب زمانے کی گرم و سرد ہوا کی طرح مجھے ضرورتوں کا ادراک ہوا اور غور و تمقن کیا تو انگریزی کو مباح سمجھنے لگا۔

میں اس قابل نہیں ہوں کہ اپنے کو علما میں شمار کروں مگر چونکہ مجھے اس وقت جلسہ علما میں نشست کی عزت حاصل ہوئی ہے اس واسطے کہتا ہوں کہ ہلوگ جو علما ہیں وہ انگریزی پڑھ نہیں سکتے ہیں خود کہتا ہوں کہ انگریزی کی بہت ضرورت ہو مگر مجھے پڑھنے میں تکلف و مار ہے۔ عیسائیوں کے مسلمانوں پر اعتراضات طبع ہو کر یورپ و ہندوستان میں مشائخ ہوتے ہیں مگر ہم لوگ انگریزی کے جاننے سے جواب نہیں دے سکتے اور جواب کیا دین یہ بھی نہیں جانتے کہ کسی نے اعتراف من بھی کیا ہو اسطر علی لاعلی اور خاموشی سے وہ

سمجھتے ہیں کہ اعتراضات تسلیم ہو گئے۔ دوسرے ملکوں میں جہاں انگریزی زبان رائج ہے جا کر ہم اشاعت اسلام نہیں کر سکتے جو مسلمان انگریزی خوان ہیں وہ یا تو عربی بالکل نہیں جانتے یا کم جانتے ہیں اور دینی امور سے بہت ہی کم واقف ہوتے ہیں اور انگریزی پڑھنے سے کچھ وضع و خیالات میں بھی بے موقع تبدیلی واقع ہوتی ہے اس لیے ضرور ہے کہ انگریزی خوان طلباء کو وظیفہ دیکر عربی پڑھائی جائے تاکہ وقت پر ہوا انگریزی ان عالم ثقہ متقی تیار ملین اور جماعت انگریزی میں وہ تبلیغ اسلام کر سکیں۔

علیگڑھ کالج کے ایک طالب علم سید بنیاد علی صاحب بی اے دہلیونی نے فیضِ نصیحت مولانا عبد اللہ صاحب انصاری سے جو تقرری پایا ہے وہ قابلِ تعریف ہے۔ ہلوگ تو جوان ہوں یا بوڑھے کی طرح انگریزی پڑھ نہیں سکتے۔ ہمارے صدر انجمن صاحب جمہندوستان میں مغزِ علمائین ہیں اس سفید ڈارھی پر اس پیرانہ سالی میں کیونکر انگریزی پڑھ سکتے ہیں اس طرح اور علمائے ضرور ہوا کہ انگریزی خوان طلبہ کو عربی پڑھائیں ان کے اخلاق و خیالات و وضع کی بھی درستی ہو اور تیار ہو کر ہمیں بھی کام دے سکیں۔

میں نے بہت سامعہ خراشی کی آپ لوگ اسکی تائید و ضاحت سے ذریعہ عہد سنیں گے جسکو مولانا عبد اللہ صاحب انصاری بیان فرمائیں گے اب میں دعا کرتا ہوں مولوی قاضی علی احمد محمود اللہ شاہ صاحب جب یہ تقریر کر کے بیٹھے تو مولوی عبد اللہ صاحب انصاری داماد مولانا محمد قاسم صاحب علیہ الرحمہ کھڑے ہو کر مذکورہ بالا تحریک کی تائید فرمائی اور وہ تحریک جیسا کہ پیش ہوئی تھی بالاتفاق منظور ہوئی چونکہ مولوی صاحب مدوح نے وہ تقریر قلبند کر کے نہیں دی اور ہمیں اسکی کچھ یادداشت ملی اس لیے ہم اسے کسی طرح درج نہ کر سکے۔

اسکے بعد مولوی شبلی صاحب نعمانی کھڑے ہوئے اور دارالعلوم پر ایک بیضاور علی درجے کی تقریر کی جو تقریر یا ڈیڑھ گھنٹے میں تمام ہوئی اسکا ہر فقرہ بلکہ ہر

حرف نقش کا کجگر طح سامعین کے قلوب پر بٹھتا جاتا تھا اور ہر شخص جوش اور فرط انبساط
محو حیرت ہو گیا تھا۔ مگر افسوس ہے کہ اپنی عادت کے موافق فاضل مقرر نے یہ تقریر پہلے سے
قلعہ بند نہیں کی تھی اور بعد کو جو لکھنؤ بھیجی وہ تلف ہو گئی اب اگر وہ دوبارہ لکھنؤ غایت کرین گے
تو علیحدہ طبع کی جائے گی۔

اُنکے بعد مولوی نانظر حسن صاحب دیوبندی مدرس اول مدرسہ مولوی عبدالب
مروحہ دہلی نے نہایت عمدگی سے اس موضوع پر تقریر فرمائی کہ اسلام کی ترقی کیونکر ہوئی اور
اب کیونکر ہوئی چاہیے اس تقریر میں مولانا نے اس بات کو ثابت کیا کہ ابتدائیں مسلمانوں نے
جو کچھ ترقی کی ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی کی ہی اور اب بھی اگر وہ ترقی
کر سکتے ہیں تو اسی کے بدولت کر سکتے ہیں۔ آخر میں مولانا نے ظاہر کیا کہ مددۃ العلماء کے قائم
ہونے سے بہکوبت خوشی ہوئی ہے مگر چند امور ہیں جو ہم اب تک نہیں سمجھے از انجملہ ایک
امر یہ ہے کہ امین رائے دینی کی قیمت علمائے لیجائی ہے اُنکے واسطے اس پابندی کا ہونا ضرر
ہے علما کی حالت ایسی نہیں ہے جو اسکے تحمل ہو سکیں۔ دوسرے یہ کہ جب یہ جلسہ علما کا ہے
تو عام اہل اسلام سے رائے لینا غیر ضروری ہے۔

مولوی صاحب مدوح نے جب یہ تقریر کی تو بعض ارکان مدوہ نے اسکے جواب دینے
کو اٹھنا چاہا صدر انجمن صاحب نے اسوقت مناسب نہیں سمجھا کہ وہ اسکا جواب دین اور کسی قسم
کی جلسہ میں برہمی پیدا ہو اسیلئے اُن سب کو روک دیا اور چونکہ مولوی نانظر حسن صاحب کا
وقت تمام ہو چکا تھا اسیلئے اُنکو بھی فرمایا کہ اب آپ اپنی تقریر ختم کیجیے جب وہ بیٹھ گئے تو مولانا
سید محمد شاہ صاحب محدث رامپوری کھڑے ہوئے اور نہایت خلوص و ممانعت کے ساتھ
اُنھوں نے مولوی صاحب مدوح کے شبہ کو نفع فرمایا۔

اُسکے بعد صدر انجمن صاحب نے خان بہادر منشی الطہر علی صاحب وکیل لکھنؤ کو اجازت
دی کہ وہ امر واقعی کو بحوالہ دستور العمل ظاہر کر دین منشی الطہر علی صاحب نے مندرجہ ذیل تقریر کی

تقریر خان بہادر منشی اطہر علی صاحبہ رئیس کاکوری

مولوی ناظر حسن صاحب دیوبندی نے مسلمانوں کی ترقی کے بابت جو رائے دی ہے وہ نہایت عمدہ اور بیش قیمت ہو اور اُسے تمام جلسے نے پسند کیا لیکن ندوۃ العلماء کے بارے میں آپ نے جو شبہ ظاہر کیا ہے وہ اس وجہ سے ہے کہ آپ نے پہلے سے دستور العمل اسکا نہیں دیکھ لیا ایسے میں اُن دفعات کو سناتا ہوں جس سے غالباً مولانا کی تشفی ہو جائے گی۔

مولانا کو یہ خیال پیدا ہوا ہے کہ علما سے چند ممبری کا لینا لازمی ہے بغیر اسکے وہ جلسے میں رائے نہیں دے سکتے اُنکے سوا جو دور و پیہ چندہ داخل کرے وہ رائے دیکھتا ہو یہ خیال بادی النظر میں پیدا ہوتا ہو مگر دستور العمل کی دفعہ ۷ و ۸ و ۹ و ۱۰ و ۱۱ و ۱۲ میں اسکی تشریح موجود ہے کہ علما سے چند ممبری کا لینا لازمی نہیں ہے جو حضرات نہیں دے سکتے اُن سے نہیں لیا جاتا اور جو دے سکتے ہیں اُن سے لیا جاتا ہے اور وہ بھی اس لحاظ سے کہ یہ مجلس خاص علما کی مجلس ہے اگر وہ خود نہ دین صرف دوسروں سے لین تو یہ بہت نامناسب کارروائی ہو ب سے زیادہ حق اسکا علما پر ہے اگر وہ ذی قدرت ہیں تو پہلو خود صرف کریں اُنکے بعد دوسروں سے طلب کریں۔

دوسری بات یہ ہے کہ کوئی تجویز پیش شدہ منظور نہ سمجھی جائے گی تا وقتیکہ اکثر علماء و شایخ موجودہ مع اراکین انتظامیہ کے اُس سے متفق نہ ہوں میں دستور العمل میں سے بعض دفعات کو پڑھ کر سناتا ہوں اُن سے میرے بیان کی تصدیق بخوبی ہو جائے گی۔

دفعہ ۷ علاوہ چندہ دہندگان کے وہ حضرات بھی شریک ندوۃ العلماء سمجھے جائیں جو بلحاظ صفات و قابلیت خاص کے بنیاداً سے چندہ کسی فہرست متذکرہ مابعد میں اُلکھا نام درج ہو ایسے رکن کا نام رکن اعزازی ہوگا۔

دفعہ ۸ خود بخار و الیان ریاست اور علما عظام اور شایخ جلیل القدر جو کسی گروہ

عظیم مسلمانوں کی پیشوا ہوں اور ندوۃ العلماء کی سرپرستی منظور فرمائیں وہ مربی کے لقب لائق ہوں
دفعہ ۹ مجلس انتظامیہ چار فہرستیں تیار کرے گی (۱) اول فہرست میں نام اُن لوگوں کے
درج ہونگے جنکا تذکرہ دفعہ ۷ دستور العمل ہدایں ہے (۲) دوسری فہرست میں اُن لوگوں کے
نام درج ہونگے جنکا تذکرہ دفعہ ۸ دستور العمل ہدایں ہے (۳) تیسری فہرست میں ادین
علما و مشائخ کے نام درج ہونگے جو مجلس انتظامیہ کی رائے میں علما یا مشائخ میں شمار کیے
جاتے ہوں (۴) چوتھی فہرست میں بقیہ اراکین ندوۃ العلماء کے نام درج ہونگے۔

دفعہ ۱۹ اشخاص مندرجہ فہرستہ اول و دوم و سوم کو عموماً جلسہ عام میں ہر
سائے پر رائے دینے کا اختیار ہوگا اور اشخاص مندرجہ فہرست چہارم کو عموماً رائے دینے
کے واسطے اجازت خاص میر مجلس سے حاصل کرنی ہوگی۔

دفعہ ۲۰ کوئی تجویز پیش شدہ منظور نہ سمجھی جائے گی تا وقتیکہ اکثر علما و مشائخ موجودہ
مجمع اراکین انتظامیہ کے اُس سے متفق نہ ہوں۔

منشی الطہر علی صاحب جب اس تقریر سے فارغ ہوئے تو مولوی ناظر حسن صاحب
کھڑے ہوئے اور فرمایا گو کہ میری تقریر ختم نہیں ہوئی تھی مگر میں نے صدر انجمن صاحب کے
ارشاد کی تعمیل کی بجائے اپنی تقریر کے ناتمام رہنے کا افسوس نہیں ہوا اور جو دفعات دستور العمل کے
منشی صاحب نے سنائے ہیں انکو سنکر میں بخوش ہوا۔

صدر انجمن صاحب اور حاضرین جلسہ نے مولانا کا شکریہ ادا کیا اُسکے بعد مولوی
سعید الدین صاحب نائب مہتمم مدارس بجو پال کھڑے ہوئے اور انھوں نے نواب
سید علی حسن خان صاحب رئیس نور محل بجو پال کا مضمون پیش کیا اور صدر انجمن صاحب
کی اجازت سے اُسکو پڑھ کر سنایا مگر افسوس ہے کہ وقت کی تنگی سے وہ مضمون پورا نہ ہو سکا
یہ مضمون کسی دوسرے مقام پر چھاپا جائے گا۔

اُسکے بعد مولوی حافظ نور محمد صاحب مدرس ادل مدرسہ اسلامیہ فتحپور کھڑے ہوئے

اور انھوں نے نہایت خوش اسلوبی اور سنجیدگی سے مزدۃ العباد کے فوائد بیان کی جو قلب بندہ کو
 اُسکے بعد مولوی ابوالقاسم فضل صاحب عرشی شاعر خاص دربار حضور نظام دکن نے اپنی
 فارسی نظم پڑھی جسکو سکر حاضرین محو حیرت ہو گئے تھے اور اِنَّ مَوْتَ الْبَیِّنِ لَیْسَحُّ اَکَا تَقْشَہ
 جم گئی یہ نظم مع اُنکے فارسی مضمون کے جو اجلاس چارم میں انھوں نے پڑھا تھا علیحدہ
 چھاپی جائے گی۔

اُسکے بعد اجلاس برخاست ہوا

اجلاس ۳

۱۶۔ شوال ۱۲۷۳ھ مطابق ۲۰ مارچ ۱۸۹۷ء بجے سے ۲۱ بجے تک

افسوس ہو کہ اسوقت گرمی کی شدت کی وجہ سے اجتماع نہیں ہو سکا حضرات علما جو شب روز جلسہ
 خاص و جلسہ عام میں شریک ہوتے تھے اور اُسکے علاوہ متعدد موقعوں پر وعظ بیان کر چکے
 تھے اسوقت سب تشریف نہیں لاسکے اور نیز ایک وجہ یہ بھی ہوئی کہ اسوقت کے جلسے میں کوئی
 کارروائی ہونے والی نہ تھی بلکہ بعض حضرات کو نظم و نشر کے ذریعے سے اپنے خیالات ظاہر کرنے
 تھے اوسط بزرگان قوم نے اپنے ضروری کاموں کا سبج کرنا گوارا نہیں فرمایا ایسے فی
 الحکمہ جلسہ کو دہ رونق نہیں حاصل ہوئی جو صبح کے جلسے میں تھی۔

چونکہ اسوقت حضرت مولانا محمد لطف اللہ صاحب عم فیضیہ صدر انجمن درمولانا سید محمد شاہ صاحب
 نائب صدر انجمن بھی تشریف نہیں لائے تھے ایسے مولوی حاجی یونس خان صاحب رئیس دہاؤلی کی
 تحریک اور حاضرین کی تائید سے مولوی عبدالصاحب انصاری صدر انجمن قرار دیے گئے
 اور کارروائی شروع ہوئی۔ پہلے منشی امجد حسین صاحب انگریز وکیل اہل اسلام شملہ نے اپنا کرینڈ

پڑھا جو نہایت دلسوزی سے لکھا تھا اُسکی فصاحت و بلاغت سے حاضرین دنگ ہو گئے ۔

ترکیب بند منشی امداد حسین صاحب خگر

رباعی

لکھی غزل نہ کوئی خُسا لکھا	ناول کوئی لکھا نہ خُسا لکھا
اے قوم ترے انگر جان سوختے نے	تجھ زندہ درگور کا نونا لکھا

مثنوی

غفلت میں ڈوبنا کسی قوم خراب کا	خود چاہنا ہے گویا خدا کے عتاب کا
پڑھنا سبقِ خوفِ خدا کی کتاب کا	حقدا رآپ ہونا ہے قہر و عذاب کا

اپنی مدد سے آپ جو بیزار ہوتے ہیں
گویا وہ ذلتوں کے طلبگار ہوتے ہیں

جو کالٹی کی شمع کے پر دلنے ہوتے ہیں	کم ہمتی پری کے جو دیوانے ہوتے ہیں
پستی کی جو شراب کے مستانی ہوتے ہیں	دل جھکے جیانی کے چمانے ہوتے ہیں

انسانوں میں وہ ہوتے ہیں چو پاکِ طبع
قد مونین کے رہتے ہیں وہ سائے کیطبع

اپنے ہی نیک بے کی جنہیں کچھ خبر نہو	اپنے ہی حال زار پر جس کی نظر نہو
اپنے ہی دل کی چوٹ کا جن پر اثر نہو	جو قوم اپنے درد کی بھی چارہ گر نہو

مطلب کئی اُن سے برائے غلط ہو سب
سو تا ہوا کسی کو جگا ئے غلط ہو سب

کس کا یہ ذکر کرتے ہو لیکن جناب دل	ہوتے ہو کسکے واسطے اسدِ رجمِ مضمحل
-----------------------------------	------------------------------------

کسی بُرائیوں نے کیا، تو تھیں محجل	فلوٹسے کسکے ہوتے ہو تم آپ شغل
یہ شور ہے تو کسکے جگانے کے واسطے	نور ہے یہ تو کسکے سندانے کے واسطے
کس سے یہ کہہ ہے ہو یہ کسکو مٹاتے ہو	کسکے لیے یہ اشکِ ندامت بہاتے ہو
پیلے سے ہو خود ہی تم کے پانی پلاتے ہو	بھولے ہوئے ہو خود کسے تر بناتے ہو
آگاہ اپنے حال سے تم ذرہ بھر نہیں	انگہر بنت کی تھیں کچھ بھی خبر نہیں
مصری کو دین پاک کی ایولے حسرتا	سمجھے ہیں ناشناس ہلاکت کی سنگمیا
اُتسین چُپکے سے نہیں کہتے ہیں برلا	دلی زبان پر دھرا بس اُسکو اور مرا
نادان دین حق سے لرزتے ہیں اسطرح	بچے ذرا سے ڈرتے ہیں مجھے سے حسبِ طرح
ای طم خوبان تری کس منہ سے ہون بیان	تیرے چرخ ہی سے منور ہی ب جہان
تیری ہی وجہ سے ہی یہ رونق پیدا ہاں	میں کیا بیان کروں ترے جلو ہی میں عیان
چاہے جو تو دشت کو بن کو چین کرے	غربت کی شام یاس کی صبح وطن کرے
سُخ سے جو اپنے بھل کے گیسوا اٹھائیے	ای علم تو نے ادھر ہی طبعے دکھائیے
مراآت جان سے زنگ تو ہم مٹائیے	دُشمنی تمام تو نے مہذب بنا دیے
داجس گھڑی کتاب کے تیرے ورق چھنے	روشنی دلِ دماغ کے چودہ طبق ہوئے
ہمکو ہی یاد جو ترے بن اپنا حال تھا	تیرے بغیر بس ہیں جینا محال تھا
دولت تھی کچھ نہ پاش دھن تھا مال تھا	ہر دم مصیبتیں تھیں ہمیشہ مال تھا

پھرتے تھے جنگوں میں دزد کی طرح بچھی بنے ہوئے تھے پرند کی طرح	
تھا اور مرنے کو پاس نہ رہنے کو گھرنے در دنیا کا انتظام نہ عقی کی کچھ خبر	اپنے بدن کی کھال ہی کپڑی تھی جسم پر صورت میں آدمی تھی تو سیرت میں جانور
بھوکے ہوئے تو کھالیے پھل درخت کو وہ ہیں برزی لگی تو چھپ ہی غاروں میں کوئیں	
قرآن جو شمسِ حمت پروردگار کے یعنی حوالے کر دیا تجھ دست و کار کے	حسنہ خزان میں رنگ دکھائے بہار کے تو نے طریق کھول دیے کار و بار کے
دشوار تھے جو کام وہ آسان ہو چلے تیرے بسبب آدمی انسان ہو چلے	
میں کیا کون کمال جو تو نے دکھائی ہیں بھوکو نکو طح طح کے کھائی کھلائی ہیں	بن بن کے خضر اندھو نکو تے بتائی ہیں نگو نکو رنگ رنگ کے کپڑے پہنائے ہیں
تعمیر قلعے کر دیے شاہوں کے واسطے بھرتی کرائیں فوجیں بنا ہو سکے واسطے	
کننا زبان حال سے سچ ہی عقل کا مخمل اگر ہوں میں تو وہ جلوہ ہی شمع کا	میں شاہ ہوں وزیر مگر علم ہے مرا تلوار بھوکو نسر ض کر دو تو اسے چلا
معتوق بھوکو سمجھو تو نماز ادا ہے علم عاشق مجھے کہو تو مراد عا ہے علم	
لازم ہے میر انور تو طرودم علم ہے پرا تو یہ ستم ہی کہ مرحوم علم ہے	شہرت میں علم کی ہوں مرئی مرحوم علم ہی ہم ظلم کر رہے ہیں تو مظلوم علم ہے
ہم اور بہن غضب ہی جہاں کے پڑھتے ہیں	

	سرے کے پھول تیرے اسو کا چڑھتی ہیں	
تقدیل ہو کوئی کہ کس کچھ خبر بھی ہو		کس علم کا یہ ذکر ہے پر کچھ خبر بھی ہے
قطرہ ہو اسکا تو کس کچھ خبر بھی ہو		آنکھوں کی ہے کہ دلی نظر کچھ خبر بھی ہے
	کس علم کا یہ ردنا ہو کسکا سرگ ہو	
	معلوم بھی ہو کچھ تین کسکا یہ سوگ ہو	
ہو روک تھام یا یہ کیسی تکاشش ہو		علم معاد ہے کہ وہ علم معاش ہو
کیون نکدے میں سینے کے دل شل لاش ہو		کسی جدائی میں یہ جگر پش پش ہو
	ما تم میں کسکے لفظ سیہ پوش ہو گئے	
	معنی یہ کسکے درد سے بہوش ہو گئے	
نفظوں کو کون داغ جدائی یہ بے چلا		سطروں نے کسکے غم میں کیسوی ہن دا
ہوتا ہو کون مذہب اسلام سے جدا		کس فکر میں ہی میم محمد کا سر جھکا
	کیا وجہ کیا سبب ہو جو ہم بد جو اس بن	
	چو لھے میں جا میں ہم علما خود اس بن	
جسکے بغیر قوم کی کشتی تباہ ہے		سینے سے جسکے غم میں نکلتی یہ آہ ہے
سُلو وہ علم دین رسالت پناہ ہے		سرکار ایزدی میں جواب داد خواہ ہے
	پھپھتا ہو آفتاب علوم الہی کا	
	سر پیٹ لو کہ وقت اب آیا تباہی کا	
سامان زندگی پر مرے جاؤ عمر بھر		ساب عیش جمع کرو چاہو بقدر
اتراؤ لاکھ دولت و حشمت پہ تم مگر		پھولو ہزار باغ سرور و نشاط پر
	پتلی خوشی کا چشمہ نقطہ علم دین ماہی	
	بے آب کشت دل نہیں بنجر زمین ہو	

دنیا میں جس قدر نظر آتے کمال ہیں	بتنے بھلا یوں کے دلون خیال ہیں
بتنے اثر ہیں ایسے کہ جلا زوال ہیں	بتنے سبب ہیں ایسے کہ نیکی پہ دال ہیں
دریا اگر ہے وہ تو یہ موہین اُسی کی ہیں	دہ بادشاہ ہو تو یہ فوجین اُسی کی ہیں
دنیا جلی گئی تو ہمیں اُسکا غم ہی کیا؟	خواب و خیال کا کرین رنج و الم ہی کیا؟
ٹٹنے ہی والا ٹھیرا تو جاہ و شہم ہی کیا؟	نفرت کرے جو ہم سے ہمارا صنم ہی کیا؟
اچھا ہے سلطنت کا زمانہ گزر گیا	غفلت کا جن چرٹھا تھا جو سر اُپر گیا
جوتی سے گر چلی گئی دنیا کی کائنات	مار و جان فانی کے عیش و طرب پلا ت
دودن کا لطف کو نسی ایسی بڑی ہی بت	ہو چاندنی کے بعد پھر آخر اندھیری ت
لیکن غضب ہو دین بھی اب جاگنی ہیں	روح کوئی زندگی کا سبب جاگنی ہیں
گلو دار سے بہار صدت سے گھر چلا	قالب سے روح آنکھ سے نور نظر چلا
جنت سے حور خلد برین سے قمر چلا	غنجہ چمن سے غنچے سے بو گل سوز چلا
جاتا یہ علم دین نہیں سینو نکو چھوڑ کر	ملاح جا رہا ہے سفینو نکو چھوڑ کر
پر اتنی بات ہے کہ ابھی جا نہیں چکا	رخصت کا لفظ ابھی نہیں چکا
ٹڑپائے گا ابھی ہمیں ٹڑپا نہیں چکا	ڈھالے گا رنج و غم کا ستم و دھانیں چکا
ڈو با نہیں جہاز ابھی تک بہنور میں ہی	آنسو نکل چکے ہیں ہوش و حشمت ترین ہی
چاہو جواب بھی خیر تو موقع ابھی تو ہے	بگڑی ہوئی بھی بات ابھی تک بنی تو ہے

گردن بُرے ہن سو جھتی اچھی بُتی ہو
ہم بین گرد تو پاس خدا سا سخی تو ہو

ہاگین تو پھوٹے نہ کسی کچھ اُسکی جناب
روشن ہو گئے آئینے کیا آفتاب

سچ پوچھتے ہیں آپ تو کتنا ہی اب پُر
غیر دن کے پاس کیا ہی جو ہلو نہیں ملا
دینے کو اُسنے خود ہی ہن کیا نہیں یا
سورج چھپ لیا کہ ہوا کو اڑا لیا

سب کچھ دیا ہی شکر ہو اُس بادشاہ
بھاتے نہیں بہن تو نکتے اولاب نہ

کیون کیا نسیم رحمت اُسکی نہیں چلی
ایک ایک سو ہے اُسکی غایت بڑھتی
انصاف تو کر دکھ ہے کس بات کی کمی
کیا رہنمائی کے لیے بھیجے نہیں نبی

ہن جانشین نبی کے اگر اب نبی نہیں
یہ دیکھ لو بہت سے تو موجود ہیں یہیں

ہاتھ لٹکے بکسوں کے طیب ہیں
یہ کان آشنا صدائے غریب ہیں
یہ پانوں راہ دین نبی سے قریب ہیں
یہ آنکھیں بلخ لطف کی ہاں عیب ہیں

برسانے کو خزان میں یہ ابر بہار کے
ہن انجری یہ رحمت پروردگار کے

سچ ہی یہ ایسے ہیں جنہیں عادت ہی غوی
باتیں یہ جانچ لیتے ہیں ہر ایک طور کی
گنتی ہیں اپنی اور یہ سُنتے ہیں اور کی
چالیں یہ دیکھتے ہیں زانو کمر در کی

چچا تے ہیں حق کی یہ رنگت کو روپ کو
ملنے نہ دین گے یہ کبھی سائے میں ہو کو

کرنا نہ خرچ ہو نہ ہمارا قصور خود
ہم ہی نہ ہی نہیں تو ہو کیونکر مرد خود
بے شمع کو جلا لے ہو کس طرح نور خود
لے عقل سے نہ کام جو ہو شیور خود

	پانی پین نہ پیاسے تو دریائی کیا خطا دیوانے خود ہی بھاگین تو صحرائی کیا خطا	
بیو جو تم خفا ہو مٹاتا ہے وہ تھین تشنہ دہن ہو پانی پلاتا ہے وہ تھین	بھٹکتے ہوئے ہو رستہ بتاتا ہو وہ تھین تم بھاگتے ہو اُس سے پلاتا ہو وہ تھین	
	روٹھا جو تھے وہ تو مٹا یا نہ جائیگا دل تک نہ کھا دکھا کے لہجہ یا نچائیگا	
جاگو بس اب خدا کے لیے سوچکے بہت تخم نفاق دلیں بس اب بوچکے بہت	ہنس لینے دو ذکر کہ ہم اب روچکے بہت آہیں رنج و بغض و حسد ہو چکے بہت	
	لہہ اپنے حال زبون پر نطس کر دو میدان اتفاق کو مل جل کے سر کر دو	
پیکر شراب بغض کوئی چور ہم میں ہو کوئی سرد رکینہ سے سرسور ہم میں ہو	کوئی حسد کے بادہ سے غمور ہم میں ہو کوئی بھلائیوں کو کوئی دہم ہم میں ہو	
	سننے سے ذکر خیر سیکدوشس ہو کوئی غیبت کی واسطے ہمہ تن گوش ہو کوئی	
طوفان بے تیزی نے طوفان کر دیا نفس کین کے حلون نے بچان کر دیا	بدخواہشوں نے جلیو پریشان کر دیا امراض روح نے ہمیں بھکان کر دیا	
	ایمان کا لطف خانہ دل سے نکلیا بیار ہو کے ذائقہ منہ کا بدل گیا	
سو جھی ابا درلودل دہی کو اک نئی کیا وجہ کیوں ہماری عبادت کی روشنی	گو وہم ہی یہ وہم ہی سچا ہو واقعی کھوتی نہیں دلوں سے گناہوں کی تیرگی	
	کیلی کے کعبہ میں بہترن حسیاج ہون	

	میں بھی عجیب ہی مشکلی مزاج ہوں	
دل میں نہ خوف ہو نہ محبت کا نور ہے ہر ایک ہم میں نشہِ نوحہ میں چور ہے		میر کی سچہ میں یہ سبب رکھا ضرور تھا مجدوں میں سر پہن اور سر و ذہن چور تھا
	اللہ میاں کے سامنے بھی ٹوٹتا ہی ہو یہ بندگی تو کیا ہوئی گو یا خدا ہی ہے	
نوش ہو گئے کہ حق عبادت ادا ہوا لذتِ نیاز کی نہو جسین نماز کیا		مہد میں نام کو جو کبھی سر جھکا دیا کیا قہر ہی یہ دل میں سمجھتے نہیں ذرا
	ناقص کلام ہوتا ہو جسین خبر نہو اندھی وہ آنکھ ہوتی ہی جسین نظر نہو	
مسجد کو جانتے نہیں دربارِ دلجلاں سر سے اُتارتا ہو کوئی جھٹھ د بال		افسوس اپنی ہمت بیجا کا ہی چال فرضِ خدا سے پاک کو دیتے ہیں ایٹوال
	یوں ہم ادا نماز کے ارکان کرتے ہیں گو یا خدا پہ ہم کوئی احسان کرتے ہیں	
جسکا وجود گویا امان کا ظہور ہے جسکے بغیر امن زمانے سے دور ہے		انصاف جو کہ دیدہ ایمان کا نور ہو جسکی کمی سے سارے جہاں میں فتور ہو
	اس سے بھی بد نصیبی نے ہلکے چلا دیا بھٹکے ہو دکھ اور بھی رستا بھلا دیا	
گو یا مضر ہے صرف وہ بیکار ہی نہیں دین نبی کا گویا وہ ولد ار ہی نہیں		ہم میں سے کوئی اُرکا طلبگار ہی نہیں اس دلربا کو کرتا کوئی پیار ہی نہیں
	چڑھتا ہو یوں بخار ہمیں اکبر ذکر سے تحرکت جیسی ہوتی ہے نزلہ کی عطر سے	

سنتے ہیں ایک طرح کے کیڑ کا چال	رہنے میں ہوتے ہیں وہ غلام کے بس مال
آتا ہو لطف اُنکو غلامت ہی میں کمال	لیجاؤ عطر باس تو ہوزِ ندگی و بال
خوشبو میں اُنکو رکھو تو بجان پتے ہیں	
بدبو پہ جان و دل سودہ قربان ہو ہیں	
عینک لگا کر غور کی کرتے ہیں جب نظر	ہم اپنا حال بھی پاتے ہیں سرسبز
روحانی لذتوں کو ہونفرت ہمیں مگر	جوانی راحتوں پہ مرے جائیں عمر بھر
بھولو اُنکو ہم نے خارِ مغیلاں سمجھ لیا	
کانٹے نظر جو آئے تو کلیاں سمجھ لیا	
رحم اپنے دل سے خود غرضی فرماتا ہے	کر ڈالیں فوج گائے کو تسمے کی واسطے
اپنا بھلا ہو کوئی جیسے یا کوئی مرے	مطلب نہ جائے ہاتھ نہ جھٹکے ہو سکے
کے بہلے میں اپنا بھلا جانتے نہیں	
کنے سے بھی غضب تو یہی مانتے نہیں	
دل ہی نہیں وہ رحم کا حسین اثر نہیں	آئینہ آئینہ نہیں جو ہر اگر نہیں
جسکو خدا کا خوف نہیں وہ بشر نہیں	ہو نیکیوں تو ہوتے ہیں کیا جانور نہیں
ولداری ہو نہ جنہیں ہر ایک دل ٹول کی	
عفت ہو اُن دلوں پہ خدا اور رسول کی	
وہ لوگ مفلسوں کے مددگار جو نہیں	وہ لوگ غمزدون کے طرفدار جو نہیں
وہ لوگ بد نصیبوں کے غمخوار جو نہیں	وہ لوگ درد مند دل زار جو نہیں
دنیا میں وہ نمونے ہیں گویا تباہی کے	
یا یوں کہو کہ پستے ہیں قمرِ آہی کے	
القصدہ جب قدر میں گئے کھڑے یہ درد و غم	ہمکو تو یہ یقین نہیں ہو کہ ہوں یہ کم

البتہ ہاتھ دھو کے پڑیں اپنے پیچھے ہم	جان تو رکھو شش پندرہ ہاتھ رہیں قدم
جب جاکے کچھ اُمید بٹھلنے کی ہو تو ہوا	اُسوقت آس بھولنی چھلنے کی ہو تو ہوا
لیکن خدا کے واسطے ہمت نہ ہارو	جسطرح ہو سکے طلب علم دین کرو
جو کچھ ہو علم ہی مری بات مان لو	زندہ رہو ایسین اسی میں مرد کھبو
مرنے پہ بھی اتنی کفنِ علم کا ملے	برائے بہشت کے بھی چمنِ علم کا ملے
اوساکنانِ عالم فانی اوٹھو اوٹھو	اپنے خود آپ دشمن جانی اوٹھو
غفلت کے سارے بانی سبانی اوٹھو	کیا تنے اپنے جی میں ہو ٹھانی اوٹھو
عائد ہر ایک تمپہ اب الزام ہو گیا	اسلام تمے خلق میں بدنام ہو گیا
اور خاک میرے منہ میں ہی حال اگر رہا	اسلام کا جو یوہن گن میں قسما رہا
پہلو میں شام ہی کے جو نورِ عمر رہا	لٹنا اسی طرح جو ہمیشہ یہ گھبرا رہا
یہ جان لو کہ کفہر پہ پیچھے پڑا ہوا	ہو دہریت کا سر پہ زمانہ کھڑا ہوا
پیشین گوئی یہ مری پتھر کی ہی گھیر	برسین گے گھر ہی کے ہمیشہ لونپہ تیر
بکرہ ہینے کے آدمی شیطان کے شیر	ترسا کر میت کے نعمت دین کو جوانِ بیر
منہ موڑ لے جہان سے اسلام تو سہی	ہو کر رہے ہماری محشرِ اسلام تو سہی
اگر جو نکلی گھنٹیاں تو ہمیشہ بجا کریں	نا توں بتکد و نین صدائیں سدا کریں
دن رات مشر کو نکلی سجا کریں	کالی پہ دھوم دھام سے بکری چڑھا کریں

	کچھ مہاتماؤں کے آواگون پہ ہوں دکھیاں زور شور سے جیوں نہ پہ ہوں	
یون شرک بر ملا ہو جالت ہو تو یہ ہو	ہم دیکھیں خود ہماری شہادت ہو تو یہ ہو	الحادوں بدن بڑھو آفت ہو تو یہ ہو
	غارت ہو اسی جہان تیری ہستی کا نہاں ٹھننے کی کفر کے اسی صورت آس ہو	
دائل یہاں تک اب تراواں ہو گیا	جبل ٹھن کے سطح سے جو تو خاک ہو گیا	ہن ہن یہ کیا تجھے دل غناک ہو گیا
	منہ پیٹ دونوں ہاتھ سے ظالم کپٹا	چاہا بڑا جہان کا یہ تو نے بڑا کیا
مرضی نے کسکی عقل عالم سجا ئی ہو	کسے یہ شمع مہر کی خود ہی جلائی ہو	آتنا تو سوچ کسے یہ دنیا بانی ہے
	کاف اور نون دونوں یہ نشا د کسکی ہن	نقش دجو دسارے یہ ایجاد کسکے ہن
وہ وہ ہو سب طور ہی جس کا یہ بر ملا	وہ وہ ہو جسکے نور کا جلوہ ہو جا بجا	وہ وہ ہو جو تمام خدائی کا ہے خدا
	وہ وہ ہو جسکا عکس دل و جان کی جان	وہ وہ ہو جسکی ہستی کا پر تو جہاں ہے
وہ وہ ہو دیا عقل کا جسے چسپاں ہو	وہ وہ ہو گایا جسے عناصر کا باغ ہو	وہ وہ ہو کہ ہر کہیں ہو گر بے سراغ ہو
روحین ہن جسکے فضل کرم کی امید ہن	وہ وہ ہو کہ جو عظیم جسم دماغ ہو	

	رکھا ہو جس نے ہکو خوا سو نکلی قید میں	
نقشہ دکھا دیا ہمیں نقشِ بر آب کا موجِ سراب کا کبھی عالم ہی خواب کا		عالم دکھا کے اُس نے جہاںِ خراب کا نقشِ بر آب کا کبھی موجِ سراب کا
	جس کا تماشہ گاہ یہ دارِ غم ہے ہم دیکھتے نہیں یہ ہمارا قصور ہے	
ہم کو وہ کامیابی کرے اس قدر عطا چاروں طرف سے اُن کے گئے بس یہی صدا		آغلا بُس سونا گین یہ بھلکے سب دعا نزدہ کی کوشش تو نکا یہ چرچا ہو بجایا
	ذروں نے آفتاب کا جلوہ دکھا دیا قطروں نے ملے دیکھ لو دریا بہا دیا	
اُس کا خیال اُسکے ہونے کی آرزو دیکھیں اُسی کے نور کے جلو کو چاروں		بس جائے سب غنچہ و دلیں بزرگ بو آٹھون پہر رہے ہم اُنکی ہی جستجو
	جب تک جہاں میں آغلا جان سوختہ ہے شعلے کی طرح اُس سے لڑتا ہوا ہے	

اُسکے بعد مولوی عبد الجبار صاحب عمر پوری مدرسِ اولِ اسلامیہ اسکول جلیو پور نے اپنا
عربی قصیدہ سنایا جس سے حاضرین بہت مخطوظ ہوئے۔

قصیدہ مولوی عبد الجبار صاحب مدرسِ اولِ مدرسہ جلیو پور

عبقتِ سرباض فیض و الاحسان ینعت فواکہ و حلاۃ الایمان سروت غلیل عصاب اللہ شان فتمت بحمد الجہل والطغیان		ہبت کسائم رحمۃ اللہ حسان فاحت شمام حکمتہ و ہدایتہ سالت ینابیع الہدی و تفرجات اسقت دروع العلم بعد بیوسۃ
---	--	---

شمس الرشاد تلالا ت بجنادس
 بدر الصلاح وتدا نجلي بد يا جبر
 نجم السداد سناه يبرق ساطعا
 برق بد الشائمين بغيب
 ظل الغمام غمام فضل مهيم
 غيث الموائد والعوائد هاهنا
 غنت عنادل روضنا لبشارة
 فتعجبت نفسي بذال تعجبا
 اذ جاءني نبأ عظيم مطرب
 نادى مناد - ندوة العلماء
 نور على نور فهل من مبصر
 برعت بحسن الناعمات جميعها
 درج من الدرر الفرائد لامع
 بجرله ماء ككوشر في الصفا
 روض بازها راجلال مو شجر
 قصره عمد الكرامة والعللا
 روحى فداكم معشر العلماء
 انتم اطباء وقومكم
 القوم كالارض الفقار وانتو
 القوم كاللذات الخراب وانتو
 قد غصتم بجر الدقائق جلها

فاماطت الظلماء باللمعان
 فاضاء بين سواد هندستان
 قد ظل جسم الليل كالغقيان
 وبل اتى يروى مدى الظمان
 قد جاء بالبركات والريحان
 يسقى بارض الفقر والنقصان
 وترنمت بروائق الالحان
 امسى فوادى منه كالحريران
 احلى من التفاح والسمان
 قامت لوجه الخالق الدثان
 خضر على خضر فهل راني
 فاقت بطيب الصوت خير غواني
 غرب بمسك اذ فر ^{البحر الجوار} ملان
 سمط الاللى فيه والمرجان
 فيه تخيل خضرة الاغصان
 سقفت لفضل الغافر المنان
 وزات خير الخلق عالمي المشان
 رضى بداء الروح والابذان
 كالسماء والاشجار والافنان
 كالباب والمصباح والمجدان
 وركبتو سفائن الايقان

ما بال هذا لقوم يمشي نكبا
 ما حاله يزداد مرضا من منا
 كثرت بليات النفاق وضرة
 سريح السودة والاخوة اُفنييت
 يا حسرة ذهب الخلوص بأسره
 يا حسرة دخل الهوى بقلوبهم
 اين الجلال جلال امّة احمة
 اين التعاون في الشدايد خالصا
 اين النوادي للتشاور والهدى
 بالتيها الحكماء داووا قومكم
 للوعظ اخلاص القلوب يلازم
 اسفا على الوعظ قد تبعوا الهوى
 وشروا بحكم الله شتمنا كما سدا
 تكفيرا اهل الحق في افواههم
 اسف على اسف فماتت بيرة
 الا اقتداء بالرسول محمد
 يوم القيامة شافع وملاطف
 من رحمة للعالمين وجوده
 من جاء بالاسلام يدر حكمة
 يا جندا من كان مستنابا
 اهلا وسهلا ندوة العلماء

عن ربحه ويبعث في الخسران
 أمعاء امتلئت من الديدان
 قلّ الحياء وطاعة القراءان
 شاع التخاصم قاطم الاتقان
 حوت الكدرة بغتة بجنان
 خسر التقى من انفس الاعيان
 اين الوفاق وقوة الازعان
 والبر بالاهباب والاخوان
 اين اجتماع الناس والخلا
 بداء موعظة وحسن بيان
 ان لم يكن فاطاعة الشيطان
 تركوا التقى وخافة الرحمان
 ضلوا اضلوا الناس بالعدوان
 تضليل اهل العلم والايمان
 الا امثال أوامر العرفان
 نور الرسالة قاصع البطلان
 للمذنبين فيال من شان
 من لطفه كالأم للولدان
 قد فاق برها ناعلى الاديان
 يجد التقرب عندة بجنان
 قد كنت آية رحمة الرحمان

قد كنت داعية انقياد محمد رثاك رب الناس اقصى درجة لا بادل الرب الكريم بامر امت ظلت في الضواحي كلها	فبلغت في زمن باعل الشان القي حسودا في قلب هو ان حاذيك بالبغضاء والشنان حتى تشيب مفارق الغر بان
--	---

اُسکے بعد حافظ عبد اللہ صاحب عاجز ساکن علیگرام نے اپنا ترکیب بند سنایا
اُسکے بعد سید معشوق حسین صاحب ساکن باپور ضلع میرٹھ نے اپنی نظم سنائی یہ دونوں
نظمیں سلیحہ چھاپی جائیں گی۔

اُسکے بعد مولوی ابو النخیر عبد الوہاب صاحب بہاری مدرس اول مدرسہ نظامیہ
حیدرآباد دکن نے خزانہ محمدیہ پر نہایت بسط تفصیل کے ساتھ تقریر کی جس کا حاضرین
میں ایک غیر معمولی جوش پیدا ہو گیا اور جیسا کہ مولوی صاحب کے وعظ و بیان سے عام
طور پر دیکھی جاتی ہے اُس وقت بھی حاضرین بہت مغلوظ و مستفید ہوئے مگر افسوس
کہ مولوی صاحب کے زور بیان اور روانی مضمون کی وجہ سے وہ بیان قلمبند نہیں ہو سکا۔

جامع

۶ بجے شام سے ۱۰ بجے تک

آج کے جلسے میں حضرات علمائے کرام میں سے مولوی قادر بخش صاحب شہسلائی۔ مولوی
حکیم احسان علی صاحب مراد آبادی۔ مولوی جسیم الدین صاحب وکیل انجمن حمایت اسلام
مونگیر و غلط کے واسطے منتخب ہوئے تھے ان بزرگوں کے بیان سے عموماً اہل اسلام خوش
ہوئے اور بالخصوص مولوی قادر بخش صاحب شہسلائی نے ایسی خوبی سے صلاح و تقویٰ کا
بیان فرمایا جس کا ہر شخص معترف ہو ہر خند کہ ان مضامین کا قلمبند کرنا دشوار تھا مگر
مولانا نے اُسکے بعض حصے قلمبند کر کے بھیجے ہیں جسکو ہم شکر گزاری کے ساتھ اس
موقع پر درج کرتے ہیں۔

تقریر مولوی محمد قادر بخش صاحب شہسرای

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ سُبْحَانَ مَا مَعِ الصَّادِقِينَ ۝

ای ایمان والو! اللہ سے اور ہوسا تھ سچوں کے "اس آیت کریمہ میں اُن لوگوں کو جو صفت ایمان سے متصف ہوں تقویٰ اور صدق کی صفت پیدا کرنے کا امر کیا جاتا ہے۔ پس اوّل صفات ایمان و علامات کو اُسکے معلوم کرنا بغرض پیدا کرنے صفات کے واسطے مصداق مومن ہونے کے ضرور ہے دوم نشانیاں تقویٰ کی سمجھ لینا دکار ہی تیسرے معنی صدق کا جاننا لازم ہے تاکہ اس آیت کریمہ کے مضمون پر عمل کرنے کا موقع ملے امر اوّل کے متعلق پہلے اختصار چند حدیثیں بیان کی جاتی ہیں۔ ترمذی اور نسائی میں حضرت ابوہریرہ سے مرفوعاً مروی ہے:

الْمُؤْمِنُ مِنْ أَمْنِهِ النَّاسُ عَلَى دَمَائِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ یعنی ایمان میں وہ شخص کامل ہو جس سے لوگ اپنے خون و مال کے نسبت مامون رہیں یعنی کسی کے مال کے تلف و خون کرنے کا اس سے اندیشہ نہ ہو۔ حدیث متفق علیہ میں حضرت انس سے مرفوعاً مروی ہے:

ثَلَاثٌ مِنْ كُنْ فِيهِ وَجَدَ بَعْدَ حَلَاوَةِ الْإِيمَانِ الْحَدِيثَ يَعْنِي فَرَايَا رَسُولَ مَقْبُولٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نِيَّةً تَيْنَ بَاتِينَ هُنَّ كَهَيْمِينَ وَهَ بَاتِي جَائِئِينَ أُنْسَ لَذَةٍ أَوْ سُمُاسَ إِيْمَانٍ كِي بَاتِي۔ ایک یہ کہ اللہ اور رسول ماسوا سے اُسکے نزدیک زیادہ محبوب ہوں اور ماسوی اللہ و الرسول میں نفس انسان کا بھی داخل ہے جس سے ثابت ہو کہ اگر لذت ایمان پانے کے لیے اپنے نفس سے زیادہ خدا اور رسول کا محبوب جانتا ضرور ہو اور حسین یہ صفت ہوگی ممکن نہیں کہ کسی حال میں اُس سے امتثالِ مامورات میں مستی ہو یا ایسا شخص کبھی مہنیاں کا مرتکب ہو۔ دوسرے یہ کہ دست نہ رکھے کیسکو گردِ واسطے اللہ کے تیسرے جیسا کہ آگ میں پڑ کر جل جانا اُسکے نزدیک باعثِ نفرت ہو و یا ہی بعد ایمان کفر کی طرف میلان کو وہ کردہ و زشت سمجھے اور اُس سے متنفر رہے۔ ایک حدیث صحیح

میں حضرت عباسؓ سے مرفوعاً مروی ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مزہ اور لذت ایمان کی اُس شخص نے پائی جو اللہ کے رب ہونے پر راضی ہو یعنی بہر حال جو یا سے رضامندی آئی رہا اور بہر حال میں اُسکو اپنا مزہ نبی سمجھتا رہا اور جو راضی ہوا اسلام سے اور اُسی کو اپنا دین بنایا اور اُسکو موافق عامل رہا اور جو راضی ہوا ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رسول اور نبی ہونے کے اور یقین کیا اُنکو پیغمبر اپنا اور اتباع طریق پر اُنکے ثابت قدم رہا۔ اُن نون حدیثوں میں جو قیود مخصوصہ کے ساتھ لذت و مٹھاس ایمان پانے کے نسبت ارشاد ہوا۔
 اُسین ہمارہ ہر اس امر کی جانب کہ جو دل خواہش نفسانی اور غفلت سے پاک ہیں وہ معافی سے ایسی ہی لذت حاصل کرتے ہیں جیسا کہ نفوس لذت اطعمہ سے تنعم حاصل کرتے ہیں اور جیسا کہ غلبہ اخلاط اربعہ خون و بلغم و صفرا و سودا سے امراض جسمانی پیدا ہوتے ہیں اور اُس حالت میں غلبہ خلط سے کسی چیز کا مزہ اصلی معلوم نہیں ہوتا ہے۔ چنانچہ بحالت غلبہ صفرا میٹھی چیز بھی تلخ معلوم ہوتی ہے اور غلبہ بلغم سے پھیکا پن معلوم ہوتا ہے و علی ہذا ویسا ہی وہ خلط کہ جبکہ غلبہ و تجاوز کرنا اعتدال سے موجب امراض روحانی ہو کر تا ہے وقت غلبہ و ثوران اُن اخلاط کے انسان امراض روحانی میں مبتلا ہو کر مزہ و لذت ایمان سے بے نصیب ہو جاتا ہے اسکے متعلق چند اشعار عمدہ ایک بزرگ نے لکھے ہیں وہ یہ ہیں۔

چون پے تولید علتہا سے تن	بعث اند اخلاط اربع در بدن
ہچمان از بھسارین فرج روان	خلطہا ستند علتہا سے آن
طبع چون بلغم چو سودا شہوت	صورت صفرا غصہ خن الفت

ان اخلاط کے غلبہ اور ثوران سے بہت سے امراض روحانی مثل تہل و نخوت و خود بینی و بخل و کذب و فحشاء و کینہ و غیرہ کے پیدا ہوتے ہیں جنکے علاج کے لیے اللہ تعالیٰ نے اطباء روحانی علما و صلحا کو پیدا کیا ہے بدو ن حاضر ہونے کے اُنکی صحبت میں رہ کر استعمال کرنے اُنکے نسخے کے صحت نامکن ہو و نعم تاویل

جو طبیب شیخ متفق شد شفا	کیست کہ امراض روحانی در
ای حضرات سامعین یہ ندوۃ العلماء ہی شفا خانہ امراض روحانی کا ہے اور یہ علماء و صلحا جو اسکے اراکین ہیں انھوں نے واسطے علاج امراض روحانیہ جہل و کینہ و عداوت باخود ہا اور نا اتفاقی وغیرہ کے اس شفا خانے کو کھولا ہے پس جو مبتلائے امراض روحانی اس شفا خانے سے علاج کا خواہاں ہوگا اور اطباء اس شفا خانے کے ساتھ خلوص و عقیدت رکھکر اُنکے تدابیر از اللہ امراض پر جبکو وہ خلوص سے بتلانے کے ذمہ دار ہوئے ہیں عامل ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ صحت پاکر ذاتی حلاوت ایمان ہوگا۔	
بعد بیان امراض روحانی کے اُن بزرگ نے جنکا شعر قبل اسکے پڑھا گیا یہ فرمایا ہے	
ہاں مگر تدبیر ہم شرط گرانست کا اعتقادش ہم بدل بہت بُرا زہر سوکھنسل سازد جُدا	چارہ شان گرچہ بے قیمت فحانت خیز و رو پیش طبیب مستدا تا بہ تریاق خوش عشق خدا
یہ مضمون ذیل بیان معنی حدیث کے بطور جملہ معترضہ آگیا اب پھر اصل مدعا کی طرف متوجہ ہو کر بعضی حدیثیں اور بھی علامت ایا کی متعلق عرض کرتا ہوں۔ حدیث متفق علیہ میں حضرت بہرہ پرکھ مروی ہے کہ ایمان کے نشتر اور چپند شعبے ہیں اُسین سے افضل شعبہ قول لا الہ الا اللہ ہی اور اُننے اُسکا یہ ہے کہ راہ سے تکلیف دینے والی چیز ہٹا دے۔ ظاہر مطلب جملہ اجیرہ کا اس حدیث کے تو ظاہر ہے پر حضرات صوفیہ کرام و اہل اللہ کے نزدیک اذیت دہ چیز سے اشارہ دعویٰ ہستی و پندار وجود و خودی کی طرف ہی جو مبد و تہامی قبیلہ اور شرور کا اور راہ وصول الی اللہ میں اذیت دہ ہو اُسکا اٹھانا اور دور کرنا اُسکے تصف بایمان ہونے میں ضرور ہے کیا خوب کسی نے فرمایا ہے	
یعنی وجود خود ہمہ نہ دار از میان	چرا رنگ خار زرہ چہ این رمز بود
ایک حدیث میں حضرت انس سے مرفوعاً مروی ہے کہ کم کوئی خطبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	

پڑھا جس میں یہ نہ فرمایا ہو کہ ایمان لمن آمن بالله نہیں ایمان ہے اُس شخص میں جس میں امانت نہیں ہے اور بخاری و مسلم میں حضرت ابوموسیٰ سے مروی ہے کہ مومن کی شان یہ ہے کہ دوسرے مومن کے ساتھ وہ ایسا رہے جیسا کہ بنیاد کی اینٹ پتھر کی کیفیت ہوتی ہے کہ ایک پتھر دوسرے کو سنبھالے رہتا ہے اور اپنے زور سے اُسکو گرنے سے روکتا ہے ایسی ہی ہمدردی قومی شان اہل ایمان ہے۔ ایک حدیث میں وارد ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے نبین کوئی تم میں کا مومن ہو سکتا ہو جب تک کہ خواہش نفسانی اُس کی تاج احکام کی نہو جائے جسکو ہم خدا کے پاس سے لائے اسی حدیث کے مضمون کے ہ مقابل مضمون کو اللہ جل شانہ نے ایہ کریمہ **قُلْ لَوْ كُنْتُمْ مُؤْمِنًا كَتَبْتُ بِحَبْلِكُمْ لَكُمْ فِيمَا تَشْكُرُونَ** اکیلا یہ بیان فرمایا ہے۔ نسائی شریف میں حضرت انس سے مروی ہے کہ رسول مقبولؐ نے قسم کے ساتھ مولاؐ کو فرما کر ارشاد کیا کہ کوئی تم میں کا مومن نہیں ہو سکتا ہے جب تک یہ صفت اپنے میں نہ پیدا کرے کہ جو بھلائی اپنے حق میں چاہتا ہے ہی بھلائی اپنے بھائی مومن کے حق میں چاہے۔ محقق دوانی وغیرہ نے جو لکھا ہے کہ ایمان کے دو جزو ہیں ایک تعظیم لاء اللہ یعنی اللہ کے حکم کو بڑا سمجھنا کہ ہرگز فوت نہونے پائے اور مخالفت اسکی نہو دوسرے الشفقة علی خلق اللہ یعنی خلق خدا پر شفقت کرنا۔ یہ امر احادیث سے جس میں سے بعض کو میں نے بیان کیا مفہوم و مستنبط ہے پس جو شخص چاہے کہ مصطفیٰ بصفۃ ایمان ہوہ ان دونوں جزو ایمان کا اپنے کو عامل بنائے۔ الحمد للہ کہ مقاصد ندوہ سے عمدہ مقصدیکہ تہامی مقاصد کا نتیجہ ہی دونوں جزو ایمان ہیں علوم دین کی ترقی کے لیے کوشش کرنا عظیم الشان دارالعلوم قائم کرنا۔ وعظمتیں کا اشاعت اسلام اور صلاح مسلمین کے واسطے مقرر کرنا۔ دارالافتا قائم کرنا۔ باہمی نزاعوں کے دفع کرنے میں کوشش کرنا۔ عام مسلمانوں کی صلاح و فلاح کے لیے فکر و کوشش کرنا یہی سب مقاصد و فوائد ندوہ میں۔ ان ہر ایک میں دونوں جزو ایمان موجود ہیں۔ پس ثابت ہو کہ منشائے ندوہ اشاعت امور ایمان اور غرض نہ وہ کی مصطفیٰ بنا

لوگوں کا ساتھ دونوں جزو ایمان کے ہو۔

امردوم یعنی متعلق تقوے کے تھوڑی تقریر کرتا ہوں اور وہ دو قسم کی تقریر ہے۔
 اول تو بیان غفلت تقوے میں دوم اُسکے علامات میں امر اول کے لیے اُسقرائے آیات قرآن
 کافی ہے دوسری سند لانے کی ضرورت نہیں۔ ایک جگہ قرآن پاک میں ارشاد ہو **وَالْتَقُوا اللَّهَ**
وَعِبَادُكُمْ جس سے ثابت ہو کہ تقوے سے علم لدنی حاصل ہوتا ہے **آيَةُ اِنْ تَتَّقُوا اللَّهَ يَجْعَلْ لَكُمْ**
خُزْنًا سے ثابت ہو کہ تقوے باعث تنزیر باطن ہے جس سے حق و باطل کا امتیاز ہو جائے
 محبوبیت متقیان کے **ان المدحیح المتقین** سے ثابت ہو خیریت عقبی اہل تقویٰ کی والہانہ
 للمیقین سے ظاہر ہے متقی کا اللہ کے نزدیک زیادہ بزرگ ہونا **لَا تَزَالُ تَزِدُّهُمْ عِنْدَ اللَّهِ**
تَقَاتُ سے مبرہن ہے متقیوں کا نجات پانا دوزخ میں گرنے و شدائد میں صراط سے محفوظ رہنا
وَيُخْرِجُهُمُ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ سے لا محالہ ہے اہل تقوے کے واسطے صورت نجات پیدا ہو جانا آفات
 و بلا سے اور غیب سے رزق پانا **وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْسِبُ**
 سے ہو یا ہے۔ وارث جنت ہونا متقیوں کا **لَا تَزَالُ تَزِدُّهُمْ عِنْدَ اللَّهِ** سے ثابت ہو جانا
وَيُخْرِجُهُمُ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ سے مبرہن ہے متقیوں کا عہدہ عہدہ سوار یوں پر سوار ہو کر ترک و تشام کے ساتھ
 بروز قیامت حضور رب العالمین میں جانا **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا خُذُوا زِينَتَكُمْ** سے ثابت ہو جانا
 سے عیان ہے۔ علیٰ ہذا بکثرت منافع تقویٰ کے آیات قرآنیہ سے ثابت ہیں **مَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا**
 مضمون چند آیتوں کا اسوقت بیان کیا گیا۔ اور تقریر قسم دوم یعنی علامات تقویٰ کی یہ ہو
 کہ نشانیاں تقوے کی احادیث میں مختلف عنوان سے مذکور ہیں اُسکی تفصیل احادیث سے
 اگر بیان کی جائے تو طوالت مستوجب ملالت حضرات سامعین کا اندیشہ ہے لہذا احادیث سے
 منقطع کر کے بعضہ علمائے جو علامات تقویٰ کو مختصر عبارت میں منضبط فرمایا ہے اسی کے
 بیان پر قصر کرتا ہوں وہ یہ ہو **وَحُفَظَ الْحُدُودُ وَبُذِلَ الْجَاهِدُ وَالْفَاءُ بِالْعَهْدِ وَالرِّضَا بِالْوَجْهِ**
 اسکا ترجمہ بعضہ فضلانے اشعار فارسیہ میں بطرح فرمایا ہو

متقی را بود چہار نشان ثنائاً انچہ دسترس باشد عہد را باد فاکند پونید	حفظ احکام شیعہ اول آن بر تیمان و بیکان باشد انچہ ہمیشہ بدان شود دُخسند
پس چہین یہ چاروں صفین ہوں کہ حدود و شرعیہ کا محافظ ہو جو کچھ محنت و مشقت سے حاصل کرے اُس سے خدا کی راہ میں اور مستحقین کو بھی دیا کرے۔ عہد کے وفائین تہا دن نہ کرے حالت موجودہ پر صابر و شاکر ہے وہ مصداق متقی کا ہوگا اور عامل مرقعہ اللہ کا قرار پائے گا۔ اب رہا بیان صدق کا اسکا معنی لغوی سچائی ہے اور سچائی عام ہے قول و فعل اور حال سے اور جو ایک امر میں سچا ہے اسکو صادق کہتے ہیں اور جو جمیع اقوال و افعال و احوال میں سچا ہے وہ مصداق صدیق کا ہوتا ہے۔ رسالہ امام قشیری اور اُنکی شرح میں یہی صراحت موجود ہے قول و فعل انسان کا اگر مخالفت حالت و ہیئت اُسکے ہوتا ہے تو اُس سے بہت مفاسد پیدا ہوتے ہیں منطق الطیر میں حضرت عطار نے اسکے متعلق دو صوفی مرقع پوش کی حکایت لکھی ہے جو قاضی کے یہاں کسی امر میں لڑتے ہوئے فیصلے کے لیے لگے تھے۔ اُسپر قاضی نے تنہائی میں دونوں صوفیوں سے کہا	
جامد تسلیم در بر کردہ اید مسکند قاضی ام نہ نم معنوی در شما ہستید مرد جنگ کین	دین خصوصت از چہ در سر کردہ اید زمین مرقع شرم میدار قومی این لباس از بر براءتین
اور اُنکی نامہ میں حضرت ابو سعید علیہ الرحمہ کے ایک مرید کا حال مندرج ہے کہ لباس صوفیانہ پہنے ہوئے چلے جاتے تھے اور راہ میں ایک کُتا بیٹھا تھا اُسکے جسم سے دامن اٹکا لگ گیا۔ انھوں نے کُتے کو عصا سے مارا کہ ہاتھ اُسکا زخمی ہو گیا۔ وہ کُتا حضرت ابو سعید کے پافس بادی گیا۔ حضرت مروح نے جب سرنش مرید کی شروعات کی تو مرید نے عذرنا پاک ہو جانے لباس کا اکتے کے مارنے کی وجہ میں پیش کیا اُسکو مسکند کُتے نے جواب دیا متعلق اُسکے یا شعار الہی مگر کہیں	

چو دیدم جامہ او صوفیسانہ چو دیکھم کہ سوزد بند بندم ازو این جسامہ مردان کن	سگ اندگفت ای سپر گیانہ شدم این کہ نبود زو گزندم عقوبت گر کنی اور اکنون کن
صوفیہ کرام کے بیان صدق بہت سی معنوں میں متعلیٰ ہو۔ استوائی سرو علانیہ۔ قول حق موطن بلکہ مین۔ منع حرام کا حلق سے۔ دفا ساتھ اند سجانہ کے عمل مطلوب منہ میں۔ بچا ہدایت سے پانی نفس کے ساتھ ہو یا غیر کے ساتھ جس میں سستی دین میں ہونے پائے۔ موت کے واسطے آمادہ اور علیار رہنا۔ مشاق لقای الہی رہ کر اسکے متعلق حضرت مولانا روم نے قصہ حضرت حمزہ رحمہ کا مثنوی شریف میں لکھا ہے کہ آپ ضعیفی میں بلا زہر کے صفت کفار میں گھس پڑتے تھے اور کچھ باک نہیں فرماتے تھے اسپر لوگوں نے آیہ کریمہ وَاللَّهُوَالْأَكْبَرُ یَسْتَمِعُ اِلٰی الشَّعْرِ الْجَدِیِّ سے استدلال کر کے آپ کو مورد الزام بنایا کہ آپ کیوں اپنے کو ہلاکت میں ڈالتے ہیں اور مخالفت آیہ کریمہ فرماتے ہیں اُسکے جواب میں اپنے فرمایا کہ قبل ایمان لانے کے ہم موت کو فنا سمجھتی تھے اسلئے زہر ہنکر ڑپاتے تھے اور حفاظت جان میں مصروف رہتے تھے اور جب سی ایمان لائے برکت ایمان و شرف صحبت محمدی صلی اللہ علیہ و علی آلہ وسلم کے اب موت کو حیات جاودانی و موجب لقای رحمانی سمجھ کر اُسکے مشتاق رہتے ہیں لہذا مضمون آیہ کریمہ میری حق میں صادق نہیں وہ اسکو لیے ہی جو موت کو ہلاکت و فنا سمجھتا ہو۔ بعض اشعار مثنوی شریف کے متعلق اس قصہ کی یہ ہیں۔	
نیرسم این جسم فانی راز بون امر لا تلقوا بحیث او بدست سار عوا آید مرا و را در خطاب	لیک از نور محمد من کنون ہر کہ مردن پیش چشمش تہلک است وانکہ مردن پیش او شد ستیاب
اور بھی معنی صدق حضرت اہل اللہ نے کلمہ میں جسکو خیال طوالت سوقت بیان نہیں کرتا جبکہ معنی صدق کے بیان ہوئے اگر نہیں تو یقین عمل کی بجائے تو بہت غنیمت ہی اللہ تعالیٰ ہوا اور جہاں اہل سلام کو توفیق اتفاق و حصول صفت صدق کی بخشے رَبَّنَا لَقَبْکَ مَعًا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ	

باحث خاص

۸ بجے سے ۱۱ بجے شب تک

بہ نسبت پہلے دن کے آج جمع زیادہ تھا۔ پنجاب و پورب کے علما ملا کر اسوقت ایک سہ سے زیادہ رونق بخش جلس تھو پہلے یہ مسئلہ پیش کیا گیا کہ بنک میں حفاظت کی غرض سے بلا اخذ سود کے روپیہ جمع کرنا جائز ہے یا نہیں؟ بعد غور و مباحثہ کمال کے طے ہوا کہ ایسے بنک میں جو سود قطعاً نہیں دیتا حفاظت کی غرض سے روپیہ جمع کرنا بلا اخذ سود کے جائز ہو گا۔ بعض حضرات کی یہ رائے ہوئی کہ یہ صورت امانت کی ہو مگر مفتی غلام رسول صاحب تری نے فرمایا کہ اسکی صورت قرض کی ہوگی اور یہ کتب فقہ میں تبصریح موجود ہے کہ کفار کو قرض دینا حالت مصاحبت میں جائز ہے اور یہ صورت معاونت کفار کی نہیں ہو اس پر بالآخر اتفاق ہوا۔

اُسکے بعد دستورِ صل صیغہ دارالعلوم پیش ہوا اور بعد غور و فکر کئے ترمیم و اضافہ منظور ہوا جو اسی روداد کے آخرین درج کیا جائے گا۔

اُسکے بعد یہ طے ہوا کہ کل ارکان انتظامی جنھوں نے انتخاب کے بارے میں اپنی تحریری رائیں نہیں بھیجیں وہ ایک مہینے کے اندر قلمبند کر کے ناظم ندوہ کے پاس بھیج دیں جب سب رائیں جمع ہو جائیں تو ناظم صاحب کثرت آرا کے لحاظ سے یہ مشہد کریں کہ کون کون حضرات معتد یا رکن منتخب ہوئے ہیں۔

اجلاس ہائے

۱۷۔ شوال ۱۴۳۱ھ ہجری مطابق ۲۱۔ مارچ ۱۹۹۰ء عیسوی

۷ بجے سے ۱۲ بجے تک

صدر انجمن

جناب مولانا محمد لطف اللہ صاحب مفتی حیدر آباد دکن

سب سے پہلے مولوی قاری حیدر صاحب نے کلام مجید تلاوت فرمایا اسکے بعد مولوی شبلی صاحب نے انجمن صاحب سے اجازت لیکر ایک تقریر کی جسکا خلاصہ یہ ہے۔

خلاصہ تقریر مولوی شبلی صاحب نعمانی

انگریزی تعلیم کی وجہ سے مذہبی تعلیم میں جو دقت اور خرابی پیش آگئی ہو اسکی اصلاح کیلئے اب تک جو تدبیریں اختیار کی گئی ہیں وہ سود مند نہیں ہوئیں ان مشکلات پر نظر کر کے امر وہ ہے کہ ایک مسلمان رئیس نے اپنی محنت و وقت صرف کر کے اس بات کی کوشش کی کہ انگریزی مدرسوں میں مذہبی تعلیم کا وقت دیا جائے اسکے واسطے وہ دو مہینے نئی سال میں جا کر رہے اور آخر کو ایک حد تک کامیاب ہوئے گورنمنٹ نے ہفتے میں دو بار نصف نصف گھنٹہ مذہبی تعلیم کے واسطے دیا ہے اور اسکا انتظام اور نصاب درس کا رد و بدل مسلمانوں کی تجویز پر رکھا ہو۔

مولوی مشتاق حسین صاحب رئیس امر وہ نے اسکے قواعد علیحدہ چھپوا لیے ہیں جو اہمیت میرے ہاتھ میں ہیں انکی خواہش یہ ہے کہ مذوۃ العیال اسکا انتظام اپنے ہاتھ میں لے اسکو جس طریقے سے مناسب ہو جاری کرے اور نصاب درس تجویز کرے۔

لہذا میں اسکو پیش کر کے یہ تحریک کرتا ہوں کہ اس رعایت کے بابت گورنمنٹ کا اور اس کوشش کے بارے میں مولوی مشتاق حسین صاحب کا فکر گزار ہونا چاہیے۔

مولوی شبلی صاحب نعمانی کی تقریر ختم ہونے پر علما و حاضرین جلسہ نے اظہار مسرت کر کے گورنمنٹ کے اس عیلے کو شکریے کے ساتھ قبول کیا۔

اُسکے بعد مولانا ابو محمد عبدالحق صاحب مصنف تفسیر حقانی کھڑے ہوئے اور مندرجہ

ذیل تقریر کی۔

تقریر مولوی ابو محمد عبدالحق صاحب دہلوی

حضرات! کل ہمارے مولانا شبلی نے جیسو دارالعلوم کی ضرورت آپکے سامنے ثابت کی ہے اُسین کچھ شبہ نہیں۔ اب اُسکے متعلق یہ بحث پیش ہو کہ دارالعلوم قائم تو ضرور ہوگا کہ نہ ہو؟ میرے نزدیک دہلی سے بہتر اُسکے لیے کوئی مقام نہیں ہو سکتا۔ چند باتیں جو دہلی کو حاصل ہیں وہ دوسرے شہر نکو حاصل نہیں ہیں جو دینداری اب بھی دہلی میں ہو وہ کہیں نہیں نیا بھر کی وضع لبا تبیل ہو گئے۔ دہلی والوں کی اب بھی وہی پُرانی وضع ہے وہاں کی آب و ہوا میں خاص علم کا اثر ہے یہی وجہ ہے کہ اُس سرزمین سے بڑے بڑے ذمی رتبہ علما و مشائخ پیدا ہوئے۔ جو ہوا شاہ عبدالعزیز صاحب شاہ ولی اللہ صاحب اور شاہ عبدالحق صاحب محدث رحمۃ اللہ علیہم کے مرادوں سے ہو کر گذرتی ہے وہ دوسرے شہروں کو نصیب نہیں۔ بزرگان دین اولیاء اللہ کے مزارات متبرکہ کہ جہتِ دروہان ہیں کسی اور شہر میں نہیں اور سب سے بڑھکر یہ ہے کہ دہلی ہمیشہ سے اسلامی دارالسلطنت رہا ہے اسلئے اسکا حق تمام شہروں پر ہے جو وقت دارالعلوم یہ کہتا ہوا اُٹھے گا کہ میں تمہاری دارالسلطنت دہلی کا رہنے والا اور اُسکی قدیم شان و شوکت اور علم و عمل کا تازہ کرنے والا ہوں تم میری مدد کرو تو اُسکی یہ پُر درد صدا سنکر کون ایسا شخص ہو جس کو دارالعلوم کا کچھ خیال نہ پیدا ہوگا۔ بخلاف اور شہروں کے کہ اُنکا کوئی حق دوسرے شہروں پر نہیں۔ دارالعلوم کل مدارس کا بادشاہ ہوگا تو اُسکا پایہ تخت بھی دہلی کو ہونا چاہیے۔

مولانا سید محمد شاہ صاحب محدث رامپوری نے اُسکی تائید کی اور تائید کرتے وقت مندرجہ

ذیل تقریر فرمائی۔

تقریر مولانا سید محمد شاہ صاحب محدث رامپوری

یا من یسأل عن دہلی ورفعتہا

علی البلاد ما حازنۃ من شرف

ان البلاد ماعو محمدی سیدھا	وانھا دتہ والکل کالصدف
فانت بلاد الورد غلہ ومنقبہ	غیر الحجاز وغیر القدس والنجف
وما عجزون جری من تحتها محلی	انھا رخلد جرت فی اسفل الغوث

صاحبو! نکاح بھی کرتے ہیں تو حرہ سے لہذا دارالعلوم کے لیے دہلی النب ہی کیسے بڑے
 بڑے اولیاء اللہ اور مسلمانان سے اُٹھے اور یہاں مدفون ہوئے جسے تمام ہندوستان
 فیضیاب ہوا۔ جناب خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے انوار یہیں سے جلوہ افروز ہوئے
 اُنکے خلیفہ جناب خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ جناب سلطان الاولیاء خواجہ
 نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ جناب خواجہ نصیر الدین چسپراغ دہلی رحمۃ اللہ علیہ اسکے علاوہ
 ہزاروں اولیاء اللہ کے اجداد کرام اسی سرزمین میں مدفون ہیں ہر علم کا مرجع ومنبع بھی یہی
 سرزمین ہو۔ جناب شاہ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ۔ شاہ عبدالعزیز صاحب۔ شاہ ولی اللہ صاحب
 شاہ عبدالرحیم صاحب رحمۃ اللہ علیہم کے وہ انوار ہیں جنکا فیض ہر جگہ پھونچا ہے یہ اُنھیں کا
 فیض ہو کہ آج چند صورتیں اہل علم کی آپ یہاں مجتمع دیکھتے ہیں۔

صاحبو! جو صاحب نوکری پیشہ ہیں اُنکو ضرورت زمانہ کی وجہ سے انگریزی پڑھنا
 ہوتی ہے اسی سبب ہمارے عزیز واقارب بعض مدرسوں میں جا کر پڑھتے ہیں جب وہاں سے
 پڑھ کر آتے ہیں تو ڈاڑھی منڈائے پوچھیں بڑھانے کو ٹپلون پہنے محمدانہ باتیں کرتے ہوئے
 ہوتے ہیں۔ اسوجہ سے اراکین مذہب اور معتدین علماء اور علماء جلسہ نے یہ تجویز کیا کہ ایک دارالعلوم
 قائم ہو اُس میں سب طرح کے علم پڑھائی جائیں منجملہ اُسکے بعض کو بعد علم دین کے انگریزی بھی سکھائی
 جائے یا جو انگریزی پڑھے ہوئے طلباء ہوں اُنکو اپنے دارالعلوم میں عربی پڑھائیں تاکہ جو
 نقصان اُن میں ہو گیا ہے وہ بھی دفع ہو اور غیر قوموں سے مناظرہ کرنے کی لیاقت عزم پونچے
 صاحبو! یہ رلے میری نزدیک بہت صائب معلوم ہوتی ہے مگر یہ مناسب ہو کہ حدیث
 تفسیر اور فقہ کی کتابیں مثلاً راہ نجات در مختار تفسیر حسینی انگریزی میں کر دیں اور اُسکے ترجمے کو

زمرہ علماء سے تصحیح کرا کے انکو پڑھائیں تاکہ انگریزی کے ساتھ مسائل سے بھی آگاہی ہے صاحبو! تمہنے کہا ہے کہ ہم نے اپنے اختیار کی باگ علماء دین یعنی فقہاء محدثین۔ مفسرین کے ہاتھ میں دیدی ہے۔ علماء کچھ شعرا نہیں ہیں جو تمکو اچھے اچھے شعرائین وہ اطباء ہیں طبیب کا کام ہے کہ جیسا مرض دیکھے ویسا علاج کرے سو ہم اپنے بھائیوں میں جو بیماری دیکھیں گے اُسکا علاج کریں گے جیسا اپنے بھائی کا بیٹے کا اپنا کیا کرتے ہیں۔

باب مولانا محمد شاہ صاحب تقریر تمام کر چکے تو مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب پھلواروی کھڑے ہوئے اور مندرجہ ذیل تقریر کی۔

تقریر مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب قادری حشتی

صاحبو! سوقت مولانا عبدالحق صاحب نے دہلی کے جو فضائل بیان کیے ہیں ادبکا میں منکر نہیں ہوں درحقیقت دہلی فیض کا چشمہ ہے اور بزرگان و اولیاء کرام کے فیوض ظاہری و باطنی کا سب سے زیادہ میں معترف ہوں مگر بات یہ ہو کہ دارالعلوم کے لیے جن چیزوں کی ضرورت ہو وہ وہاں نہیں ہیں۔ دہلی کی حالت اب وہ ہے جو اس شے سے ظاہر ہوتی ہو ہے

لقد اقام علی الدہل ناعیہا فلیسکھا بخواب اللہ رب الیوم

دارالعلوم ایسے مقام پر قائم ہونا چاہیے جہاں کے لوگوں کو علم و فضل سے دلچسپی ہو اور وہاں کی آب و ہوا اچھی ہو حفظ صحت کا لحاظ بہت ضروری ہے اور دہلی کی آب و ہوا اچھی نہیں ہے اسلئے لکھنؤ میں دارالعلوم قائم ہونا چاہیے لکھنؤ میں قائم ہونے سے ایک فائدہ عظیم یہ ہوگا کہ اُسکے نواح میں روسا کثرت سے ہیں وہ امین بہت مدد دین گے صرف ایک رئیس نے وعدہ کیا ہے کہ وہ ایک لاکھ روپیہ کیش دین گے۔ اگر آپ دہلی سے بھی ہم کو یہ توقع دلا سکتے ہوں تو کیا مضائقہ ہے۔

اُسکے بعد پھر مولوی عبدالحق صاحب کھڑے ہوئے اور حسب مندرجہ ذیل تقریر فرمائی۔

تقریر مولوی ابو محمد عبدالحق صاحب دہلوی

جو کچھ مولانا سلیمان صاحب نے بیان کیا ہے اور سکا باعث یہ ہے کہ آپ کو اصل حال سے واقفیت نہیں سرکاری رپورٹوں سے معلوم ہوتا ہے کہ لکھنؤ کے اعتبار سے دہلی کی آب و ہوا کمین اچھی ہے جس قدر امراض عامہ و بانیہ سے موتیں لکھنؤ میں ہوتی ہیں دہلی میں نہیں اسکے علاوہ چند باتیں دہلی کو وہ حاصل ہیں جو لکھنؤ کو نہیں جنکو میں بیان بھی کر چکا ہوں۔

رہا وہ ایک لاکھ روپیہ والا معاملہ وہ بیشک میرے دل پر بھی کھگھکتا ہے مگر کیا عجب ہو کہ کسی گوشے سے کسی ہلی دلے کی آواز میرے کان تک پہنچے اور یہ بھی وجہ توجہ کی جاتی رہے اگر اس وقت اسکا طور نہ تو سنہی میں ایک لاکھ کی جگہ کئی لاکھ انشاء اللہ تعالیٰ دلواد ول کا بغیر ایک مزدہ سنا تا ہوں کہ دہلی میں نواب غازی الدین حیدر کے محلے کی عمارت تقریباً آٹھ لاکھ روپے کی ہے وہ خالی پڑی ہوئی ہے اسکے متعلق ایک حوالہ بھی تھی جس سے ایک مدرسہ قائم ہوا تھا اور اُس میں مولانا ملک العلی صاحب نانوتوی مدرس تھے اُسی کے تعلیم یافتہ مولانا محمد قاسم صاحب ہیں اور بڑے بڑے علماء جنکے علم و فضل کی ایک دنیا قائل ہو۔ یہ عمارت سرکار نظام دامت دولۃ کے اجداد کرام کی بنوائی ہوئی ہے اور کوشش سے انشاء اللہ تعالیٰ دستیاب ہو سکتی ہے اُس میں دارالعلوم قائم کیجئے ایسی عالیشان عمارت بنی بنائی آپ کو مل جائے گی جب اُس میں دارالعلوم قائم ہوگا تو امید ہو کہ حضور نظام دامت دولۃ اپنی سیر چشمی اور فیاضی سے اُسکو دوسروں کا دست نگرینگیں اور اپنے اجداد کی یادگار قائم رکھنے کیلئے بہت کچھ مدد دیں گے۔

اس تقریر کے بعد مولوی سلیمان صاحب نے کہا کہ پہلے میں کہ چکا ہوں کہ اگر دہلی کے حضرات دارالعلوم سے دلچسپی رکھتے ہوں تو کیا مضائقہ ہے اب چونکہ مولانا عبدالحق صاحب مجھ کو امید دلاتے ہیں اسلئے میں اُس خیال سے رجوع کرتا ہوں۔

حاضرین نے مولوی سلیمان صاحب کے رجوع کرنے پر بہت مسرت ظاہر کی اور بالاتفاق طے ہوا کہ دارالعلوم دہلی میں قائم کیا جائے۔

اُس کے بعد مولوی شاہ سلیمان صاحب نے مختصر تقریر میں یہ تحریک پیش کی کہ تکمیل کی غرض سے چند مستعد اور ذکی طالب العلموں کو ندوے کی طرف سے وظائف دیکر مصر بھیجا جائے، اسکی تائید مولوی شبلی صاحب نے کی اور تائید کرتے وقت پر مغز اور بسیط تقریر کی جو قلمند ہونے کی وجہ سے درج نہیں ہو سکتی۔

یہ تحریک بالاتفاق منظور ہوئی مولوی شبلی صاحب نے کہا کہ اس کے واسطے صلحہ چند ہونا چاہیے حاضرین نے تائید کی اور اسی وقت کی قدر چندے کا وعدہ کیا گیا جسکی تعداد پینتیس روپے ماہوار اور ایک سو چالیس روپیہ سالانہ اور ایک ہزار دو سو چار روپے کمشت ہو جائے۔ حاجی ریاض الدین صاحب نے یہ تجویز پیش کی کہ جس کام کے لیے چند جمع ہوتا ہو اُس کام کے پورا کرنے کے بعد اگر روپیہ بچ رہے تو ارکان ندوہ کو اختیار ہونا چاہیے کہ وہ اسکو دوسرے کام میں لگا سکیں۔ چونکہ یہ تجویز ایسے وقت میں پیش ہوئی تھی کہ ایک صیفے کے واسطے چند جمع ہو رہا تھا اور اس تجویز سے غلط فہمی پھیلنے کا اندیشہ تھا اس واسطے مولوی غلیل الرحمن صاحب سہارنپوری رکن انتظامی و ناظم مجلس مال ندوۃ العلما نے اس سے اختلاف کیا اور کہا کہ جو روپیہ جس کام کے واسطے جمع کیا جائے گا وہ بالضرور دینے والے کی نیت کے موافق صرف ہوگا ارکان ندوہ کو وہ روپیہ دوسرے مصرف میں صرف کرنے کا اختیار نہ ہونا چاہیے۔ حاضرین نے اس سے اتفاق کیا اور وہ تجویز بالاتفاق نامنظور ہوئی جن بزرگوں نے اس میں چندہ دینا منظور کیا انکے اسمائے نامی مع تعداد رقم کے آخرین مندرج ہیں۔ فہرست نمبر ۸ ملاحظہ ہو۔

اُس کے بعد ہمارے نامور شاعر مولوی ابوالقاسم فضل صاحب عرشی شاعر دربار حضور نظام دکن کھڑے ہوئے اور اپنی نظم و نثر فارسی کی سنائی جسکی فصاحت بلاغت

مضمون آفرینی اور اوتکے پڑھنے کا طرز خاص حاضرین کو عرصے تک یاد رہے گا یہ نظم و
نثر علاحدہ چھپ کر ہدیہ ناظرین ہوگی۔

پھر مولوی محمد قمر الدین صاحب مہتمم مدرسہ معینیہ اجمیہ نے حسب مندرجہ ذیل ایک
غرض تقریر فرمائی۔

تقریر مولوی محمد قمر الدین صاحب مہتمم مدرسہ معینیہ گاہ شریف حمیر

مین متوسلین و منتظمین گاہ شریف کی دینداری و ہمدردی اسلامی پر اعتماد کر کے وعدہ کرتا ہوں
کہ اجمیر شریف میں اعانت مقاصد ندوہ کے واسطے ایک مجلس معین الندوہ کے نام طے رہی
کی جائے گی اور اُس میں فراہمی ذخیرہ کے لیے ہمیشہ کوشش جاری رہے گی خصوصاً موقع عرس
شریف پر ہر سال ماہ رجب کی ۷-۸-۹ کو مجلس مذکور سالانہ تحصیل چندہ کے واسطے اہتمام
کرے گی اور جلسہ انتظامی منعقد کرے گی اور محکمہ امید ہے کہ جب یہ انتظام اجمیر میں
جاری ہو جائے گا تو ہندوستان کی جملہ درگاہوں میں اسکا جاری ہونا سہل ہوگا باللہ تعالیٰ
مولوی صاحب مدوح کا یہ عزم بلاشبہ شکر گزاری کے قابل تھا ارکان نے خاص طور
پر اپنی شکر گزاری کا اظہار کیا اور اس تجویز کی کامیابی کے لیے دعا مانگی۔ اب مولوی
صاحب کی تحریر سے معلوم ہوا ہے کہ درگاہ شریف میں معین الندوہ قائم ہو گئی ہے جو
حضرات متولیان درگاہ کے ظل حمایت میں ہو امید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ انکی توجہ سے سب
فائدہ رسان ثابت ہوگی۔

پھر مولوی عبد الجبار صاحب عمر پوری مدرس اؤل مدرسہ اسلامیہ جلیپور نے تحریک
کی کہ اشاعت الاسلام کی جو تجویز سال گذشتہ کے اجلاس میں منظور ہو چکی ہے اُسکی عملی
کارروائی بغفل اس طریقے سے شروع ہونی چاہیے کہ چند داغظ مقرر کیے جائیں جو ان
اضلاع میں دورہ کریں جہاں کے باشندے برائے نام مسلمان ہیں اور ارکان اسلام سے

محض نادانیت ہیں اس تحریک کے پیش کرتے وقت اشاعت الاسلام کے فوائد پر ایک مبسوط تقریر کی جو قلب سبب نہ ہونے کی وجہ سے اس مقام پر درج نہیں ہو سکی۔

اسکی تائید حاجی ریاض الدین احمد صاحب بریلوی اور مولوی خواجہ محمد یوسف صاحب کیل علی گڑھ اور مولوی حافظ عزیز الدین صاحب کیل دہلی نے کی اور اسکے بعد حضرت مولانا محمد لطف اللہ صاحب عم فیضیہ صدر انجمن نے اسی کے متعلق تقریر فرمائی اور تحریک کی کہ اسکے واسطے جد اگانہ چن دہونا چاہیے اس تحریک و تائید کے بعد یہ تحریک بہت جوش مسرت کے ساتھ منظور ہوئی اور کسب قدر چن دہ بھی جمع ہوا مگر افسوس ہے کہ ایسے بڑے عظیم الشان کام کیلئے جو چن دہ ہوا وہ اس قدر کم ہے جس سے اتنا بڑا کام نہیں شروع ہو سکتا۔ قدرت نمبر ۶ ملاحظہ ہو۔

اُسکے بعد مولوی حبیب الرحمن خاں صاحب رئیس بھلیکن پور نے علمائے سلف پر اپنا لکھا ہوا مضمون پیش کیا اور جناب صدر انجمن صاحب کے ارشاد سے اُسکے حجتہ حبستہ مضامین پڑھ کر سنائی یہ مضمون نہایت قابلیت اور عرق ریزی سے لکھا گیا ہے جسکے سننے سے اُنکی باریک بینی پر حاضرین کو نہایت حیرت ہوئی۔ یہ مضمون بھی علموہ چمپکر شائع ہوگا اُسکے بعد مولوی احمد بخش صاحب جالندھری و مولوی غلام نجی الدین صاحب صوفی وکیل انجمن حمایت اسلام لاہور نے مختصر مختصر تقریریں کیں جو قلب سبب نہ ہونے کی وجہ سے درج نہیں ہو سکتیں۔

پھر مولوی محمد واسل صاحب نے جناب صدر انجمن صاحب کی اجازت سے مسلمانوں کی حالت موجودہ اور تدریج ترقی پر ایک پر جوش تقریر کی جس میں یہ بات دکھائی تھی کہ اہل اسلام کو ترقی کی آرزو ہے تو وہ اپنی متفرق قوتوں کو مجتمع کریں اور طوائف الملوک کی حالت کو چھوڑ دیں۔ اگر وہ ایسا نہ کریں گے تو صرف ظاہر داری سے ترقی بھی ناممکن ہو۔ یہ مضمون بھی پہلو لکھا ہوا نہیں ملا۔ مولوی صاحب ممدوح

نہایت ہمدرد اور مسلمانوں کے بڑے ہی خواہ ہیں۔

اُسکے بعد مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب چشتی قادری نے سپانٹے پیش کیے جو مختلف مقامات سے آئے تھے وہ سب ضمیمہ میں درج کیے جائیں گے۔

سپانٹا مون کے بعد مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب نے وکلا کی فہرست پیش کی جو انجمنہائے اسلامیہ اور مدارس اسلامیہ کی طرف سے شریک جلسہ تھے۔ یہ فہرست آئندہ کسی مقام پر درج ہوگی۔

اُسکے بعد ندوے کی طرف سے روسائے میرٹھ کا شکریہ ادا کیا جنھوں نے ندوے کو دعوت دی اور نہایت کوشش اور جانفشانی سے میزبانی کے حقوق ادا کیے سب سے پہلے شیخ عبد الرحیم صاحب ڈپٹی کلکٹر پنشن یافتہ رئیس میرٹھ اور مولوی نجم الدین صاحب ڈپٹی انسپکٹر پنشن رئیس میرٹھ کا شکریہ ادا کیا جو اس سال ندوے کے میرٹھ میں منعقد ہونے کے صلہ باعث اور داعی تھے۔ پھر حافظ فصیح الدین صاحب سکریٹری و شیخ محبوب بخش صاحب و شیخ کریم الدین صاحب شیخ عبدالستار صاحب و حاجی محبوب الہی صاحب وغیرہ سوداگر صاحبان صدر کا شکریہ ادا کیا جو اپنی اپنی محنتوں اور جانفشانوں کے لحاظ سے بلاشبہ قابل شکریہ ہیں۔

اگرچہ یہ حضرات شکرِ یے کے محتاج نہیں مین جو کام انھوں نے کیا ہے وہ خدا کا کام سمجھا کر کیا ہے اور اُسکا اجر اُنکو بقدر خلوص نیت کے خداوند عالم عنایت فرمائے گا مگر تقضائے انسانیت یہ ہو کہ جس کام میں انھوں نے ہمارے قابلِ قدر اعانت کی ہے یا ہمارے آرام و آسائش کے لیے تکلیف گوارا کی ہے اُس سے ہم خوش ہوں اور اُونکے لیے دعاے خیر کریں۔

حافظ حاجی عبدالحق صاحب سوداگر کا پورے بھی اپنی محنت اور جانفشانی سے ہکو شکر گزار کیا ہے اسلئے ہم اُنکے اور نیز تمام اُن حضرات کے جنھوں نے مذوقہ العلماء کی خدمت

کی ہیں اور ہکو اُنکی خدمتوں پر اطلاع نہیں ہے۔ دل سے شکر گزار ہیں۔

ہیام پر یہ امر بھی قابل ذکر کرنے کے ہو کہ حافظ انور علی صاحب ایڈیشنل جج کرنال نے (جو ذی علم متدین اور بہت وضعہ اشخاص ہیں) اوقات نماز کے دریافت کرنے کا ایک سہل اور آسان طریقہ کا آلاہجہ کیا جو ہر فصل اور ہر ملک میں بلا تفریکام دیکھتا ہو اُس آلے کو اُنہوں نے ندوۃ العلما میں پیش کیا تھا اور یہ قصد کیا گیا تھا کہ تیسرے دن کے اجلاس میں ۱۲ بجے اُسکا امتحان کیا جائے گا مگر افسوس ہے کہ جلسے کے مقام میں اوسکا امتحان نہیں ہو سکتا تھا اسلئے یہ سائے قرار پائی کہ اجلاس کے ختم ہونے کے بعد چہت علما جنکو ریاضی سے خاص قسم کی دلچسپی ہو اسکا معائنہ فرمائیں چنانچہ اسکے موافق وہ آلہ بعد ختم ہونے جلسے کے جناب مولانا محمد لطف اللہ صاحب مفتی عدالت عالیہ حیدر آباد دکن صدر انجمن اجلاس چارم ندوۃ العلما کی خدمت میں پیش کیا گیا اُسوقت اور بھی علمائے کرام موجود تھے بعد معائنے کے سب نے پسند کیا اور حافظ صاحب ممدوح کی کوشش اور محنت کی تحسین کی حافظ صاحب نے اسکی شناخت کے قواعد علیحدہ چھپوائے ہیں جو یادگار جلسہ ندوۃ العلما کے نام سے شائع ہوئے ہیں۔ اُس میں نہایت تفصیل کے ساتھ اوقات بقاعدہ ریاضی بحث کی ہو۔

جامع

شب کو حسب معمول مولوی قاضی ابوبکر علی احمد محمود اللہ شاہ صاحب اور مولوی شاہ نظام الدین صاحب صابری شپٹی جمہوری اور مولوی مرتضیٰ حسین صاحب چاندپوری اور مولوی شاہ محمد سلیم صاحب ردو لوی نے اپنے پُر تاثیر وعظ و بیان سے حاضرین کو مغلوط و مستفید فرمایا۔



سیر

شیخ المشائخ حضرت مولانا حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکہ شریف برکاتہم

صدر انجمن

جناب لانا محمد لطف اللہ صاحب مفتی عدالت عالیہ حیدرآباد اجمت فیوضہم

فہرست ارکان اعزازی ندوۃ العلما

نمبر شمار	نام نامی
۱	شمس العلما مولانا حافظ محمد نعیم صاحب نبیرہ حضرت مولانا بحر العلوم فرنگی محلی
۲	مولانا شاہ عبدالوہاب صاحب فرنگی محلی
۳	مولانا سید محمد شاہ صاحب محدث رامپوری
۴	مولانا محمد انوار اللہ صاحب استاذ حضور نظام دکن
۵	مولانا احمد حسن صاحب سابق مدرس مدرسہ فیض عام کانپور
۶	مولانا عبدالخالق صاحب دیوبندی
۷	مولوی اعظم حسین صاحب صدیقی خیر آبادی
۸	مولوی محمد عظیم صاحب مدرس مدرسہ سعیدیہ عظیم آباد پٹنہ
۹	مولانا محمد فاروق صاحب عباسی رئیس چریاکوٹ
۱۰	مولانا شاہ محمد عادل صاحب جانشین مولانا سلامت اللہ صاحب کانپوری

فہرست ارکان ندوۃ العلماء قسم اولیٰ و ثانی جلسہ

نمبر شمار	نام نامی	پتہ	تعداد جیسے
۱۱	مولوی حکیم ابوسعید صاحب	جائس	۱
۱۲	مولوی اکرام الدین صاحب	پشاور	۱
۱۳	مولوی امان الرحمن صاحب	دہلی	۱
۱۴	مولوی حکیم شید اشفاق حسین صاحب صدر انجمن اسلامیہ	بریلی	۱
۱۵	مولوی امانت اللہ صاحب معلم و نیاں	امروہہ	۱
۱۶	مولوی امانت اللہ صاحب نطف حضرت مولانا محمد لطف اللہ صاحب مفتی	حیدر آباد	۱
۱۷	مولوی حکیم احسان علی صاحب	مراد آباد	۱
۱۸	مولوی احمد حسن صاحب شوکت	میرٹھ	۱
۱۹	مولوی سید احمد علی صاحب	کانپور	۱
۲۰	مولوی ابو محمد ابراہیم صاحب بانی مدرسہ احمدیہ	آرہ	۱
۲۱	مولانا شاہ امانت اللہ صاحب فصیحی	غازی پور	
۲۲	مولوی امیر الدین صاحب	جونانگڑھ	
۲۳	مولوی انوار حسین صاحب اسرائیلی	سنبھل	
۳۴	مولوی حکیم ابوجیب صاحب	بہار	
۲۵	مولوی اکرام الدین صاحب بخاری	بہمنی	
۲۶	مولوی ابو البرکات صاحب	غازی پور	
۲۷	مولوی ابوالخیر شیخ احمد صاحب مکی		
۲۸	مولوی صاحبزادہ الطاف علی خان صاحب	راہپور	
۲۹	مولوی ابوالخیر صاحب فصیحی	غازی پور	

نمبر شمار	نام نامی	پتہ	تقدیر و حوالہ
۳۰	مولوی شاہ سید ابوالقاسم صاحب	ہنسوہ	
۳۱	مولوی الہ بخش خان صاحب	چوٹھی	
۳۲	مولوی احتشام الدین صاحب	حصار	
۳۳	مولوی الہی بخش صاحب سابق مدرس دوم مدرسہ فیض عالم		
۳۴	مولوی افہام اللہ صاحب فرنگی محل مدرس ہائی اسکول	گلبرگہ	
۳۵	مولوی امام الدین صاحب	جالندھر	
۳۶	مولوی امانت اللہ صاحب	نکودر	
۳۷	مولوی احمد علی صاحب مدرس عربی مدرسہ انجمن اسلامیہ	امر تسر	
۳۸	مولوی احمد بخش صاحب مدرس مدرسہ اسلامیہ امام جامع مسجد	"	
ب			
۳۹	مولوی بدرالاسلام صاحب برادرزادہ مولانا رحمت اللہ صاحب مرحوم مخفور	مکتہ معظمہ	۱ ص
۴۰	حافظ بہادر علی شاہ صاحب چشتی نظامی فخری سلیمانی		۱ ص
۴۱	مولوی بشیر الدین صاحب	بڑودہ	۱ ص
۴۲	مولوی بقا حسین خان صاحب فلکی مہتمم مدرسہ اسلامیہ	فیروز آباد	۱ ص
۴۳	مولوی بشیر احمد صاحب مدرس مدرسہ فیض عالم	سہارنپور	
۴۴	مولوی قاضی بشیر الدین صاحب مدرس	متھرا	
۴۵	مولوی بشارت کریم صاحب محدث	بہار	
۴۶	مولوی بشارت کریم صاحب	"	
۴۷	مولوی بدر الدین صاحب رفیقی نور پوری	کشمیر	

نمبر شمار	نام نامی	پتہ	تعداد
ت			
۴۸	مولوی تراب علی صاحب پروفیسر لشکر کلج	گوالیار	۱
۴۹	مولوی سید شاہ محمد حسین صاحب	بہار	۱
ج			
۵۰	مولوی جسیم الدین صاحب وکیل انجمن حمایت اسلام	موناگیر	۱
۵۱	مولوی جعفر علی خان صاحب مدرس مفتی مدرسہ عالیہ	رامپور	۱
۵۲	مولوی جمیل الرحمن صاحب پروفیسر کلج	دہلی	۱
ح			
۵۳	مولوی حبیب الرحمن صاحب شروانی رئیس	حبیب گنج	۱
۵۴	مولوی حفیظ اللہ صاحب مدرس اعلیٰ مدرسہ عالیہ	رامپور	۱
۵۵	مولوی حمید اللہ صاحب	میرٹھ	۱
۵۶	مولوی حبیب احمد صاحب مدرس مدرسہ مسجد فتحپوری	دہلی	۱
۵۷	مولوی حضرت نور صاحب مدرس اول مدرسہ صولتیہ	کٹہ معظمہ	۱
۵۸	مولوی حبیب الرحمن صاحب خلیف الرشید مولانا احمد علی صاحب محمدت سہارنپوری مرحوم	حیدر آباد دکن	۱
۵۹	مولوی حافظ حاجی حافظ الدین صاحب	دو جانہ	۱
۶۰	مولوی حمایت اللہ صاحب	شیرپور	۱
۶۱	مولوی حافظ حکیم حسین صاحب داماد مولانا محمد رفیع صاحب	چڑیا کوٹ	۱
۶۲	مولوی حفیظ اللہ صاحب اعظم کڈھی	پٹنہ	۱

نمبر	نام نامی	پتہ	تعداد
خ			
۶۳	مولوی خلیل الرحمن صاحب فرزند مولانا احمد علی صاحب	سہارنپور	۱
۶۴	مولوی خیر الدین صاحب مدرس	ردولی	۱
ر			
۶۵	مولوی مفتی جیم بخش صاحب مدرس عربی	الموڑہ	۱
۶۶	مولوی ریحان رضا صاحب	بدایون	۱
۶۷	مولوی حکیم رونق علی صاحب	ردولی	۱
۶۸	مولوی حکیم رضی الدین خان صاحب	دہلی	۱
۶۹	مولوی راجب اللہ صاحب مدرس	پانی پت	۱
۷۰	مولوی حکیم رشید الدینی صاحب	بہار	۱
۷۱	مولوی سید رحمہ الہی صاحب	مظفر پور	۱
س			
۷۲	مولوی حکیم سید علی صاحب مددگار عدالت دیوانی	بلدہ حیدر آباد دکن	۱
۷۳	مولوی حکیم مفتی محمد سلیم اللہ صاحب بکری انجمن فادم علوم اسلامیہ	لاہور	۱
۷۴	مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب پستی قادری	پھلواری	۱
۷۵	مولوی سعد اللہ صاحب مدرس مدرسہ اسلامیہ	پہڑوچ	۱
۷۶	حافظ شاہ سراج الباقین صاحب سجادہ نشین خانقاہ	بانسہ	۱
۷۷	مولوی سعید الدین صاحب نائب مہتمم مدرس	بھوپال	۱
ش			
۷۸	شمس العلماء مولوی شبلی صاحب نعمانی	اعظم گڑھ	۱

نمبر شمار	نام نامی	پتہ	تعداد چپ
۷۹	مولوی شیخ محمد صاحب بن غلام رسول صاحب	سورت	
۸۰	مولوی شرافت اللہ صاحب	رامپور	
۸۱	مولوی شجاعت علی صاحب خلیفہ مولانا ہدایت علی صاحب	بریلی	
۸۲	مولوی حکیم شرف الحق صاحب	بہار	
۸۳	مولوی حافظ شرف الدین صاحب	میرٹھ	
ص			
۸۴	مولوی ابوالقاسم صدر الدین صاحب خلیفہ مولانا معین الدین صاحب مرحوم	کرا	
۸۵	مولوی صفدر علی صاحب عرف ملا پشاور	پہلی بھیت	
ظ			
۸۶	مولوی حافظ شاہ سید ظہورالحسین صاحب سجادہ نشین خانقاہ قادریہ فاضلیہ	بٹالہ	۱۰
۸۷	مولوی حکیم سید ظہور الاسلام صاحب	فنجپور	۱۰
۸۸	مولوی حکیم ظہیر احسن صاحب شوق نیوی	پٹنہ	
۸۹	مولوی قاضی ظفر الدین احمد صاحب پروفیسر اور پرنسپل کالج	لاہور	
ع			
۹۰	مولوی حکیم عبدالرزاق خان صاحب	جونا گڑھ	۱۰
۹۱	مولوی عبدالرحمن صاحب خلیفہ	بمبئی	۱۰
۹۲	مولوی عبدالحی صاحب مہتمم مدرسہ صدیقیہ	بھوپال	۲۰
۹۳	مولوی غایت اللہ صاحب مدرس عربی مدرسہ	مٹاری	۱۰

نمبر شمار	نام نامی	پتہ	تعداد خطبہ
۹۴	مولوی حکیم عبدالمجید صاحب رئیس	پٹنہ	۱
۹۵	مولوی محمد عبدالباقی صاحب	حیدر آباد سندھ	۱
۹۶	مولوی حکیم عبد اللہ صاحب رئیس	پشاور	۱
۹۷	سید عبد الرحمن بن جعفر بن محسن مولا خیلہ العلوی الحضرمی		۱
۹۸	مولوی محمد عبد اللہ صاحب انصاری ناظم دینیات کالج	علیگندہ	۱
۹۹	مولوی حکیم عبد الباری صاحب رئیس	پٹنہ	۱
۱۰۰	خان بہادر مولوی عبد الرحمن صاحب رئیس	حسن ابدال	۱
۱۰۱	مولوی عبد الغفور صاحب مدرس مدرسہ معینہ	اجمیر	۱
۱۰۲	مولوی عبد الجبار صاحب عمر پوری مدرس عربی مدرسہ اسلامیہ	جبلپور	۱
۱۰۳	مولوی عبد اللہ شاہ صاحب ختم مدرسہ اسلامیہ	کرناٹ	۱
۱۰۴	مولوی عبد اللہ صاحب مدرس ہندو کالج	پٹنہ	۱
۱۰۵	مولوی عبد الوہاب خان صاحب	رامپور	۱
۱۰۶	مولوی عبد الاحد صاحب مالک مطبع محبتی	دہلی	۱
۱۰۷	مولوی عبد الجلیل صاحب مدرس اول مدرسہ فتحپوری	دہلی	۱
۱۰۸	میان عبد اللہ شاہ صاحب سجادہ نشین خانقاہ شاہ قمر الدین علیہ الرحمہ		۱
۱۰۹	مولوی عتیق اللہ صاحب	مٹانسر	۱
۱۱۰	مولوی سید غایت اللہ صاحب مدرس اول مدرسہ	چورو	۱
۱۱۱	مولوی حکیم غلام الدین صاحب مہاجر	مکہ معظمہ	۱
۱۱۲	مولوی سید محمد العزیز صاحب	سینٹھ	۱
۱۱۳	مولوی حافظ عبد اللطیف صاحب مہتمم وظائف	بھوپال	۱

نمبر شمار	نام نامی	پتہ	تعداد چنڈ
۱۱۳۴	مولوی سید عبدالحق صاحب مددگار ناظم ندوۃ العلماء	کامپور	۱۷
۱۱۵	مولوی ابو محمد عبدالحق صاحب مصنف تفسیر حقانی	دہلی	
۱۱۶	مولوی حافظ حکیم ابوبکر علی احمد محمود اللہ شاہ صاحب مذاقی	براہون	
۱۱۷	مولوی حکیم عبد القادر خا نصاحب	شاہجہانپور	
۱۱۸	مولوی عبد الغفار خا نصاحب	رامپور	
۱۱۹	مولوی عبد السلام صاحب رنیتی نور پوری امام مسجد	کوہ ڈلہوزی	
۱۲۰	مولوی ابوالحسنات عبد الغفور صاحب وکیل مدرسہ اصلاح المسلمین	پٹنہ	
۱۲۱	مولوی ابوالخیر عبد الوہاب صاحب مدرس مدرسہ نظامیہ	حیدر آباد دکن	
۱۲۲	مولوی مفتی عبد اللہ صاحب ٹوکی پروفیسر اور نیشنل کالج	لاہور	
۱۲۳	مولوی حکیم علی حیدر خا نصاحب	پٹنہ	
۱۲۴	مولوی عبد الوہاب صاحب سابق مدرس مدرسہ حقیہ	آرہ	
۱۲۵	مولوی محمد عمر صاحب خلف الرشید و جانشین مولانا شیخ محمد صاحب علیہ الرحمہ	تھانہ بھون	
۱۲۶	مولوی عبد الحق صاحب مہتمم مدرسہ اسلامیہ	پیلی بھیت	
۱۲۷	مولوی عبد العلی صاحب آسی مدرسی	لکھنؤ	
۱۲۸	مولوی سید عبد الحکیم صاحب	سینٹھ	
۱۲۹	مولوی عبد الغریز صاحب	گلاوٹی	
۱۳۰	مولوی عبد الرشید صاحب	۔	

نمبر شمار	نام نامی	پتہ	تھا و چہ
۱۳۱	مولوی ابوالاوار عبد الغفار صاحب مدرس مدرسہ انوار العلوم	نوا نگر	
۱۳۲	مولوی قاری عبد السلام صاحب خلف مولانا	پانی پت	
۱۳۳	عبد الرحمن صاحب محدث		
۱۳۴	مولوی ابوالمجد عبد الصمد صاحب	دانا پور	
۱۳۵	مولوی عبد الماجد صاحب	بھاگلپور	
۱۳۶	مولوی عبد الحکیم صاحب کراچی مدرس	ہنسوہ	
۱۳۷	مولوی عبد اللہ صاحب مدرس اول مدرسہ احمدیہ	آرہ	
۱۳۸	مولوی شاہ عین الحق صاحب سجادہ نشین سابق	پھلواری	
۱۳۹	مولوی عبد الغفار صاحب	آسیون	
۱۴۰	مولوی عبد الحکیم صاحب مہتمم مدرسہ خفیہ	آرہ	
۱۴۱	مولوی حکیم عظمت حسین صاحب	بہار	
۱۴۲	مولوی مفتی عبد السلام صاحب	سنبل	
۱۴۳	مولوی عبد الحق صاحب	پشاور	
۱۴۴	شمس العلما مولوی عبد الرؤف صاحب	عظیم آباد	
۱۴۵	مولوی حافظ عبد المجید صاحب فرنگی علی پروفیسر عربی کیننگلج	لکھنؤ	
۱۴۶	مولوی عبد الرحمن صاحب استاد نواب نصر اللہ خان		
	بہادر صاحبزادہ ولیۃ العہد ریاست	بھوپال	
۱۴۷	صاحبزادہ مولوی عبد الخالق صاحب سجادہ نشین		
	خاندان نقشبندیہ	جہان خیلان	
۱۴۸	مولوی عبد اللطیف صاحب	سنبل	

نمبر شمار	نام نامی	پتہ	تعداد و قیمت
غ			
۱۴۹	مولوی غلام محمد صاحب مدرس	نکو در	۱۴۹
۱۵۰	مولوی غلام محمد صاحب	لہریانہ	۱۵۰
۱۵۱	مولوی غلام محی الدین صاحب صوفی وکیل حمایت اسلام	لاہور	۱۵۱
۱۵۲	مولوی غلام محی الدین صاحب بیڈ ماسٹر نور محل	جالندھر	۱۵۲
۱۵۳	مولوی حکیم غلام رضا خان صاحب	دہلی	۱۵۳
۱۵۴	زبدۃ الحکماء مولوی حکیم غلام مصطفیٰ صاحب ایم او ایل پروفیسر	لاہور	۱۵۴
	مڈیکل کالج و لکچرار طب یونانی		
۱۵۵	مولوی مفتی غلام رسول صاحب عزت رسل بابا صاحب	امر تسر	۱۵۵
۱۵۶	مولوی غلام محمد صاحب فاضل	ہوشیار پور	۱۵۶
۱۵۷	مولوی غلام احمد صاحب مدرس اول مدرسہ نعمانیہ	لاہور	۱۵۷
ف			
۱۵۸	مولوی حکیم فضل محمد صاحب	جالندھر	۱۵۸
۱۵۹	مولوی فضل حق صاحب مدرس	کرناٹ	۱۵۹
۱۶۰	مولوی ابو القاسم فضل رب صاحب عشی	تاچپور	۱۶۰
۱۶۱	مولوی نسیم محمد صاحب تائب متمم مدرسہ رفاه المسلمین	لکھنؤ	۱۶۱
۱۶۲	شاہ فیض اللہ صاحب خلیفہ حضرت شاہ الہ بخش صاحب	نوسہ	۱۶۲
۱۶۳	مولوی فضل الرحمن صاحب	نانوتہ	۱۶۳
۱۶۴	مولوی فخر الدین صاحب ہماجر	مدینہ منورہ	۱۶۴
۱۶۵	مولوی حافظ فضل حق صاحب مدرس سوم مدرسہ عالیہ	رامپور	۱۶۵

نمبر شمار	نام نامی	پتہ	تعداد خطبہ
۱۶۶	ق		
۱۶۷	مولوی قادر بخش صاحب شہسرای واعظ ریاست	گمگڑہ	۱۶
۱۶۸	مولوی محمد قمر الدین صاحب جہتم مدرسہ معینہ	اجمیر	۱۶
۱۶۹	مولوی محمد قطب الدین صاحب	دہلی	۱۶
۱۷۰	مولوی قطب الدین صاحب واعظ ریاست	دہلی پور	
	ک		
۱۷۱	مولوی کفیل الدین اسماعیل صاحب چشتی	بدایون	۱۶
۱۷۲	شاہ کرم احمد صاحب چشتی حسامی مرشد زادہ	مانکیور	
	گ		
۱۷۳	مولوی گل محمد صاحب مدرس ریاضی	امر تھر	۱۶
	ل		
۱۷۴	مولانا محمد لطف اللہ صاحب مفتی عدالت عالیہ	حیدر آباد دکن	۱۶
۱۷۵	مولوی حکیم لطف الرحمن صاحب	بانکی پور	۱۶
۱۷۶	مولوی حکیم لطیف حسین صاحب	پٹنہ	۱۶
	م		
۱۷۷	مولوی سید محمد علی صاحب رضوی ناظم ضلع جنوب بہت	بھوپال	لکھ
۱۷۸	مولانا محسن بن عمر العطاس العلوی الحضری		لکھ
۱۷۹	مولوی سید شتاق علی صاحب مدرس	فیض آباد	۱۶
۱۸۰	مولوی محمد سیح الزمان خان صاحب رئیس	شاہجہانپور	۱۶
۱۸۱	مولوی معین اظہر صاحب رئیس	مین	۱۶

نمبر شمار	نام نامی	پتہ	تقدیر و جزا
۱۸۲	مولوی محمد اسماعیل صاحب مدرس	سرس	۱۸۱
۱۸۳	مولوی محمد احسان صاحب مدرس	پیلی بھیت	۱۸۱
۱۸۴	مولوی سید محمد اشرف صاحب رئیس	کانپور	۱۸۱
۱۸۵	مولوی محمد صدیق صاحب سندھی مہاجر	مکہ معظمہ	۱۸۱
۱۸۶	مولوی میان محمد صاحب کرائوی مدرس ہندو کالج	پٹیا لہ	۱۸۱
۱۸۷	مولوی محمد رسول شاہ صاحب امام مسجد	سر دھنہ	۱۸۱
۱۸۸	مولوی مفتی حکیم محمد اسحق صاحب پروفیسر ہندو کالج	پٹیا لہ	۱۸۱
۱۸۹	مولوی سید محمود علی شاہ صاحب پروفیسر عربی رندھیلہ کالج	کپور تھلہ	۱۸۱
۱۹۰	مولوی شاہ سید محمد علی صاحب ناظم ندوۃ العلماء	کانپور	۱۸۱
۱۹۱	مولوی محمد امین صاحب مدرس مدرسہ فیض عام	سہارنپور	۱۸۱
۱۹۲	مولوی مشتاق احمد صاحب انیسوی مدرس عربی	لدھیانہ	۱۸۱
۱۹۳	مولوی محمد جعفر صاحب	انبالہ	۱۸۱
۱۹۴	مولوی محمد اعظم صاحب چریا کوٹی منتظم دفتر ریلوے	حیدر آباد	۱۸۱
۱۹۵	مولوی محمد حسین صاحب قاضی ریاست	جونانگڑھ	۱۸۱
۱۹۶	مولوی حکیم محمد اشرف صاحب واعظ انجمن اسلامیہ	گورکھپور	۱۸۱
۱۹۷	مولوی ممتاز احمد صاحب صدیقی تھانوی میرنشی دربار	جونانگڑھ	۱۸۱
۱۹۸	مولوی محمد فاضل صاحب	راولپنڈی	۱۸۱
۱۹۹	مولوی محمد ادیس صاحب مصنف تذکرہ علمائے ہند	نگرام	۱۸۱
۲۰۰	مولوی محمد عمر صاحب مدرس مدرسہ اسلامیہ	موناگیر	۱۸۱

نمبر شمار	نام نامی	پتہ	تعداد و چند
۲۰۱	مولوی محمد ابراہیم صاحب مینو پل کشنر و مہتمم مدرسہ	کرناٹ	
۲۰۲	مولوی شاہ محمد سلیم صاحب الصاری	ردولی	
۲۰۳	مولوی منور علی شاہ صاحب مہتمم مدرسہ امدادیہ	نثار سو پور	
۲۰۴	مولوی مرتضیٰ حسن صاحب	چاند پور	
۲۰۵	مولوی مجتبیٰ حسن صاحب	"	
۲۰۶	مولوی حافظ محمود احمد صاحب	جلیسر	
۲۰۷	مولوی حکیم سید محمد حنیف صاحب	دسنہ	
۲۰۸	مولوی حکیم محمد اسحق صاحب	سنبھل	
ن			
۲۰۹	مولوی نذیر احمد صاحب	بھوپال	معلم
۲۱۰	مولوی حافظ نور محمد صاحب مدرس اول مدرسہ اسلامیہ	فتحپور	عام
۲۱۱	مولوی نور بخش صاحب ایم لے مدرس عربی	امر تسر	عام
۲۱۲	مولوی نور محمد صاحب مدرس مدرسہ فیض عام	کانپور	
۲۱۳	مولوی شاہ نظام الدین صاحب صابری چشتی	جھجھر	
۲۱۴	مولوی نظیر حسن صاحب	جلیپور	
۲۱۵	مولوی حافظ حکیم نعمت اللہ صاحب	شاہ پور	
۲۱۶	مولوی ناظر حسن صاحب دیوبندی	دہلی	
۲۱۷	مولوی ناظر حسن صاحب رئیس و وکیل	سہارنپور	عام

فہرست ارکان قسم دوم

نمبر شمار	نام نامی	پتہ	تعداد رقم
۲۲۳	خان بہادر منشی اطہر علی صاحب وکیل وریس	کاکوری	۵۰
۲۲۴	مولوی الطاف الرحمن صاحب نعمانی رئیس	رودولی	۵۰
۲۲۵	اسمعیل مرکا عارف مارکین دباشی صاحب	اکیاب	۵۰
۲۲۶	مولوی احسان الہی صاحب ڈپٹی کلکٹر و مہتمم بندوبست	ریاست لور	۱۰۰
۲۲۷	سید ابراہیم حسین صاحب خلع میر واجد حسین صاحب رئیس	پٹنہ	۵۰
۲۲۸	مولوی آئی بخش صاحب وکیل چیف کورٹ	پنجاب	۵۰
۲۲۹	احمدی بیگم ایمنیہ مولوی ابوالقاسم فضل ربی صاحب عشی ثناء	دکن حیدرآباد	۵۰
۲۳۰	در خاص حضور نظام خلد سند ملکہ	بریلی	۱۰۰
۲۳۱	قاضی اشفاق احمد صاحب رئیس شہر کمند	رامپور	۱۰۰
۲۳۱	منشی احمد علی صاحب بخود	دہلی	۱۰۰
۲۳۲	بابو اعجاز الدین صاحب	بریلی اوٹ	۱۰۰
۲۳۲	اسد علی صاحب ولد محمد شفیع صاحب چودھری		۱۰۰
۲۳۳	اصغر خان صاحب نمبر وار		۱۰۰
۲۳۴	مبین آدم جی نور محمد صاحب تاجردوا	الہی	۱۰۰
۲۳۵	خان بہادر شیخ انعام اللہ صاحب ڈپٹی کمشنر	منظر گڑھ	۱۰۰
۲۳۶	حافظ اوصاف علی صاحب اسسٹنٹ کلکٹر	کرنال	۱۰۰
۲۳۷	حافظ انور علی صاحب اکثر اسسٹنٹ کمشنر	"	۱۰۰
۲۳۸	شیخ امیر علی صاحب اکثر اسسٹنٹ کمشنر	ہوشیار پور	۱۰۰

نمبر شمار	نام نامی	پتہ	تعداد رقم
۲۴۰	خان بہادر مولوی سید امیر الدین احمد صاحب رئیس	بہار	ع
۲۴۱	مولوی سید امتیاز علی صاحب پشتر منصف و رئیس	امروہہ	ع
۲۴۲	مولوی حاجی اقتدار الدین صاحب اسٹنٹ سرجن	بدایون	ع
۲۴۳	نواب محمد اسد علی خان صاحب رئیس	کرناٹ	ع
۲۴۴	نواب سید احمد شفیع صاحب رئیس	دہلی	ع
۲۴۵	منشی امیر علی خاں صاحب سپرنٹنڈنٹ دفتر ایجنسی	گلگٹ	ع
۲۴۶	قاضی امراؤ میان صاحب ولد قاضی بڑا میان صاحب رئیس	امر پٹ	ع
۲۴۷	خواجہ اقبال رسول صاحب رئیس	ردولی	ع
۲۴۸	مولوی اصغر علی صاحب ہیڈ ماسٹر ہائی اسکول	ردولی	ع
۲۴۹	اصغر علی خاں صاحب خلع ڈپٹی رجب علی خاں صاحب مرحوم		ع
۲۵۰	منشی سید احمد حسن صاحب تنقیح ساز دفتر انسپکٹر جنرل حبشہ	حیدر آباد	ع
۲۵۱	میر احسن علی صاحب رئیس و وکیل	فتچپور	ع
۲۵۲	شیخ احسن الزمان صاحب مختار عدالت	فتچپور	ع
۲۵۳	میان امام الدین خاں صاحب رئیس	خانپور	ع
۲۵۴	خان امیر خاں صاحب رئیس	لسی نو	ع
۲۵۵	مرزا امیر اللہ خاں صاحب شلوان ڈویژنل کورٹ	ہوشیار پور	ع
۲۵۶	منشی امام الدین صاحب ایجنٹ مولوی اکی بخش صاحب وکیل		ع
۲۵۷	چودھری احمد بخش صاحب ایجنٹ بالوہیر رام وکیل		ع
۲۵۸	میان احمد خاں صاحب رئیس و نمبر دار	قصبہ میانی	ع
۲۵۹	میان اولیس خاں صاحب رئیس و آنریری مجسٹریٹ	"	ع

نمبر شمار	نام نامی	پتہ	تقداد رقم
۲۶۰	مولوی انشاء اللہ خاں صاحب زمیندار انعام آباد و ایڈیٹر وکیل	امر تسر	۱۰
۲۶۱	اکبر خاں صاحب رئیس و سفید پوش	قصبت پور	۱۰
۲۶۲	سید امیر علی شاہ صاحب محرر جوڈیشل	قصبت نکو در	۱۰
۲۶۳	منشی الداد خاں صاحب ڈپٹی انسپکٹر پولیس	جالندھر	۱۰
۲۶۴	منشی احمد بخش صاحب مالک اخبار قیصری	"	۱۰
۲۶۵	منشی سید احمد شاہ صاحب مترجم کشتری	"	۱۰
۲۶۶	بشیخ احمد بخش صاحب وکیل	"	۱۰
۲۶۷	حکیم سید امیر شاہ صاحب رئیس	"	۱۰
۲۶۸	شیخ انصار حسین صاحب کیل متولی خانقاہ شاہ نصیر الدین صاحب	بدایون	۱۰
۲۶۹	چودھری احمد حسن صاحب رئیس	نوادہ	۱۰
۲۷۰	محمد اختر یار خاں صاحب رئیس	پیلی بھیت	۱۰
۲۷۱	شیخ محمد اصغر حسین صاحب رئیس	"	۱۰
۲۷۲	اصغر علی خاں صاحب بی اے وکیل و رئیس	بریلی	۱۰
۲۷۳	میر آصف حسین صاحب رئیس	پٹنہ	۱۰
۲۷۴	سید ابوالعاص صاحب خلف مولوی سید مظفر علی صاحب رئیس	"	۱۰
۲۷۵	منشی احمد بخش صاحب سب اور سیر کیٹی	شعلہ	۱۰
۲۷۶	بابو اکمل حسین صاحب خزانچی دفتر اکڑ کمبٹو انجنیر	"	۱۰
۲۷۷	منشی امین احمد صاحب محرر بند و لبست	میرٹھ	۱۰
۲۷۸	احمد علی خاں صاحب ڈپٹی انسپکٹر پنشنر	"	۱۰
۲۷۹	منشی احمد حسن صاحب مینو سبل کشتری	کرناٹ	۱۰

نمبر شمار	نام نای	پتہ	تقدیر رقم
۲۸۰	مولوی انوار الحق صاحب	حیدر آباد دکن	عام
۲۸۱	میر افضل شیر صاحب رئیس	بہار	عام
۲۸۲	میر انور علی صاحب رئیس	بہار	عام
۲۸۳	مولوی امیر الحق صاحب	"	عام
۲۸۴	منشی ابو الحسن صاحب	"	عام
۲۸۵	شیخ احمد علی صاحب رئیس	"	عام
۲۸۶	حاجی الہی بخش صاحب عرف مولی صاحب زمیندار	کرناٹک	عام
۲۸۷	سید امتیاز علی صاحب وکیل و رئیس	امروہہ	عام
۲۸۸	چودھری احسان علی صاحب سو داگر	دہلی	عام
۲۸۹	شیخ الہ بخش و نور بخش صاحبان سوداگر	"	عام
۲۹۰	احمد حسین صاحب	"	عام
۲۹۱	سید امام علی شاہ صاحب رئیس	پریم گڑھ	عام
۲۹۲	چودھری الہی بخش صاحب ذیلدار	موضع سید و پٹی	عام
۲۹۳	منشی احسان الحق صاحب تحصیلدار	سلطانپور	عام
۲۹۴	مولوی احمد زمان خان صاحب رئیس	شاہجہانپور	عام
۲۹۵	شیخ احمد حسین صاحب زمیندار و رئیس	قصبہ منسہ	عام
۲۹۶	شیخ اصغر علی خان صاحب ثب مہتمم فراخانہ تلج محل	بھوپال	عام
۲۹۷	بابو احمد بخش صاحب گماشتہ کسریٹ	انبالہ	عام
۲۹۸	شاہ ابوسعید صاحب	راے بریلی	عام
۲۹۹	سردار محمد اکبر خان صاحب وزیر وزارت	گلگٹ	عام

نمبر شمار	نام نامی	پتہ	تعداد رقم
۳۰۰	شیخ احمد مرزا خاں صاحب مالک مطبع خادم الاسلام	دہلی	۱۰
۳۰۱	حاجی امجد علی صاحب	"	۱۰
۳۰۲	حاجی احمد خاں صاحب سوداگر	"	۱۰
۳۰۳	حاجی الہی بخش صاحب سوداگر	"	۱۰
۳۰۴	شیخ احمد اصغر خاں صاحب	"	۱۰
۳۰۵	منشی احمد شاہ صاحب کلرک دفتر آب و ہوا	شملہ	۱۰
۳۰۶	حکیم احمد حسن صاحب مقیم	بڑودہ	۱۰
۳۰۷	چودھری امین الدین صاحب رئیس	ردولی	۱۰
۳۰۸	سید اعظم علی صاحب خلیفہ راجہ سید عبد علی خان بہادر منقسم دفتر جہانگیر	بھوپال	۱۰
۳۰۹	حاجی امام الدین صاحب	الہ آباد	۱۰
۳۱۰	منشی سید احمد حسن صاحب مختار عدالت	کانپور	۱۰
۳۱۱	میائے اللہ دیا صاحب مدرس	موضع کھنڈ	۱۰
۳۱۲	مبین آدم جی ولد گیکہ صا ر تاجر	بھاؤنگر	۱۰
۳۱۳	شیخ اسماعیل ولد ابراہیم صاحب تاجر	"	۱۰
۳۱۴	آلانا احمد خاں صاحب مبین تاجر	"	۱۰
۳۱۵	حکیم امام مہاوت صاحب ولد عباس مہاوت صاحب	"	۱۰
۳۱۶	مبین اسمعیل ولد حاجی گیکہ سوداگر	"	۱۰
۳۱۷	امیر علی صاحب داماد انومیان سوداگر	چالنگام	۱۰
۳۱۸	مبین ابراہیم حبیب صاحب سوداگر	گیدر	۱۰
۳۱۹	شیخ ابراہیم علی صاحب مقیم	اکیاب	۱۰

نمبر شمار	نام نامی	پتہ	تعداد رقم
۳۲۰	حافظ الہی بخش صاحب مدرس مدرسہ اسلامیہ	ردولی	۱۰
۳۲۱	آدم عثمان صاحب تاجہ	الہی	۱۰
۳۲۲	احمد حاجی محمد صاحب تاجہ	"	۱۰
۳۲۳	اڑی محمد صاحب دلال	"	۱۰
۳۲۴	مولوی افضل الرحمن صاحب لغائی رئیس	ردولی	۱۰
۳۲۵	مولوی امجد علی صاحب ڈپٹی کلکٹر پشاور	کاکوری	۱۰
۳۲۶	قاری حافظ ابراہیم صاحب مدرس دوم مدرسہ	صولتہ	۱۰
ب			
۳۲۷	امیر الامرا ناصر الاسلام صدر اعظم خان بہاؤ الدین خان صاحب	جونانگڑھ	۱۰
۳۲۸	سی آئی اے وزیر عظم ریاست	ممبئی	۷۵
۳۲۹	منشی بدر الدین صاحب بن عبداللہ صاحب قور رئیس	بگرام پور	۱۰
۳۳۰	منشی برکت اللہ صاحب عہد ریاست	اجیالہ	۱۰
۳۳۱	مولوی برکت علی صاحب منصف	فتحپور	۱۰
۳۳۲	بابو میر برکت علی صاحب سب اور سیر	نکو در	۱۰
۳۳۳	منشی برکت علی خاں صاحب نائب تحصیلدار	جو دھپور	۱۰
۳۳۴	شیخ بشیر الدین صاحب سابق انجیر ریاست	اٹا وہ	۱۰
۳۳۵	منشی بشیر الدین صاحب مہتمم مدرسہ اسلامیہ	شملہ	۱۰
۳۳۶	منشی برکت علی صاحب کلرک سینٹری کمشنر	علیگڑھ	۱۰
۳۳۷	شیخ بشیر الدین صاحب کو توال	امر تسر	۱۰
۳۳۸	حاجی شیخ بوڈھا صاحب مینوسپل کمشنر		

نمبر شمار	نام نامی	پتہ	تعداد رقم
۳۳۸	مولوی برج الدین صاحب شلمخوان	کرناٹ	۱۰
۳۳۹	منشی بہادر علی صاحب اپیل نویس	”	۱۰
۳۴۰	بجین صاحب مجدد راجہ عطر	بھاؤنگر	۱۰
۳۴۱	چودھری پرنس صاحب ساکن	ڈہر	۱۰
۳۴۲	مولوی سید محمد باقر صاحب آنریری مجسٹریٹ و رئیس	مغلیہ پورہ	۱۰
ت			
۳۴۳	راجہ تصدق رسول خان صاحب بہادر رتقلدار	جہانگیر آباد	۱۰
۳۴۴	مولوی تاج الدین احمد صاحب مختار چیف کورٹ پنجاب	لاہور	۱۰
۳۴۵	میان تلح محمد صاحب رئیس	جالندھر	۱۰
۳۴۶	مرزا فضل حسین صاحب ڈرائنگ ماسٹر ملی ڈبلیو ڈی	اکباب	۱۰
۳۴۷	پیر جی سید تیز علی صاحب چیف رجسٹرار	بلاری	۱۰
۳۴۸	حکیم سید شاہ تصدق رسول صاحب رئیس	گردنڈہ	۱۰
۳۴۹	شیخ فضل حسین صاحب وینو ایجنٹ	سلطانپور	۱۰
۳۵۰	ترا علی صاحب بن انومیاں ہوداگر	چانگام	۱۰
۳۵۱	شیخ عظم صاحب باطی	سلطانپور	۱۰
ث			
۳۵۲	میر ثامن علی صاحب آنریری مجسٹریٹ	راے بریلی	۱۰
ج			
۳۵۳	میان چراغ محمد صاحب رئیس	جالندھر	۱۰
۳۵۴	خان محمد حلال الدین صاحب ذیلدار و رئیس	جہان خیزان	۱۰

نمبر شمار	نام نامی	پتہ	تعداد رقم
۳۵۵	میان جلال الدین صاحب نمبر دار موضع	سودہ	۱۰
۳۵۶	میان جمال الدین صاحب ٹھیکہ دار	قصہ نکودر	۱۰
۳۵۷	منشی جمال الدین صاحب کلرک دفتر	شملہ	۱۰
۳۵۸	حافظ چراغ الدین صاحب سوداگر و امین انجمن نعمانیہ	لاہور	۱۰
۳۵۹	چھوٹے مرزا صاحب منبر و رئیس	دہلی	۱۰
۱۹۰	شاہ جلال الدین احمد صاحب عرف رومی شاہ صاحب	ضلع غازی پور	۱۰
۳۶۱	مولوی جان محمد صاحب	پوشیار پور	۱۰
ح			
۳۶۲	حسن علی آفندی فیض حیدر صاحب تاجر مقیم	استنبول	۱۰
۳۶۳	خواجہ حبیب اللہ صاحب رئیس	شملہ	۱۰
۳۶۴	چودھری حفیظ الرحمن صاحب تعلقات برائی و رئیس	ردولی	۱۰
۳۶۵	مولوی حسام الدین احمد صاحب فضلی ڈپٹی کلکٹر	سلطان پور	۱۰
۳۶۶	منشی حبیب الرحمن صاحب ردولی مختار ریاست	بگرام پور	۱۰
۳۶۷	جمعدار شیخ حسین بن عبدالقادر الحمیدی		۱۰
۳۶۸	منشی حبیب اللہ صاحب سرکل آفیسر	موضع سریا	۱۰
۳۶۹	میان حاکم علی صاحب سوداگر	لسی خواجہ	۱۰
۳۷۰	میان حبیب اللہ صاحب سوداگر شیمینہ	امر تسر	۱۰
۳۷۱	محمد حسن خاٹا صاحب عرف خلیفہ منا خاٹا صاحب رئیس	جھجھر	۱۰
۳۷۲	میر حسن شاہ صاحب نقشہ نویس دفتر آب و ہوا	شملہ	۱۰
۳۷۳	منشی حبیب اللہ صاحب کار بردار گورنمنٹ پریس	ء	۱۰

نمبر شمار	نام نامی	پستہ	تعداد رقم
۳۷۴	منشی حمید اللہ خان صاحب مختار عدالت	چندوسی	عام
۳۷۵	محمد حسن خان صاحب رئیس	جھجھ	عام
۳۷۶	میر حاتم علی صاحب ساکن	دہلی	عام
۳۷۷	شیخ حسین بخش صاحب سوداگر درپیش	ایراپان	عام
۳۷۸	مولوی حمید الزمان خان صاحب رئیس	شاہجہانپور	عام
۳۷۹	سید حمزہ علی صاحب رئیس	امروہہ	عام
۳۸۰	منشی حشمت اللہ خان صاحب متوسل برٹش جینری	گلگٹ	عام
۳۸۱	منشی حقداد خان صاحب نائب محافظ دفتر	سلطانپور	عام
۳۸۲	منشی شیخ حسن صاحب بن شیخ حامد صاحب مدرس	بہروچ	عام
۳۸۳	چودھری حشمت علی صاحب پٹواری	موضع عثمان شہید	عام
۳۸۴	حیات خان صاحب رجسٹر اول سنٹرل انڈین ہارس حاشیہ	آگر	عام
۳۸۵	مولوی غلام ایاز خان صاحب رئیس شہر کمنہ	بریلی	عام
۳۸۶	عبید اللہ منشی خیرات علی صاحب بگلش مرحوم میٹرنی دربار	جونا گڑھ	معہ ۱۵۴
۳۸۷	چودھری ظیل الرحمن صاحب تعلقات بریلی و آنریری مجسٹریٹ	روولی	صہ
۳۸۸	ملک خدا بخش خان صاحب ٹوانہ اکثر اسٹنٹ کشر	ہوشیارپور	صہ
۳۸۹	خان مانی خان صاحب الیکٹریشنز و رئیس	جان خیلان	عام
۳۹۰	میر خیرات علی صاحب تحصیلدار پنشنر و رئیس	فنجپور	عام
۳۹۱	سیّد ذیل الدین احمد صاحب زمیندار و آنریری مجسٹریٹ	راے بریلی	عام
۳۹۲	محمد ذیل احمد صاحب زمیندار و رئیس	پیلی بھیت	عام

نمبر شمار	نام نامی	پتہ	تعداد رقم
۳۹۳	حاجی خدا بخش صاحب سوداگر	دہلی	۱۱
۳۹۴	حافظ نیر اللہ صاحب ساکن	علیگڑھ	۱۱
د			
۳۹۵	کر نیل دانشمند خان صاحب رئیس	ہوشیار پور	۱۱
۳۹۶	شیخ دین محمد صاحب بزاز	سلطان پور	۱۱
۳۹۷	منشی دیانت حسین صاحب سب انسپکٹر مدارس	جہان آباد	۱۱
س			
۳۹۸	حاجی رحمت اللہ حاجی داؤد صاحب سیٹھ	بہیلی	۱۱
۳۹۹	رستم جیو مبارہ جیو صاحب جنرل مرچنٹ رئیس	شملہ	۱۱
۴۰۰	حاجی رحمت اللہ حاجی قاسم صاحب مین	احمد آباد	۱۱
۴۰۱	مولوی رفیع الدین صاحب وکیل	علیگڑھ	۱۱
۴۰۲	مولوی محمد رفعت اللہ صاحب رئیس	بریلی	۱۱
۴۰۳	منشی رحمت اللہ صاحب رعدا مالک مطیع نامی	کانپور	۱۱
۴۰۴	رحمن صاحب جمعدار ولد اسماعیل بھائی بدوان والے	بھاؤ نگر	۱۱
۴۰۵	شیخ رحمت علی صاحب سوداگر	ہوشیار پور	۱۱
۴۰۶	شیخ رحیم الدین کریم الدین صاحب سوداگر	الموڑہ	۱۱
۴۰۷	سید راحت حسین صاحب ساکن	روولی	۱۱
۴۰۸	رحیم خان صاحب چودھری شتر بانان		۱۱
۴۰۹	پیر جی رحمت اللہ صاحب	جلیپوری	۱۱
۴۱۰	حکیم محمد رحمت اللہ صاحب ساکن	کرناٹ	۱۱

نمبر شمار	نام نامی	پتہ	تعداد رقم
۴۱۱	سید محمد جامع صاحب منبر کورٹ آف وارڈس	حیدر آباد دکن	۱۰
۴۱۲	شیخ رحیم بخش صاحب سوداگر	اکیاب	۱۰
۴۱۳	مولوی الرحمن حسین صاحب رئیس تحصیلدار	بلاری	۱۰
۴۱۴	مولوی محمد رحیم بخش صاحب ڈپٹی مجسٹریٹ	ننگرنگ	۱۰
سنا			
۴۱۵	ڈاکٹر میرزا بد حسین صاحب مقیم	اکیاب	۱۰
۴۱۶	میرزین العابدین صاحب امین	میرٹھ	۱۰
۴۱۷	حافظ زاہد علی صاحب رئیس	فتحپور	۱۰
۴۱۸	زہرا خانم بنت حسن بی آفندی بنین حیدر	مبئی	۱۰
س			
۴۱۹	مولوی شاہ محمد سلیم الزمان خاں صاحب مجسٹریٹ و صدر امین	آگرہ	۱۰
۴۲۰	منشی سید احمد صاحب تحصیلدار	بھوری	۱۰
۴۲۱	سین سلیمان لیکہ صاحب تاجر	بھاؤنگر	۱۰
۴۲۲	نواب سعید الدین احمد خاں صاحب رئیس	دہلی	۱۰
۴۲۳	چودھری سعید الدین حسین صاحب اسٹریسٹ انجمن زرعت	دہلی	۱۰
۴۲۴	مغربی و شمالی واو دھور رئیس کھڑا	بداون	۱۰
۴۲۵	سردار مرزا صاحب رئیس	دہلی	۱۰
۴۲۶	مولوی سید احمد صاحب امام جامع مسجد	"	۱۰
۴۲۷	منشی سلیم اللہ خاں صاحب نائب تحصیلدار	بسولی	۱۰
۴۲۸	منشی سلیم اللہ خاں صاحب سب اور سیر	ٹھور	۱۰

نمبر شمار	نام نامی	پتہ	تعداد رقم
۴۲۸	مولوی سلطان حسین صاحب رئیس	بہار	عام
۴۲۹	سیان سلطان محمد خان صاحب ولیدار	موضع کامتھان	عام
۴۳۰	شیخ سندھی خان صاحب الہکار ریاست	سوکیت	عام
۴۳۱	منشی سبحان الدین حسین خان صاحب	کاپنور	عام
۴۳۲	مولوی سکندر خان صاحب ساکن	میرٹھ	عام
۴۳۳	سکندر خان صاحب نمبردار	موضع جردی	عام
۴۳۴	مرزا سعید الدین صاحب مقیم	مرزا پور	عام
۴۳۵	مولوی سعید اللہ صاحب منصرم منصفی	مرزا پور	عام
۴۳۶	حکیم سراج الدین احمد صاحب	دہلی	عام
۴۳۷	منشی سعید الدین احمد خان صاحب رئیس	چندوسی	عام
۴۳۸	شیخ سلیم الدین صاحب	دہلی	عام
۴۳۹	شیخ سعید الدین صاحب سوداگر	سلطانپور	عام
۴۴۰	منشی سعید الدین صاحب سوداگر	شملہ	عام
۴۴۱	منشی سید احمد صاحب لجنٹ بالہ سند سنگھ وکیل	پشاور	عام
۴۴۲	جعدار سعید بن عبدالرحمن الرضی الیافعی		عام
۴۴۳	جعدار سلیمان بن محمد بن علی الرومی		عام
۴۴۴	حافظ سخاوت حسین صاحب ساکن	پیلی بھیت	عام
۴۴۵	شادوش سالم بن حسین الیافعی الفضلی		عام
۴۴۶	مولوی سید احمد صاحب نمبر و حضرت شاہ رفیع الدین صاحب	دہلی	عام
۴۴۷	حافظ سراج الحق صاحب محرم خانہ	اور اسر	عام

نمبر شمار	نام نامی	پتہ	تقداد رقم
مش			
۲۳۸	مولوی شیخ احمد صاحب انسپکٹر پولیس	سر و ہندہ	۵۵
۲۳۹	مولوی شاہ محمد صاحب رئیس	پر تاب گنج	۱۵
۲۵۰	یمین شکوہ طاہر صالح الغبات	بھاؤ نگر	۱۵
۲۵	چودھری شفیق الرحمن صاحب تعلقہ برے و رئیس	ردولی	۱۵
۲۵۲	مولوی چودھری شمس الحق صاحب زمیندار	لکھنویا	۱۵
۲۵۳	خان میان شیر خان صاحب رئیس و ذیلدار	قصبہ اڑنٹ	۱۵
۲۵۴	سید شوکت حسین صاحب سب انسپکٹر	شہر میرٹھ	۱۵
۲۵۵	شمس الدین صاحب ڈپٹی انسپکٹر پنشنر		۱۵
۲۵۶	مولوی سید عرف الدین صاحب بیر سٹراٹ لا	بانکی پور	۱۵
۲۵۷	میان شاہ نواز خان صاحب رئیس	قصبہ میانی	۱۵
۲۵۸	شیخ شہاب الدین صاحب دفعہ دار پنشنر	ہوشیار پور	۱۵
۲۵۹	سید شاہ محمد صاحب رئیس	قصبہ لوہیارہ	۱۵
۲۶۰	قاضی سید شاہ محمد صاحب رئیس	جالندھر	۱۵
۲۶۱	منشی خواجہ شاہ محمد صاحب وکیل	جالندھر	۱۵
۲۶۲	شیخ شہاب الدین صاحب سوداگر	مولوی گنج	۱۵
۲۶۳	محمد شیر علی خان صاحب انسپکٹر	شاہ جہان پور	۱۵
۲۶۴	ماسٹر خواجہ شہاب الدین احمد صاحب رئیس	دہلی	۱۵
۲۶۵	شفیق احمد صاحب راکن	گورکھ پور	۱۵
۲۶۶	منشی شاہ محمد صاحب کارپرداز گورنمنٹ پریس	شملہ	۱۵

نمبر شمار	نام نامی	پتہ	تعداد رقم
۴۶۷	مرزا شبیر محمد صاحب بیڈ ڈرائنگس پبلک دفتر	شملہ	۱۰
۴۶۸	مولوی حافظ شرف الدین احمد صاحب رئیس	استخوانان	۱۰
ص			
۴۶۹	شاہ صبیح الدین احمد صاحب رئیس	ہبار	۱۰
۴۷۰	صالح محمد داؤد صاحب ناخدا	کلکتہ	۱۰
۴۷۱	مولوی سید صفیر الدین صاحب رئیس	بانکی پور	۱۰
۴۷۲	بابو صفدر جنگ صاحب الشیکر پولیس	امر تسر	۱۰
۴۷۳	شاہ صبیح اللہ صاحب رئیس	مونگیر	۱۰
۴۷۴	ڈاکٹر محمد صادق علی صاحب متوکل ریاست	کپور تھلہ	۱۰
۴۷۵	صالح محمد عبد اللہ صاحب بیڈ	ایکاب ملکت ہا	۱۰
۴۷۶	منشی صادق حسین صاحب رئیس	دہلی	۱۰
۴۷۷	قاضی صدر الدین صاحب رئیس	قصبہ منڈہ	۱۰
۴۷۸	منشی محمد مصفا علی صاحب فارستر	پیلی بھیت	۱۰
۴۷۹	چودھری صوبے خاں صاحب پٹواری	موضع صیحا پور	۱۰
ض			
۴۸۰	منشی ضمیر الدین حسین صاحب پیشکار بند و بست	میرٹھ	۱۰
۴۸۱	مولوی ضمیر احمد صاحب رئیس	پٹنہ	۱۰
۴۸۲	نواب ضمیر مرزا صاحب رئیس	دہلی	۱۰
ط			
۴۸۳	مسین حاجی طیب صاحب ناجرا الطعام	بھاؤنگر	۱۰

نمبر شمار	نام نامی	پتہ	تعداد رقم
۴۸۴	مولوی طاہر حسین صاحب وکیل و مجبہ ڈسٹرکٹ بورڈ	کاسنگنج	۱۰
۴۸۵	منشی طالع محمد صاحب رئیس	کمال پور	۱۰
ظ			
۴۸۶	مولوی ظہور علی احمد صاحب وکیل عدالت	بھوپال	لکھ
۴۸۷	حکیم ظہیر الدین احمد خاں صاحب رئیس و آنریری مجسٹریٹ	دہلی	۱۰
۴۸۸	سید ظفر احمد صاحب ڈپٹی انسپکٹر پولیس	گڑھ دیوالہ	۱۰
۴۸۹	مرزا محمد ظفر اللہ خاں صاحب تحصیلدار	نکودر	۱۰
۴۹۰	سید ظہور الدین صاحب رئیس	کرناٹ	۱۰
۴۹۱	میر ظہور صاحب رئیس	پٹنہ	۱۰
۴۹۲	مولوی ظہور الاسلام صاحب	سونی پت	۱۰
۴۹۳	مولوی ظہور الاسلام صاحب ڈاکٹر	چٹوک	۱۰
۴۹۴	منشی ظفر حسن صاحب	بدایون	۱۰
ع			
۴۹۵	خواجہ عبدالاحد صاحب رئیس	شملہ	۱۰
۴۹۶	نواب سید علی حسن خاں صاحب رئیس و جاگیردار	ریاست بھوپال	۱۰
۴۹۷	مولوی سید عبداللہ صاحب دہلوی رئیس	شملہ	۱۰
۴۹۸	شیخ عزیز الرحمن صاحب سوداگر	کھٹکے	۱۰
۴۹۹	مولوی عبدالحی صاحب گورنمنٹ پلیڈر عدالت	خجدوسی	۱۰
۵۰۰	منشی محمد عبدالکلیل صاحب سب انسپکٹر	لبونی	۱۰
۵۰۱	مردار عبدالحی صاحب ٹریڈیو ایجینٹ	پٹنہ	۱۰

نمبر شمار	نام نامی	پتہ	تعداد رقم
۵۰۲	مولوی عبدالسمیع صاحب کاظمی	بنارس	۵۰۲
۵۰۳	عبدالحکیم عبدالقادر صاحب سوداگر	اکیا ب	۵۰۳
۵۰۴	منشی شیخ عمر علی صاحب متوسل ریاست	بھوپال	۵۰۴
۵۰۵	مولوی حافظ عزیز الدین صاحب وکیل مہتمم مدرسہ فتحپوری	دہلی	۵۰۵
۵۰۶	مولوی عبداللہ صاحب وکیل عدالت	سہارنپور	۵۰۶
۵۰۷	جمعدار عرب محمد بن ناجی العلیمی	بڑوہ	۵۰۷
۵۰۸	منشی عزیز الدین صاحب الہکار سردار بنگو ان سنگھ رئیس	امر تسر	۵۰۸
۵۰۹	میر عثمان صاحب آلانہ تاجر	بھاؤنگر	۵۰۹
۵۱۰	حاجی صابر عثمان صاحب سیمین تاجر	بھاؤنگر	۵۱۰
۵۱۱	شیخ عبداللہ بن عبدالمعلم الیافعی	"	۵۱۱
۵۱۲	شیخ علی حسین صاحب رئیس	ردولی	۵۱۲
۵۱۳	کر نیل راجہ عطاء اللہ خاں صاحب چیف ریاست	بھاؤپور	۵۱۳
۵۱۴	مولوی علاء الحسن صاحب فخری رازی بی اے ڈپٹی کلکٹر	بڑیون	۵۱۴
۵۱۵	شیخ عمر بخش صاحب ڈپٹی انسپکٹر پولیس	پہلور	۵۱۵
۵۱۶	خان بہادر مولوی سید علی احمد صاحب وکیل	جیلپور	۵۱۶
۵۱۷	شیخ محمد عبدالغفار صاحب فریدی ہشتی مینوبیل کشتنر	شیخوپور	۵۱۷
۵۱۸	قاضی محمد عبدالرحمن صاحب تعلقدار و رئیس	بلندہ	۵۱۸
۵۱۹	شیخ عمر بخش صاحب وکیل چیف کورٹ	پنجاب	۵۱۹
۵۲۰	شیخ عزیز بخش صاحب کلکٹر ریاست	کپور تھلہ	۵۲۰
۵۲۱	مولوی عبدالحق صاحب وکیل	شہر جالندھر	۵۲۱

نمبر شمار	نام نامی	پته	تعداد قمر
۵۲۲	حافظ عارف حسین صاحب رئیس	بانگیپور	عبار
۵۲۳	مولوی عبد الحمید صاحب وکیل	"	عبار
۵۲۴	مولوی سید عظیم الدین صاحب رئیس	بہار	عبار
۵۲۵	مولوی عبدالغنی صاحب وکیل	بانگیپور	عبار
۵۲۶	مولوی عزیز الدین صاحب نائب تحصیلدار	کھانگا	عبار
۵۲۷	حاجی شاہ عبد اللطیف صاحب رئیس زمیندار	مونگیر	عبار
۵۲۸	چودھری عمر بخش صاحب نمبردار	قتیبہ بجواڑہ	عبار
۵۲۹	مولوی حاجی عبدالواحد فاضل صاحب رئیس	شاہ جہانپور	عبار
۵۳۰	سکین عبد الرحیم حاجی اسماعیل صاحب	الہی	عبار
۵۳۱	شیخ عبدالباری صاحب رئیس	راسے بریلی	عبار
۵۳۲	شیخ عبدالسمان صاحب زمیندار	رومنہ کانون	عبار
۵۳۳	سید عبداللہ بن صالح بن ابی بکر صاحب	بڑودہ	عبار
۵۳۴	جمعدار عبداللہ بن ناصر الفضلی الیانی	"	عبار
۵۳۵	جمعدار عوض بن عبداللہ الحمیدی الانصاری	"	عبار
۵۳۶	سید عیدروس بن زین القادری	بھڑوچ	عبار
۵۳۷	شیخ عثمان بن عبد العظیم الیافعی	"	عبار
۵۳۸	مبین عبدالکریم گیلگہ صاحب تاجر	بھاؤنگر	عبار
۵۳۹	مفتی عبدالقادر صاحب اسٹور کیپر بار کاشری	شملہ	عبار
۵۴۰	حافظ عبداللہ عبد اللطیف صاحب سوداگر	انبالہ	عبار
۵۴۱	حاجی عزیز الدین محمد یعقوب صاحب سوداگر	دہلی	عبار

نمبر	نام نامی	پنہ	تعداد رقم
۵۴۳	شیخ عبدالرحمن صاحب کلکتہ والے سوداگر	دہلی	۱۰
۵۴۴	حافظ عبدالکریم صاحب سوداگر	"	۱۰
۵۴۵	حاجی عبدالعلی صاحب سوداگر	اکیاں	۱۰
۵۴۶	ماسٹر عزیز الرحمن صاحب مدرس سینٹ جانس اسکول	اکیاں	۱۰
۵۴۷	عمر خان جعفر خان سوداگر	الپی	۱۰
۵۴۸	حاجی عمر حاجی اسحق صاحب سوداگر	اکیاں	۱۰
۵۴۹	شیخ عبداللہ صاحب ویکسینٹر	کاپور	۱۰
۵۵۰	عبدالمجید خان صاحب وجہ علی صاحب ٹھیکہ دار	الہ آباد	۱۰
۵۵۱	عبدالقادر صاحب مالک مطیع و رئیس	انبالہ	۱۰
۵۵۲	حاجی محمد عبدالرحیم صاحب رئیس	"	۱۰
۵۵۳	مولوی عبدالشاہ خاں صاحب اسٹیل مقدم	بہمنی	۱۰
۵۵۴	مٹھی سید عبید اللہ علی صاحب سرور	نواگڑہ	۱۰
۵۵۵	حافظ عبدالرحیم صاحب بن شاہ بھائی صاحب مدرس	بہڑوچ	۱۰
۵۵۶	حاجی عبدالستار ملاد اوڈ صاحب ساکن	رنگون	۱۰
۵۵۷	عبداللہ حاجی عبدالقادر صاحب ساکن	الپی	۱۰
۵۵۸	میان عبدالرحمن میان محمد صاحب مری والے ساکن	احمد آباد	۱۰
۵۵۹	سید عبدالواحد صاحب رئیس	پٹنہ	۱۰
۵۶۰	سید عبداللطیف صاحب رئیس	"	۱۰
۵۶۱	حکیم عوض علی صاحب رئیس	قصبہ بدوسرا	۱۰
۵۶۲	مولوی شیخ عبدالمعجود صاحب ساکن	نہلیہ	۱۰

نمبر شمار	نام نامی	پتہ	تعداد رقم
۵۶۳	شیخ عبدالحکیم صاحب	ردولی	عام
۵۶۴	منشی عبدالحامد صاحب	قائم گنج	عام
۵۶۵	جوہری عبدالرحمن صاحب رئیس	علی آباد	عام
۵۶۶	مولوی حافظ عبدالستار صاحب رئیس امام متولی مسجد حضرت محبوب الہیؒ	بدایون	عام
۵۶۷	منشی عبداللہ صاحب کلرک	ننگا نون	عام
۵۶۸	منشی سید عباس علی صاحب سابق سرشتہ دار عدالت	"	عام
۵۶۹	خلیفہ محمد عبدالحمید شاہ صاحب چشتی سب پوسٹ ماسٹر	جگدل پور	عام
۵۷۰	منشی عبدالوہاب صاحب وکیل عدالت	فنجپور	عام
۵۷۱	منشی عزیز الدین صاحب شلخون عدالت	ہوشیار پور	عام
۵۷۲	منشی علی محمد خالصا صاحب نقل نویس	"	عام
۵۷۳	میان عبدالرحمن خالصا صاحب رجسٹرار و رئیس	موضع غلزمان	عام
۵۷۴	منشی عمر الدین صاحب رئیس و آنریری مجسٹریٹ	قصبہ کیرین	عام
۵۷۵	منشی عطاء الدین صاحب محرر و ڈپٹی عدالت	دوسوہہ	عام
۵۷۶	حافظ عبدالرحمن صاحب ہلکار عدالت	امر تشر	عام
۵۷۷	مولوی احمد صاحب مختار	قصبہ نکودر	عام
۵۷۸	ماسٹر محمد عبداللہ صاحب مدرس ٹل اسکول	"	عام
۵۷۹	سید عبدالحمید صاحب رئیس	پٹنہ	عام
۵۸۰	منشی عبدالسبحان صاحب رئیس	الکارن	عام
۵۸۱	مولوی عبدالرحمن صاحب مختار	جالندھر	عام

نمبر شمار	نام نامی	پتہ	تعداد
۵۸۲	منشی عبدالواحد صاحب سرشتہ دار عدالت دیوانی	جو دھپور	۱
۵۸۳	حاجی عبدالمجید خان صاحب رئیس	پیلی بھیت	۱
۵۸۴	محمد عبداللہ خان صاحب وکیل	"	۱
۵۸۵	مولوی محمد عبدالغفار خان صاحب رئیس	"	۱
۵۸۶	شیخ عبدالرحمن صاحب رئیس و مینوسپل کسٹرن	"	۱
۵۸۷	منشی عنایت اللہ خان صاحب ساکن	بالس بریلی	۱
۵۸۸	مولوی عبدالماجد صاحب عرف مولوی مکی ساکن	بریلی	۱
۵۸۹	حافظ عبداللطیف خان صاحب ساکن	بہنوا	۱
۵۹۰	محمد عنایت اللہ صاحب		۱
۵۹۱	حافظ محمد عبدالحق صاحب سوداگر	کانپور	۱
۵۹۲	حافظ محمد عبدالحق صاحب رئیس	پیلی بھیت	۱
۵۹۳	شیخ عبدالرؤف صاحب رئیس	آفا پور	۱
۵۹۴	حافظ عبداللہ صاحب ٹھیکہ دار پوسٹل ورک	علیگڑھ	۱
۵۹۵	حافظ عبدالغفور صاحب ساکن	علیگڑھ	۱
۵۹۶	عزیز احمد صاحب خلیفہ شیخ نور احمد صاحب رئیس	بریلی	۱
۵۹۷	منشی عمر علی صاحب مختار عام خان بہادر و رئیس	میرٹھ	۱
۵۹۸	مولوی علی کریم صاحب عرف براتی صاحب رئیس	پٹنہ	۱
۵۹۹	مولوی سید علی اسلم صاحب رئیس	بھلوا ری	۱
۶۰۰	منشی عبدالغفار صاحب رئیس	شعلہ	۱
۶۰۱	بابو عبدالحمد خان صاحب سب ڈویژنل آفیسر ہندوستان	"	۱

نمبر شمار	نام نامی	پتہ	تعداد رقم
۶۰۲	حافظ عبداللہ صاحب ساکن	دولت پور	۱۱
۶۰۳	عظیم بخش صاحب نمبر دار	موضع چروری	۱۱
۶۰۴	حافظ عبدالصمد صاحب سہارنپوری مقیم	دہلی	۱۱
۶۰۵	مولوی علی حسین صاحب مختار	بانکلی پور	۱۱
۶۰۶	منشی سید علی احمد صاحب ہیڈ کلرک دفتر	کرناٹ	۱۱
۶۰۷	منشی عبدالکریم صاحب رئیس	بہار	۱۱
۶۰۸	منشی عبدالغفور صاحب رئیس	"	۱۱
۶۰۹	مولوی عبدالعزیز صاحب سوداگر	بہارنگھاٹ	۱۱
۶۱۰	منشی محمد عظیم اللہ صاحب مدرس مدرسہ سرکاری	کرناٹ	۱۱
۶۱۱	منشی عبدالمجید صاحب مثلخوآن عدالت	اکیاب	۱۱
۶۱۲	منشی علیم الدین صاحب ساکن	میرٹھ	۱۱
۶۱۳	حاجی عبدالرشید خان صاحب مترجم عدالت ججی	مرزاپور	۱۱
۶۱۴	مولوی عبدالبجبار صاحب وکیل	"	۱۱
۶۱۵	میر عثمان علی صاحب مختار عام ریاست	حمدونہ	۱۱
۶۱۶	مولوی عبدالغنی خان صاحب ساکن	دتاولی	۱۱
۶۱۷	منشی علی حسین خان صاحب رئیس	پیلی بھیت	۱۱
۶۱۸	شیخ عبداللہ صاحب کھنڈ سالی	چندوسی	۱۱
۶۱۹	حاجی عبدالرحیم صاحب ساکن	دہلی	۱۱
۶۲۰	حافظ عبدالغفار صاحب ساکن	"	۱۱
۶۲۱	قاضی عبدالرؤف صاحب ساکن	"	۱۱

نمبر شمار	نام نامی	پتہ	تعداد رقم
۶۲۲	حافظ عبدالرحیم سوداگر	دہلی	۱
۶۲۳	شیخ عبدالغفور صاحب ساکن	دہلی	۱
۶۲۴	میان عظیم الدین صاحب ساکن	"	۱
۶۲۵	شیخ عمید و صاحب سوداگر	ایرانوان	۱
۶۲۶	منشی عبدالرحمن صاحب صدیقی چشتی منصرم سرشتہ نقول	راسپور	۱
۶۲۷	اخون زادہ محمد عبدالصمد صاحب داروغہ ڈیوڑھیات	"	۱
۶۲۸	منشی عظمت علی صاحب اہلکار اجین ریلوے	اجین	۱
۶۲۹	عبدالرحمن بن کفیل الدین صاحب دفتری	اکباب	۱
۶۳۰	عزیز شاہ خان صاحب ساکن	چندوسی	۱
۶۳۱	منشی عبدالغنی صاحب سوداگر	کا پور	۱
۶۳۲	عبدالرب صاحب خلف مولوی منعم الدین صاحب ساکن	شملہ	۱
۶۳۳	عبداللہ خان صاحب خانسا مان	شملہ	۱
۶۳۴	عبداللہ صاحب ہتر بیوپاریان	بسولی	۱
۶۳۵	مولوی سید عبداللطیف صاحب رئیس	دلمو	۱
۶۳۶	شیخ عبدالغفار صاحب تحصیلدار	آغا پور	۱
۶۳۷	ڈاکٹر عبدالاحد صاحب	الہ آباد	۱
۶۳۸	مولوی قاضی عبدالغنی صاحب مختار		۱
۶۳۹	قاری عبداللہ صاحب مدرس دل میگز قزاق مدرسہ صولتیہ	مکہ معظمہ	۱
۶۴۰	مولوی عنایت احمد صاحب خیر آبادی وکیل	دہلی	۱
۶۴۱	حافظ عبداللہ صاحب	جالندر	۱

نمبر شمار	نام نامی	پتہ	تعداد رقم
ع			
۶۴۰	منشی غلام امام صاحب مختار	بیکانیر	۷۷
۶۴۱	منشی غلام امام خان صاحب انسپکٹر پولیس	سویال	۷۸
۶۴۲	حاجی غلام سرور خان صاحب آئری مجسٹریٹ	چندوسی	۷۹
۶۴۳	شیخ غلام محمد صاحب زمیندار	علی پور	۸۰
۶۴۴	خان بہادر شیخ غلام حسن صاحب رئیس و آئری مجسٹریٹ	امر تسر	۸۱
۶۴۵	نواب غلام محبوب بجانی صاحب رئیس و آئری مجسٹریٹ	لاہور	۸۲
۶۴۶	منشی غلام محمد صاحب تحصیلدار پشاور	جھمھر	۸۳
۶۴۷	منشی غلام فرید صاحب ڈپٹی انسپکٹر	کرنال	۸۴
۶۴۸	ڈاکٹر غلام مصطفیٰ صاحب اسٹنٹ سرجن	ترن تارن	۸۵
۶۴۹	میان غلام قادر صاحب آئری مجسٹریٹ	امر تسر	۸۶
۶۵۰	شیخ غلام صادق صاحب مینو پل کشنر	"	۸۷
۶۵۱	منشی فاضل شیخ غلام محمد صاحب مالک اخبار وکیل	امر تسر	۸۸
۶۵۲	مولوی غلام قادر صاحب وکیل	بانکپور	۸۹
۶۵۳	منشی غلام جیلانی صاحب سر شہ دار	دہلی	۹۰
۶۵۴	منشی غلام شریف صاحب اور سیر	اکیاب	۹۱
۶۵۵	شیخ غلام محی الدین صاحب رئیس	خانپور	۹۲
۶۵۶	میکم غلام نبی خان صاحب	"	۹۳
۶۵۷	میان غلام محی الدین خان صاحب رئیس	بسی کلان	۹۴
۶۵۸	میان غلام غوث خان صاحب رئیس	قصبہ میانی	۹۵

نمبر شمار	نام نامی	پتہ	تعداد رقم
۶۵۹	سید غفور اللہ شاہ صاحب الشیخہ پولیس پشاور	جالندھر	۱۰
۶۶۰	حکیم سید غلام جیلانی صاحب	"	۱۰
۶۶۱	حافظ غفور الدین صاحب ڈپٹی الشیخہ پشاور	بریلی	۱۰
۶۶۲	حاجی شیخ غلام جیلانی صاحب قادری زمیندار	آغا پور	۱۰
۶۶۳	مستری غلام محی الدین سب اور سیر	ہوشیار پور	۱۰
۶۶۴	منشی غفور الزمان خان صاحب	لکھنؤ	۱۰
۶۶۵	منشی غلام محی الدین صاحب محرمال	جالندھر	۱۰
۶۶۶	حکیم سید شاہ غلام رسول صاحب	گروندہ	۱۰
۶۶۷	سید غلام محی الدین صاحب	شاہجہان پور	۱۰
۶۶۸	مولوی غلام محمد صاحب	گلگٹ	۱۰
۶۶۹	منشی غلام مصطفیٰ صاحب بن وزیر محمد صاحب	بہڑوچ	۱۰
۶۷۰	پیر جیو غلام حسین صاحب عرف پیر کلو	کرناٹ	۱۰
۶۷۱	شیخ غلام شرف صاحب سوداگر	"	۱۰
۶۷۲	غلام محمد صاحب ٹھیکہ دار	شملہ	۱۰
۶۷۳	بابو غلام محی الدین صاحب کلرک	پہلور	۱۰
۶۷۴	منشی غلام باری صاحب وکیل	ہوشیار پور	۱۰
۶۷۵	منشی غلام فرید خان صاحب سکند کلرک	نوگانڈن	۱۰

ف

۶۷۶	نواب فیروز یار جنگ بہادر	حیدر آباد دکن	۱۰
۶۷۷	خان بہادر مولوی سید فضل امام صاحب رئیس	بانکپور	۱۰

نمبر شمار	نام نامی	پتہ	تعداد رقم
۶۷۸	نواب فیض احمد خاں صاحب رئیس	دہلی	۱۰
۶۷۹	منشی محمد فضل علی صاحب ڈپٹی کلکٹر	بدایون	۱۰
۶۸۰	مولوی سید فخر الدین صاحب وکیل	پٹنہ	۱۰
۶۸۱	مولوی حافظ فضل حق صاحب آزاد	"	۱۰
۶۸۲	بر و فیس فرید الدین احمد صاحب بی اے	بڑودہ	۱۰
۶۸۳	شیخ فضل محمد صاحب رئیس و مینوسپل کشنر	ہوشیار پور	۱۰
۶۸۴	چودھری فتح خاں صاحب ذیلدار	ٹاہلی	۱۰
۶۸۵	چودھری فتح محمد خاں صاحب رئیس و مینوسپل کشنر	نکودر	۱۰
۶۸۶	میان فقیر اللہ خاں صاحب رئیس و نمبردار	قصبہ میانی	۱۰
۶۸۷	شیخ فضل محمد صاحب نائب تحصیلدار	بہلپور	۱۰
۶۸۸	سید فخر الحسن صاحب ہاسٹل اسٹنٹ	چروہ	۱۰
۶۸۹	بابو فتح محمد صاحب کماشٹ کسرٹ	انبالہ	۱۰
۶۹۰	مولوی فتح شیر خاں صاحب	وتاولی	۱۰
۶۹۱	منشی فہیم اللہ صاحب	ردولی	۱۰
۶۹۲	ماسٹر محمد فضل الدین صاحب	دہلی	۱۰
۶۹۳	منشی فضل حسین صاحب	راہر سنگھ	۱۰
۶۹۴	شیخ فرید صاحب	بڑودہ	۱۰
۶۹۵	منشی فضل الدین صاحب گروا ور	قصبہ میانی	۱۰
۶۹۶	منشی فقیر محمد صاحب کلرک و رکشاپ	علیگڑھ	۱۰
۶۹۷	شیخ نصاحت حسین صاحب رئیس	مؤپارہ	۱۰

نمبر شمار	نام نهائی	پتہ	تعداد رقم
۶۹۸	منشی فضل الرحمن صاحب بنگالی نقشہ نویس	شملہ	۱۰
۶۹۹	منشی فضل الرحمن صاحب نقشہ نویس	"	۱۰
۷۰۰	منشی محمد فرید الدین صاحب مختار	بانکپور	۱۰
۷۰۱	منشی فضل الرحمن صاحب مرشدہ دار منصفی	"	۱۰
۷۰۲	سید فخر الدین صاحب	بہار	۱۰
۷۰۳	میان فیروز الدین صاحب سوداگر	امر تسر	۱۰
۷۰۴	منشی ذراست علی صاحب واصل باقی نویس	بدایون	۱۰
۷۰۵	منشی فخر الدین صاحب	دہلی	۱۰
۷۰۶	فضل محمد خان صاحب برادر منشی غلام غوث خان صاحب	جانڈھ	۱۰
۷۰۷	شیخ فرحت علی صاحب	شاہجہانپور	۱۰
ق			
۷۰۸	سیر قمر الدین صاحب انسپکٹر پولیس و آئری مجسٹریٹ	روڈ	۱۰
۷۰۹	شیخ قمر الدین صاحب رئیس	پیلی سمیت	۱۰
۷۱۰	شیخ قدرت اللہ صاحب سوداگر	الموڑہ	۱۰
۷۱۱	حاجی قدرت اللہ صاحب	ٹانڈھ	۱۰
۷۱۲	منشی قمر الدین صاحب محافظہ فتراہیٹی مالوہ	ٹارہ	۱۰
۷۱۳	حکیم قاسم علی صاحب	دہلی	۱۰
۷۱۴	قدرت اللہ صاحب خانامان	شملہ	۱۰
ک			
۷۱۵	نواب کاظم علی خان صاحب گورنمنٹ انسپکٹر	بدایون	لکھنؤ

نمبر شمار	نام نامی	پتہ	تعداد رقم
۷۱۹	شاہ کرم رحمن صاحب سجادہ نشین درگاہ مخدوم صفی صاحب	ردولی	۱ عمار
۷۲۰	ڈاکٹر کمال الدین صاحب ہاسپٹل اسپٹنٹ	جانندھر	۱ عمار
۷۲۱	منشی کریم اللہ صاحب سارڈسفری ڈاکخانہ	انتالہ	۱ عمار
۷۲۲	حافظ کریم الدین صاحب	شملہ	۱ عمار
۷۲۳	حاجی محمد کفایت اللہ صاحب سوداگر لٹڈ	کانپور	۱ عمار
۷۲۴	مولوی قاضی غلام کبریا صاحب	چورو	۱ عمار
۷۲۵	ڈاکٹر کفایت اللہ صاحب	پہلور	۱ عمار
۷۲۶	شیخ کرم الہی صاحب	علیگڑہ	۱ عمار
۷۲۷	منشی کریم بخش صاحب سارڈسفری پولیس	شملہ	۱ عمار
۷۲۸	شیخ کرم الہی صاحب فٹنٹس ڈویژنل کورٹ	ہوشیار پور	۱ عمار
۷۲۹	حکیم کالے میاں صاحب	ٹرودہ	۱ عمار
سنگ			
۷۳۰	میان گو، بر علی خان صاحب مینوسپل کشنر	فانپور	۱ عمار
۷۳۱	چودھری گامو خان صاحب رجسٹرار	نکودر	۱ عمار
۷۳۲	چودھری گامو خان صاحب ذیلدار	ڈہدر	۱ عمار
۷۳۳	حاجی گل محمد خان صاحب	پٹیالہ	۱ عمار
۷۳۴	حاجی سید گلاب شاہ صاحب	اکیاب	۱ عمار
۷۳۵	گل محمد ابراہیم صاحب تاجر	ایلی	۱ عمار
ن			
۷۳۶	مولوی قاضی لطافت حسین صاحب رئیس وکیل	بٹاری	۱ عمار

نمبر شمار	نام نامی	پتہ	تعداد رقم
۴۳۷	منشی لطافت کریم صاحب رئیس و وکیل	بہار	۶۱
۴۳۸	بابوط طاہر حسین صاحب کلرک	میرٹھ	۶۱
م			
۴۳۹	نواب محمد سعید علی خان صاحب رئیس	دانی پور	ع
۴۴۰	منشی سید محب الحق صاحب مختار	بانکپور	ع
۴۴۱	حاجی ماجد حسین صاحب تعلقدار	گوریا	ع
۴۴۲	مولوی محمد اسماعیل صاحب ماسٹر نارمل اسکول	آگرہ	ع
۴۴۳	مولوی محمد داؤد صاحب وکیل	کونڑہ	ص
۴۴۴	خان بہادر محمد مان خاں صاحب	ملک گڑھ	ص
۴۴۵	شیخ مہر علی صاحب رئیس	ہوشیار پور	ص
۴۴۶	سید محمد شاکر صاحب رئیس تحصیلدار	کڑا	ص
۴۴۷	مولوی شاہ محمد سعید صاحب رئیس و سب رجسٹرار	مونگیر	ص
۴۴۸	محمد یوسف صاحب بن حاجی نسو معلم مرحوم	ملک برہما	ص
۴۴۹	میان محمد یعقوب بن حاجی نسو معلم صاحب مرحوم		ص
۴۵۰	حاجی مبارک شاہ خاں صاحب	چندوسی	ل
۴۵۱	منشی محمد کریم صاحب مختار	بانکی پور	ل
۴۵۲	شیخ مبارک اللہ صاحب رونیو ایجنٹ	پر تاب گڑھ	ل
۴۵۳	سید محمد بن امام میاں صاحب	بھاؤنگر	ل
۴۵۴	محمد اسماعیل خاں صاحب بیرسٹریٹ لا	دہلی	ع
۴۵۵	میان محمد شفیع صاحب بیرسٹریٹ لا	لاہور	ع

نمبر شمار	نام نامی	پتہ	تعداد قمر
۷۵۳	شیخ ممتاز الدین احمد صاحب فریدی چشتی مینوسپل کشتوا آفریدی	شیخوپورہ	عام
۷۵۴	قاضی محمد خلیل صاحب رئیس وزمیندار	بریلی	عام
۷۵۵	منشی عبد الدین صاحب دہلی انپکٹر	کرناٹ	عام
۷۵۶	مولوی شاہ محمد یعقوب صاحب رئیس	مونگیر	عام
۷۵۷	ڈاکٹر مہر علی صاحب ہاسپٹل اسٹنٹ	ردولی	عام
۷۵۸	مجمود خاں صاحب	"	عام
۷۵۹	شیخ مبارک علی صاحب تاجر چرسہ	ردولی	عام
۷۶۰	مولوی محمد سعید صاحب تاجر کتب کلکتہ	کانپور	عام
۷۶۱	مولوی شاہ مختار احمد صاحب انصاری قادری	ردولی	عام
۷۶۲	حافظ سید محمود علی خاں صاحب	ٹوکانون	عام
۷۶۳	منشی محمد بخش صاحب ایجنٹ منشی غلام باری صاحب	ہوشیار پور	عام
۷۶۴	منشی مبارک مند صاحب مثلوان	"	عام
۷۶۵	منشی میران بخش صاحب پٹواری	جہان خیلان	عام
۷۶۶	شیخ محمد بخش صاحب مثلوان	"	عام
۷۶۷	حکیم محمد بخش صاحب	بڈلہ	عام
۷۶۸	چودھری ماکھی خاں صاحب	ٹوبہ در	عام
۷۶۹	مولوی محمد حسن صاحب مدرس فارسی بورڈ اسکول	امر تسر	عام
۷۷۰	منشی محمد بخش صاحب سارجنٹ	نکودر	عام
۷۷۱	منشی محمد بخش صاحب مثلوان محکمہ جی	جالندھر	عام
۷۷۲	میاجی مبارک علی صاحب استاد مہاراجہ کپورہ رختہ	"	عام

نمبر شمار	نام نامی	پتہ	تعداد رقم
۷۷۱	شیخ مہتاب الدین صاحب رئیس	جاندرہ	۱۰
۷۷۲	مبین محمد ٹیل ولد گینگہ ٹیل تاجر	بھاؤنگر	۱۰
۷۷۵	مولوی منظور الدینی صاحب خلف الرشید مولوی خلیل الرحمن صاحب	پیلی بھیت	۱۰
۷۷۶	مولوی مظفر الحق صاحب خلف الرشید مولانا احمد علی صاحب	سہارنپور	۱۰
۷۷۷	میان محمد حسن صاحب ولد سید احمد حسن صاحب	سونی پت	۱۰
۷۷۸	مولوی منعم الدین صاحب اہلکار گورنمنٹ پریس	شملہ	۱۰
۷۷۹	مجی الدین شاہ صاحب کلرک دفتر آب و ہوا	"	۱۰
۷۸۰	منشی مقبول شاہ صاحب کلرک اکرا امینہ آفس ملیٹری وکس	"	۱۰
۷۸۱	مولوی محمد سلیمان صاحب	مچھلے شہر	۱۰
۷۸۲	محمد حسین خان صاحب حصہ دار	بسولی	۱۰
۷۸۳	سید محمد عارف صاحب خلف سید عبدالوہاب صاحب	ایرانوان	۱۰
۷۸۴	قاضی سید محبوب عالم صاحب رئیس	جاندرہ	۱۰
۷۸۵	منشی محمد افضل صاحب رئیس	سرادی	۱۰
۷۸۶	منشی مقیم الحق صاحب قانون گو	ہاپوڑ	۱۰
۷۸۷	سید محمد اسرائیل صاحب رئیس	کتر ٹھیا	۱۰
۷۸۸	خواجہ محمد اسماعیل صاحب	جلیسر	۱۰
۷۸۹	شیخ محمد مظفر صاحب	ہبار	۱۰
۷۹۰	مولوی محمد حسین صاحب	"	۱۰
۷۹۱	حکیم محمد غیاث الدین صاحب	کر نال	۱۰
۷۹۲	مولوی مراد علی صاحب	علیگڑھ	۱۰

نمبر شمار	نام نامی	پتہ	تعداد رقم
۷۹۶	مولوی محمد سلیمان صاحب	عمر پور	عام
۷۹۷	مولوی محمد ادریس صاحب	اولدن	عام
۷۹۸	منشی مولا بخش صاحب ساڑھ سفری ڈاکخانہ	انبالہ	عام
۷۹۹	منشی محمد حسین صاحب نقشہ نویس محکمہ نہر		عام
۸۰۰	سید طفیل خان صاحب	چند پورہ	عام
۸۰۱	حاجی محمد اسحق خان صاحب	چندوسی	عام
۸۰۲	حاجی محمد عمر محمد اسحق صاحب سوداگر	دہلی	عام
۸۰۳	حافظ محمد اسماعیل محمد عثمان صاحب سوداگر	"	عام
۸۰۴	مولوی محمد حسین صاحب	دہلی	عام
۸۰۵	منشی محمد محمد وم بخش صاحب قریشی	سہوان	عام
۸۰۶	شیخ مولا بخش صاحب عطار	سلطان پور	عام
۸۰۷	مسعود خان صاحب بن الف خان صاحب	چالنگم	عام
۸۰۸	ڈاکٹر شیخ مبارک علی صاحب	الہ آباد	عام
۸۰۹	منصور علی صاحب بن واعظ الدین صاحب سوداگر	اکیاب	عام
۸۱۰	محمد اسحق صاحب سوداگر	"	عام
۸۱۱	چودھری شیخ مولا بخش صاحب	کانپور	عام
۸۱۲	سید ہمدی حسین صاحب زمیندار	روضہ گانون	عام
۸۱۳	محمد مستقیم صاحب اورسیر	انبالہ	عام
۸۱۴	منشی محمد وم بخش صاحب اورسیر	"	عام
۸۱۵	محمد رضا خان صاحب	چندوسی	عام

نمبر شمار	نام نامی	پتہ	تعداد رقم
۸۱۶	منشی محمد رمضان صاحب	شملہ	۱۰
۸۱۷	ملک میران بخش صاحب	امر تسر	۱۰
۸۱۸	مولوی محمد یوسف صاحب	سہارنپور	۱۰
۸۱۹	محمد یعقوب و محمد ابراہیم صاحب سوداگر	دہلی	۱۰
۸۲۰	حاجی محمد یعقوب صاحب ناظم	کرنال	۱۰
۸۲۱	منشی محمد یوسف صاحب مختار	بانکپور	۱۰
۸۲۲	حاجی شیخ محمد یعقوب صاحب تاجر کتب	کلکتہ	۱۰
۸۲۳	منشی محمد یعقوب صاحب سرشتہ دار	کاروار	۱۰
۸۲۴	حافظ محمد ابراہیم صاحب	پٹنہ	۱۰
۸۲۵	محمد اچھے خالص صاحب	راجپور	۱۰
۸۲۶	محمد اصغر خالص صاحب نبردار	راے پور	۱۰
۸۲۷	منشی محمد صدیق صاحب ناظر	ہوشیار پور	۱۰
۸۲۸	مولوی محمد اسحق صاحب گرداور قانون گو	قصبہ بھدوئی	۱۰
۸۲۹	مولوی محمد احمد صاحب مینائی تحصیلدار سوار	راپور	۱۰
۸۳۰	شاہزادہ محمد ہدیم صاحب تحصیلدار	پہلور	۱۰
۸۳۱	حاجی محمد موسیٰ خالص صاحب رئیس	دناولی	۱۰
۸۳۲	مولوی خواجہ محمد یوسف صاحب وکیل	علیگڑھ	۱۰
۸۳۳	حاجی محمد عیسیٰ خالص صاحب رئیس	دناولی	۱۰
۸۳۴	مولوی محمد اسماعیل صاحب ڈپٹی کلکٹر پنشنر	سیرٹھ	۱۰
۸۳۵	مولوی سید محمد اہل صاحب مددگار متھو صفائی بلدہ	حیدرآباد دکن	۱۰

نمبر شمار	نام نامی	پتہ	تعداد رقم
۸۳۳	منشی مظہر الحق صاحب بی اسے نائب تحصیلدار	میرٹھ	عام
۸۳۴	منشی محمد اسماعیل صاحب ڈپٹی کلکٹر منشی	جیوڑی	عام
۸۳۵	میان سید محمد اسماعیل صاحب داماد کا مدار صاحب	بھوپال	عام
۸۳۶	مولوی حافظ حکیم سید محمد اسماعیل صاحب رئیس	کڑا	عام
۸۳۷	قاری محمد اسماعیل صاحب	دہلی	عام
۸۳۸	حافظ محمد اکرم صاحب وکیل و صدر انجمن اسلامیہ	لبسولی	عام
۸۳۹	نواب محمد اسماعیل خاں صاحب رئیس	کرناٹ	عام
۸۴۰	منشی محمد سعید خاں صاحب سر دفتر	بندیکھنڈ	عام
۸۴۱	بابو محمد عثمان خاں صاحب زمیندار	لکھنیا	عام
۸۴۲	سید محمود علی صاحب رسالدار خلفت راجہ سید عبدالعلین		
	بہادر منضم دفتر حضور	بھوپال	عام
۸۴۳	چودھری محمود علی صاحب رئیس	سندلیہ	عام
۸۴۴	مولوی سید ممتاز علی صاحب سرشتہ دار کلکٹری	مرزا پور	عام
۸۴۵	منشی ممتاز حسین صاحب اور سیر	لوگانوں	عام
۸۴۶	مولوی حکیم سید مشرف علی صاحب	براہون	عام
۸۴۷	شیخ منوج الدین صاحب سب رجسٹرار و رئیس	ہوشیار پور	عام
۸۴۸	مولوی محمد ابراہیم صاحب مشرف عدالت صدر	جالندھر	عام
۸۴۹	چودھری محمد نواب خاں صاحب وکیل عدالت	کپور تھلہ	عام
۸۵۰	چودھری میران بخش صاحب نمبر دار و سفید پوش	سلیم پور	عام
۸۵۱	منشی شیخ محمد اسحق صاحب گروہ دار و قانون گو	کوٹڑہ	عام

نمبر شمار	نام نامی	پتہ	تعداد ورق
۸۵۲	منشی محمد علی صاحب رجسٹرار	بہاولپور	عام
۸۵۳	حافظ مظہر حسین صاحب رئیس	اودھ پور	عام
۸۵۴	منشی محمد حسین خالصا صاحب عالم جالندھری ڈپٹی انسپکٹر	لہوہیانہ	عام
۸۵۵	منشی محبوب الرحمن صاحب مختار عدالت	میرٹھ	عام
۸۵۶	مولوی مظہر صاحب وکیل	بالکپور	عام
۸۵۷	حافظ سید محبوب الحق صاحب رئیس	پٹنہ	عام
۸۵۸	مولوی محمد بخش صاحب وکیل	بالکپور	عام
۸۵۹	مولوی محمد رحیم صاحب وکیل	"	عام
۸۶۰	مولوی محی الدین اشرف صاحب	"	عام
۸۶۱	منشی منظور الحق صاحب خلف حاجی افضالی الحق صاحب ڈپٹی کلکٹر پنشنر	غازی پور	عام
۸۶۲	مولوی محمد ابراہیم صاحب نمبر دار	کرناٹ	عام
۸۶۳	مولوی محمد حسین صاحب اہلکار نواب رستم علی خاں صاحب رئیس	کرناٹ	عام
۸۶۴	معزز حسین خالصا صاحب رئیس	میرٹھ	عام
۸۶۵	حافظ محمد ہاشم صاحب سوداگر	کانپور	عام
۸۶۶	شیخ محمد اسماعیل صاحب رئیس	دہلی	عام
۸۶۷	میرزا محمد بیگ صاحب منیر مطبع محبتائی	"	عام
۸۶۸	منشی محمد الدین صاحب گجراتی رکن انجمن اسلامیہ	لاہور	عام
۸۶۹	شیخ مناب الدین صاحب سوداگر کتب	ہوشیار پور	عام
۸۷۰	حافظ محمد زکریا صاحب	دہلی	عام

نمبر شمار	نام نامی	پتہ	تعداد
۸۷۱	حافظ محمود حسین خان صاحب رئیس	جھنگھر	۱
۸۷۲	شیخ محی الدین حیدر صاحب رئیس	شیخوپورہ	۱
۸۷۳	مولوی حکیم محبوب علیخان صاحب رئیس	آٹولہ	۱
۸۷۴	حکیم محمد معظم علیخان صاحب عرف مکہ میان رئیس	آٹولہ	۱
۸۷۵	حکیم محمد حسن صاحب عرف حسینی میان رئیس	"	۱
۸۷۶	مرتضی بیگ صاحب نمبردار موضع	چرہ	۱
۸۷۷	محمد محی الدین صاحب تاجر کتب	بنگلور	۱
۸۷۸	جمعدار محمد بن سالم صاحب بالاحمر	بالاحمر	۱
۸۷۹	منشی سید مظہر الحق صاحب رئیس	پٹنہ	۱
۸۸۰	ڈاکٹر مولوی مبارک حسین صاحب رئیس	"	۱
۸۸۱	حاجی محمد مجید صاحب	پٹنہ	۱
۸۸۲	منشی مظہر الحق صاحب لٹوانی نائب ریاست	عثمانپورہ	۱
۸۸۳	چودھری محمد یونس صاحب رئیس	ردولی	۱
۸۸۴	چودھری محمد عباس صاحب رئیس و قانون گو	"	۱
ن			
۸۸۵	منشی نذیر علی صاحب ڈپٹی کلکٹر	باندہ	۵
۸۸۶	نواب نصیر الدین صاحب رئیس	پٹنہ	۱
۸۸۷	نواب نصیر الدین احمد خان صاحب رئیس	دہلی	۱
۸۸۸	مولوی سید نصیر الدین احمد صاحب رئیس	بہار	۱
۸۸۹	شیخ نجم الدین حیدر صاحب فریدی ڈپٹی کلکٹر پٹنہ	شیخوپورہ	۱

نمبر شمار	نام نامی	پستہ	تعداد رقم
۸۸۰	خان منشی نیاز الدین خالص صاحب تحصیلدار	ہوشیار پور	۱۰
۸۸۱	مرزا نظام بیگ صاحب رسالدار	بھاؤنگر	۱۰
۸۸۲	منشی نذیر احمد صاحب نائب پرنٹرنٹ	جالندھر	۱۰
۸۸۳	نور محمد صاحب گیکہ مبین صانع النبات	بھاؤنگر	۱۰
۸۸۴	سید نور الحسن صاحب	ردولی	۱۰
۸۹۵	مولوی نیاز احمد خالص صاحب	کونڑہ	۱۰
۸۹۶	منشی نبی بخش صاحب ایسیل فوئیں	نکودر	۱۰
۸۹۷	سید نور اللہ میا خالص صاحب مرستہ دار	بسولی	۱۰
۸۹۸	شیخ نبی بخش محمد حسین صاحب سوداگر	الموڑہ	۱۰
۸۹۹	منشی نہال احمد صاحب علوی حمیدی	کڑہ	۱۰
۹۰۰	منشی نواب علی صاحب نقل نویس	میرٹھ	۱۰
۹۰۱	نیاز محمد خالص صاحب وکیل	جالندھر	۱۰
۹۰۲	منشی نور محمد صاحب کارپرداز گورنمنٹ پریس	ٹٹلہ	۱۰
۹۰۳	منشی نور اللہ صاحب کلرک	"	۱۰
۹۰۴	منشی نذر محمد خالص صاحب کورٹ انسپکٹر پولیس	"	۱۰
۹۰۵	نور محمد صاحب کشمیری ٹھیکہ دار	"	۱۰
۹۰۶	منشی نادر علی صاحب وکیل	امروہہ	۱۰
۹۰۷	مولوی سید نور الحسن صاحب	بہار	۱۰
۹۰۸	مولوی ناظر حسین صاحب	"	۱۰
۹۰۹	مولوی سید شاعر علی صاحب سب رجسٹرار	"	۱۰

نمبر شمار	نام نامی	پتہ	تعداد درم
۹۱۰	مولوی نصیر الحق صاحب	بہار	عام
۹۱۱	مولوی حکیم نذیر احسن صاحب	"	عام
۹۱۲	مولوی نذیر الحق صاحب وکیل	"	عام
۹۱۳	بابو نظام الدین صاحب ایجنٹ	امر تسر	عام
۹۱۴	سید نادر حسین صاحب سوداگر	شکھ	عام
۹۱۵	محمد نادر شاہ صاحب وکیل	امروہہ	عام
۹۱۶	حافظ نور الدین صاحب	دہلی	عام
۹۱۷	نثار احمد صاحب	"	عام
۹۱۸	شیخ نبی بخش صاحب ٹھیکہ دار	میرٹھ	عام
۹۱۹	سید نور احسن صاحب	ایرا بیان	عام
۹۲۰	حافظ نور محمد صاحب	جھلور	عام
۹۲۱	حاجی نور محمد صاحب سوداگر و عن	دہلی	عام
۹۲۲	شیخ نبی بخش صاحب بزاز	سلطان پور	عام
۹۲۳	مانجی نذر احمد صاحب برادر مانجی عسکریہ الدین صاحب	چانگام	عام
	رئیس		
۹۲۴	منشی نیاز اللہ صاحب رئیس و وکیل	بلاری	عام
۹۲۵	سید نظام شاہ صاحب پشادوی	پڑودہ	عام
۹۲۶	مولوی شیخ نذیر الدین احمد صاحب مدرس	شیخ پور	عام
۹۲۷	مولوی نعمت الرحمن صاحب نقاشی	رودلی	عام
۹۲۸	شیخ نذر علی صاحب	غازی پور	عام

نمبر شمار	نام نامی	پتہ	تعداد رقم
۹			
۹۲۹	منشی ولایت خالص صاحب انسپکٹر پولیس	میدوا	لکھ
۹۳۰	حافظ ولی محمد صاحب	کورا سکھی پور	یک
۹۳۱	منشی محمد ولی الحق صاحب	نوکا فون	یک
۹۳۲	چودھری وارث خالص صاحب رئیس مینو پل کشر	راولپنڈی	یک
۹۳۳	مولوی محمد وحید الدین صاحب مختار	باکمپور	یک
۹۳۴	مولوی وزیر حیدر صاحب	پٹنہ	یک
۹۳۵	منشی میر وزیر علی صاحب چیف کانسٹیبل پولیس	نوکا فون	یک
۹۳۶	ڈاکٹر وارث علی خالص صاحب	پیری	یک
۹۳۷	سید ولایت علی شاہ صاحب کلرک	شملہ	یک
۹۳۸	مولوی حکیم محمد واحد عینا خالص صاحب رئیس صدر انجمن اسلامیہ	آٹولہ	یک
۹۳۹	منشی ولایت حسین خالص صاحب انسپکٹر ڈاکخانہ	مرزا پور	یک
۹۴۰	مولوی سید ولی صاحب	دہلی	یک
۹۴۱	سردار وزیر محمد خالص صاحب	گلگت	یک
۹۴۲	حافظ ولایت احمد صاحب	پیل بھیت	یک
۹۴۳	ولی النسا بیگم زوجہ حکیم عباس علی صاحب مرحوم	برٹودہ	یک
۱۰			
۹۴۴	مولوی محمد ہادی حسن صاحب وکیل	بریلی	یک
۹۴۵	چودھری حافظ ہادی رضا صاحب امام جامع مسجد	ردولی	یک
۱۱			

نمبر شمار	نام نامی	پتہ	تعداد رقم
۹۴۱	میر یوسف علی صاحب وکیل	کرناٹ	عام
۹۴۲	حاجی یعقوب علی صاحب	دہلی	عام
۹۴۳	چودھری یعقوب حسین صاحب عرف پیارے صاحب رئیس	کٹیڑا	عام
۹۴۴	مولوی حاجی یعقوب خان صاحب رئیس	دوتا ولی	عام
۹۴۵	یونس حاجی پیر محمد صاحب بیٹھ	کلکتہ	عام

فہرستان حضرات کی جنہوں نے چندہ کنیت سے کم چندہ دیا

نمبر شمار	نام نامی	پتہ	تعداد رقم
۹۵۱	شیخ جمال احمد صاحب زمیندار موضع	بہلہر	عام
۹۵۲	ملک رحمو ولد بہتو صاحب ساکن	بڑودہ	عام
۹۵۳	چودھری محمود احمد صاحب	ردولی	عام
۹۵۴	شاہ عنایت احمد صاحب احمدی فاروقی	"	عام
۹۵۵	شیخ عبدالوحید صاحب	"	عام
۹۵۶	خواجہ انصاف احمد صاحب رئیس	"	عام
۹۵۷	چودھری نعمت رسول صاحب رئیس	"	عام
۹۵۸	مفتی عباد اللہ صاحب کارکن تعلقہ	برنی	عام
۹۵۹	ڈاکٹر عظیم الدین صاحب رئیس	کونڑہ	عام
۹۶۰	میر یاقین صاحب سارجنٹ پولیس درجہ اول	ہوشیار پور	عام
۹۶۱	میان برکت علی صاحب رئیس	موضع لہی خواجو	عام

نمبر شمار	نام نامی	پتہ	تعداد و عظیم
۹۶۵	چودھری غلام غوث خان صاحب راجپور ساکن	موضع ٹھراٹا	۱ عدد
۹۶۶	قاضی علی محمد صاحب رئیس	جالندھر	۱ عدد
۹۶۷	منشی رفیع الدین صاحب سارجنٹ درجہ اول	"	۱ عدد
۹۶۸	حافظ عبدالحمید صاحب	"	۱ عدد
۹۶۹	انوار مولوی حافظ سید زکریا خان صاحب	بدایون	۱ عدد
۹۷۰	منشی محمد شیر خان صاحب کوٹوال	بدایون	۱ عدد
۹۷۱	قاضی محمد اسحق صاحب سکرٹری انجمن اسلامیہ	بسولی	۱ عدد
۹۷۲	منشی مومن علی صاحب	بسولی	۱ عدد
۹۷۳	محمد شجاعت علی خان صاحب رئیس	بہرام پور	۱ عدد
۹۷۴	منشی محمد اشرف خان صاحب داروغہ جنگلی	جالندھر	۱ عدد
۹۷۵	حافظ محمد بخش صاحب نقشہ نویس دفتر آب ہوا	شملہ	۱ عدد
۹۷۶	بابو جھنڈے خان صاحب کلرک	"	۱ عدد
۹۷۷	دائم علی خان صاحب خاندان	شملہ	۱ عدد
۹۷۸	منشی الہ بخش صاحب	"	۱ عدد
۹۷۹	علی محمد صاحب ٹھیکہ دار	"	۱ عدد
۹۸۰	بابو حاجی محمد صاحب سب پوسٹ ماسٹر	+	۱ عدد
۹۸۱	بابو عبدالرحمن صاحب	شملہ	۱ عدد
۹۸۲	منشی محمد فائق صاحب اہلہ سروے	+	۱ عدد
۹۸۳	انعام اللہ خان صاحب حصہ دار	+	۱ عدد
۹۸۴	ابراہیم خان صاحب نمبر دار	قصہ بسولی	۱ عدد

نمبر شمار	نام نامی	پته	تعداد عظیم
۹۸۲	سهر بیوپاری	قسمه بسولی	عمر
۹۸۳	محمد حسین صاحب بیوپاری	"	عمر
۹۸۴	نور و صاحب بیوپاری	"	عمر
۹۸۵	الله دیا صاحب بیوپاری	"	عمر
۹۸۶	امون صاحب ٹھیکہ دار	سچولی	عمر
۹۸۷	حاجی الله دیا صاحب ساکن	راین	عمر
۹۸۸	ڈاکٹر غازی الدین خان صاحب	"	عمر
۹۸۹	بابو عبد الله صاحب کلرک خزانہ	"	عمر
۹۹۰	چودھری کریم الدین صاحب ساکن	راین	عمر
۹۹۱	سید اکبر شاہ صاحب بچہ مفتی فدا محمد صاحب وکیل	پشاور	عمر
۹۹۲	منشی غلام رسول صاحب	"	عمر
۹۹۳	سید علی خان صاحب	روضہ گانوان	عمر
۹۹۴	سید علی صاحب	"	عمر
۹۹۵	مولوی الطاف حسین صاحب	ردولی	عمر
۹۹۶	شیخ عبد الرزاق صاحب	"	عمر
۹۹۷	شیخ مصطفیٰ حسین صاحب	"	عمر
۹۹۸	حافظ وحید الدین صاحب فریدی	"	عمر
۹۹۹	سید محمد شفیع صاحب	غازی پور	عمر
۱۰۰	عرب علی ابن ابوبکر الیافعی	"	عمر
۱۰۰۱	عرب الشاوش عبد الله بن صالح بن نقیب یافعی	"	عمر

نمبر شمار	نام نامی	پتہ	تقداد و عطا
۱۰۰۲	سید عبد الغفور صاحب زمیندار	موضع بلکیرہ	۱۴۸
۱۰۰۳	میر امانت علی صاحب زمیندار	"	۱۴۸
۱۰۰۴	عبد الحکیم صاحب ساکن	کٹا سرے	۱۴۸
۱۰۰۵	شیخ فرید احمد صاحب زمیندار	"	۱۴۸
۱۰۰۶	شیخ غفار علی صاحب زمیندار	موضع مجلس	۱۴۸
۱۰۰۷	باز خان صاحب زمیندار	چند رامو	۱۴۸
۱۰۰۸	منشی میر خان صاحب الحمد نیابت مال	مجموعہ پال	۱۲۷
۱۰۰۹	محمد رضا خان صاحب اجین اول	"	۱۲۷
۱۰۰	میر مظفر حسین صاحب زمیندار	منگر وٹہ	۱۴۸
۱۰۱	میر باقر علی صاحب زمیندار	"	۱۴۸
۱۰۱۱	حکیم دین محمد صاحب ساکن	کٹا سرے	۱۴۸
۱۰۱۲	شیخ عبدالوہاب صاحب	موضع مجلس	۱۴۸
۱۰۱	قادر خان صاحب جمعدار	مجموعہ پال	۱۰۶
۱۰۱	شیخ عبداللہ صاحب	"	۱۴۸

فہرست چندہ دہندگان پیغمہ دار العلوم مندرجہ بالا

نمبر شمار	نام نامی	پتہ	تقداد و عطا
۱	منشی سید ناصر محمد صاحب	سیدی پیرہ کن	لکھ
۲	استغیل مر کا عرف مار کین دباشی صاحب	اکیاں	لکھ
۳	عبد الحمید عبدالقادر صاحب سوداگر	"	لکھ

نمبر شمار	نام نامی	پته	قدر ادر
۲	حاجی عیسیٰ صالح محمد صاحب ایندلسنس	کوچین	سه
۳	حاجی نسوعلم ایندکپنی	اکباب	صصه
۴	یعقوب میان بن حاجی نسوعلم صاحب سوداگر	چانگام	صصه
۵	محمد یوسف صاحب حاجی نسوعلم کپنی	"	صه
۸	حاجی موسیٰ حاجی احمد صاحب	"	صصه
۹	رحیم بخش میان بن حاجی نسوعلم صاحب سوداگر	چانگام	بییه
۱۰	انومیا نصاب سوداگر	اکباب	بییه
۱۱	حاجی اسمعیل حاجی موسیٰ صاحب	"	صه
۱۲	خلید یانی صاحب والدہ مسکین عبدالرحیم بن حاجی اسمعیل مروج	"	صه
۱۳	حاجی عبداللہ حاجی آدم صاحب معرفت نور محمد آدم صاحب	کوچین	صه
۱۴	اسد علی صاحب چودھری ابن محمد شفیع صاحب چودھری	برتلی اوٹ	صه
۱۵	منشی نور امیر علی صاحب	حیدر آباد دکن	لہر
۱۶	حاجی عبدالعلی صاحب سوداگر	اکباب	مٹلہ
۱۷	خان بہادر قاسم حاجی میٹھا صاحب	"	مٹلہ
۱۸	حاجی احمد عبداللطیف صاحب	"	مٹلہ
۱۹	حاجی محمد حاجی یعقوب صاحب	"	مٹلہ
۲۰	حاجی احمد حاجی ہاشم حاجی عبداللہ صاحب	"	صہ
۲۱	مولوی عبدالرحمن صاحب شایق خان روم	بہی	صہ
۲۲	بابو بشیر احمد صاحب	راپور	صہ
۲۳	چندہ متفرقات معرفت حاجی عبدالرحیم بن حاجی اسمعیل صاحب	"	لہر

نمبر شمار	نام نامی	پتہ	تعداد عطیہ
۲۳	سوداگر فقیر محمد صاحب	چانگام	لکھ
۲۵	ترا علی صاحب بن انومیا نصاب سوداگر		لکھ
۲۶	سکی الدین کٹی صاحب		لکھ
۲۷	سناج محمد عبداللہ صاحب تاجر		لکھ
۲۸	امیر علی صاحب داماد انومیا نصاب سوداگر	چانگام	لکھ
۲۹	مسعود خان صاحب ابن الف خان صاحب	"	لکھ
۳۰	شیخ مبارک علی صاحب ڈاکٹر ملازم	اکیاب	لکھ
۳۱	بانجی لورا احمد صاحب برادر بانجی عزیز اللہ صاحب	چانگام	لکھ
۳۲	مولوی سید محمد سلامت علی صاحب	دہلی	لکھ
۳۳	صوفی کٹی حاجی صاحب		لکھ
۳۴	حاجی سید گلاب شاہ صاحب		لکھ
۳۵	منشی ٹھنڈا امیا نصاب ساکن	مہرا	لکھ
۳۶	عبدالرحمن بن کفیل الدین دفتری	اکیاب	لکھ
۳۷	مسکین عبدالرحیم بن حاجی اسماعیل صاحب مرحوم	"	لکھ
۳۸	عمر علی صاحب معلم	چانگام	لکھ
۳۹	حاجی الہی بخش صاحب		لکھ
۴۰	حسین حاجی یوسف صاحب	الپی	لکھ
۴۱	مہارک علی صاحب	آرکٹ	لکھ
۴۲	عبدالجمل صاحب	چانگام	لکھ
۴۳	حاجی بیجو خان صاحب دوکاندار	اکیاب	لکھ

نمبر شمار	نام نامی	پتہ	تعداد و عظیم
۲۲	احمد بخش صاحب دوکاندار	اکیاب	۱۰
۲۵	منشی عبدالحکیم صاحب ملازم حاجی نسو معلم کپنی	چانگام	۱۰
۲۶	عبداللہ صاحب کاکا	کنا نور	۱۰
۲۷	محب علی سوداگر	جونپور	۱۰
۲۸	شیخ تمیم گلاب صاحب ملازم سوداگر عبدالقادر صاحب	اکیاب	۱۰

فہرست اول حشرات کی جنھوں نے صیغہ اشاعت الاسلام میں چندہ دینے کا
جلسہ عام میں وعدہ کیا تھا

نمبر شمار	نام نامی	تعداد و چندہ		
		یک وقت	سالانہ	ماہوار
۱	خواجہ محمد ایوسف صاحب وکیل علیگڑھ	۱۰	۰	۰
۲	نواب چھوٹے مرزا صاحب رئیس دہلی	۰	۰	۰
۳	حاجی ریاض الدین احمد صاحب بریلوی	۰	۰	۰
۴	نواب عبداللہ خان صاحب رئیس چھتاری	۰	۰	۰
۵	شیخ عمر علی صاحب رئیس میرٹھ	۰	۰	۰
۶	دانشمند خان صاحب رئیس ضلع میرٹھ	۰	۰	۰
۷	پیر جی ابراہیم بیگ صاحب مختار میرٹھ	۰	۰	۰
۸	سید محمد میر صاحب وکیل میرٹھ	۰	۰	۰
۹	حافظ غنیز الدین صاحب وکیل	۰	۰	۰
۱۰	قاری محمد اسماعیل صاحب ساکن مٹیا محل دہلی	۱۰	۰	۰
۱۱	نام معلوم الاسلام ہنگام جلسہ	۱۰	۰	۰

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ		
		یکمشت	سالانہ	ماہوار
۱۲	نواب بہادر علی شاہ صاحب رئیس سردہ	۰	۰	۱۶
۱۳	مولوی محمد ابراہیم صاحب مالی بٹی	۰	۱۷	۰
۱۴	مولوی محمد یونس صاحب رئیس و تاوی	۰	۰	۱۶
۱۵	سیر عثمان علی صاحب مختار عام ریاست ہمدونہ	۱۷	۰	۰
۱۶	مولوی محمد حسین صاحب بدایونی	۱۷	۱۷	۱۷
فہرست چندہ دہندگان محکمہ شاعۃ الاسلام ندوۃ العلماء				
نمبر شمار	نام نامی	پتہ	تعداد چندہ	
۱	بقیہ همانداری جلسہ چارم معرفت حافظ فتیح الدین صاحب درگاہ	میرٹھ	۱۷	۱۷
۲	والدہ ماجدہ شاہ عبداللطیف صاحب رئیس	مونگیر	۱۷	۱۷
۳	نواب چھوٹے مرزا صاحب رئیس اعظم	دہلی	۱۷	۱۷
۴	ڈاکٹر محمد اکبر صاحب	ہاپور	۱۷	۱۷
۵	سید محمد حسن صاحب رئیس ولد سید اما نعلی صاحب	"	۱۷	۱۷
۶	مولوی حکیم سید علی صاحب مددگار عدالت دیوانی	حیدر آباد دکن	۱۷	۱۷
۷	حافظ شیخ محمد حسن صاحب ولد مبارک علی صاحب	ہاپور	۱۷	۱۷
۸	قاضی عزت علی صاحب اعظم علی صاحب	"	۱۷	۱۷
۹	شیخ مشتاق احمد صاحب ولد مبارک علی صاحب	"	۱۷	۱۷
۱۰	سید ابن حسن صاحب ولد محمد احسن مرحوم	"	۱۷	۱۷
۱۱	عبدالشکور خان صاحب ولد بیگ خان صاحب	بہادر گڑھ	۱۷	۱۷
۱۲	منشی امراؤ علی صاحب ولد اہتمام علی صاحب	۱۷	۱۷	۱۷

نمبر شمار	نام نامی	پتر	تعداد عظیم
۱۳	منظور حسن نصاب رئیس	پہلوت	۱ ص
۱۴	منشی امین الدین ولد احمد یار خان صاحب	انوپ شہر	۱ ص
۱۵	منشی احمد حسن صاحب	ہاپوڑ	۱ ص
۱۶	قاضی سید ممتاز حسین صاحب نائب تحصیلدار	کپ پلا	۱ ص
۱۷	میر عثمان علی صاحب مختار عام ریاست	خندونہ	۱ ص
۱۸	قاری محمد اسماعیل صاحب	دہلی	۱ ص
۱۹	نامعلوم الاسم		۱ ص
۲۰	شیخ عنایت علی ولد منور علی صاحب	ہاپوڑ	۱ ص
۲۱	مولوی نصیر الحق صاحب	میرٹھ	۱ ص
۲۲	فرزند علی صاحب ولد فضل علی صاحب رئیس	سراہہ	۱ ص
۲۳	قاضی عبدالقیوم صاحب ولد وزیر علی صاحب	ہاپوڑ	۱ ص
۲۴	مولوی مظفر علی صاحب اہل مدرسہ	"	۱ ص
۲۵	سید عبدالکریم صاحب ولد درانی صاحب اہل مدرسہ	"	۱ ص
۲۶	عبداللہ ولد خواجہ بخش صاحب بیوپاری	"	۱ ص
۲۷	امین الدین صاحب مخزر رجسٹری	انوپ شہر	۱ ص
۲۸	سماءہ نذیر النساء صاحبہ زوجہ معصوم علی صاحب ساکن	گکادھٹی	۱ ص
۲۹	سید محمد علی صاحب ولد فرحت علی صاحب	ہاپوڑ	۱ ص
۳۰	بابو محمد اسماعیل صاحب کلرک	کپ پلا	۱ ص
۳۱	منشی یعقوب علی صاحب	محلہ جنگالی پورہ	۱ ص
۳۲	منشی اکبر خان صاحب		۱ ص

نمبر شمار	نام نامی	پتہ	تعداد رقم
۳۳	مولوی سید سلامت علی صاحب	دہلی	۱۰
۳۴	منشی نظام الحق صاحب ولد مبارک علی صاحب رئیس	کارتہ	۱۰
۳۵	رحیم بخش مستری	ہاپوڑ	۱۰
۳۶	دار و عہدہ مظہر علی صاحب اہل مدرسہ	"	۱۰
۳۷	قاضی ممتاز علی صاحب ولد ضمیر علی صاحب	"	۱۰
۳۸	محمد حسن خاں مبارک علی صاحب	"	۱۰
۳۹	شیخ ممتاز احمد ولد اشفاق حسین صاحب	"	۱۰
۴۰	سید محمد علی صاحب ولد برکت علی صاحب سکنتہ	گلاؤنٹی	۱۰
۴۱	مولوی ابن حسن صاحب ولد محمد اسحق صاحب اہل مدرسہ	ہاپوڑ	۱۰
۴۲	حافظ احمد حسن صاحب ولد شہناز علی صاحب	"	۱۰
۴۳	قاضی کمال الدین صاحب ولد جمال الدین صاحب	"	۱۰
۴۴	سید محبوب علی صاحب ولد میر علی صاحب	"	۱۰
۴۵	منشی عبدالعزیز صاحب ولد محمد بخش صاحب	"	۱۰
۴۶	شیخ محبوب علی صاحب ولد وزیر علی صاحب	"	۱۰
۴۷	حکیم امیر بیگ صاحب ولد محمد بیگ صاحب	"	۱۰
۴۸	کفایت خاں صاحب ولد غلام رسول صاحب	"	۱۰
۴۹	شیخ محمد عبدالمصعب صاحب و محفوظ علی صاحب محمد اسحق صاحب	"	۱۰
۵۰	حاکم علی صاحب ولد مراد خان ساکن	جوگی پور	۱۰
۵۱	عبدالحمید صاحب ولد کریم بخش صاحب	مرشد پور	۱۰
۵۲	عمر خاں صاحب ولد دیدار بخش صاحب پٹھان	ہاپوڑ	۱۰
۵۳	کریم بخش ولد حاجی حسین بخش صاحب	"	۱۰

نمبر شمار	نام نامی	پته	عظمت و قدا
۵۴	کلوپسر کریم بخش صاحب بیوپاری	باپور	۱۸
۵۵	آئی بخش ولد گنسا بیوپاری	"	۱۸
۵۶	الدین ولد امامی بیوپاری	"	۱۸
۵۷	سید مظفر علی صاحب ولد صاحب علی صاحب	"	۱۸
۵۸	فضل آئی صاحب بساطی	"	۱۸
۵۹	شیخ محمد الیاس صاحب پسر نظام علی صاحب	"	۱۸
۶۰	سید عبد العلی صاحب ولد عبدالناصر صاحب	"	۱۸
۶۱	جمیعت خانصاحب ولد سکندر خانصاحب	"	۱۸
۶۲	منشی علی احمد صاحب ساکن	بنت	۱۸
۶۳	منشی امین الدین صاحب ولد احمد یار خانصاحب	انوپ شهر	۱۸
۶۴	شیخ محمد اسحق صاحب ولد امام علی صاحب ساکن	صنباوت	۱۸
۶۵	لکمبر ولد عوض ساکن	سهانی	۱۸
۶۶	منشی عبد الغفور خانصاحب متوطن	موضع وانی	۱۸
۶۷	رجیم داد صاحب	باپور	۱۸
۶۸	ہدایت ملازم سید محمد بخش صاحب	"	۱۸
۶۹	رحمت علی صاحب ولد رستم علی صاحب	"	۱۸
۷۰	شیخ بشیر الدین صاحب مورچونگے	"	۱۸
۷۱	شیخ مراد علی صاحب ولد عالم علی صاحب	"	۱۸
۷۲	محمد حسین صاحب ولد حسین بخش صاحب چپراسی دفتر امین صاحب	"	۱۸
۷۳	منشی داؤد خانصاحب	بانده	۱۸

نمبر شمار	نام نامی	پتہ	تقداد عطلہ
۷۴	بیرنجی چراغ علی صاحب	ہاپوڑ	۴
۷۵	گھاسی خاں صاحب تال والا		۴
۷۶	حکیم خاں صاحب	ہاپوڑ	۴
۷۷	رحیم بخش صاحب	"	۴
۷۸	سید محمد اسماعیل صاحب ولد تراب علی صاحب	"	۴
۷۹	حاجی احمد بخش صاحب بساطی	"	۴
۸۰	حبیب بخش صاحب ولد نبی بخش صاحب بساطی	"	۴
۸۱	محمد صدیق صاحب ولد عنایت اللہ صاحب	"	۴
۸۲	حافظ محمد صاحب ولد کالے خاں صاحب	"	۴
۸۳	رحیم بخش صاحب عوف کلو بساطی		۴
۸۴	احمد حسین صاحب ولد عبدالعلی صاحب دھومی		۴
۸۵	میر خاں صاحب ولد روح اللہ خاں صاحب ساکن	جوگی پورہ	۴
۸۶	نوبت خاں صاحب ساکن	"	۴
۸۷	اللہ راضی ولد دامو بیو پاری	ہاپوڑ	۴
۸۸	خیراتی ولد بنوان بخار	"	۴
۸۹	عبد اللہ صاحب ساکن	بندکی	۴
۹۰	منصور علی صاحب پسر مسماۃ منیر النساء صاحبہ		۲
۹۱	اکبر خاں صاحب سکنا	بجولی	۲
۹۲	بلاقی چوکیدار	ہاپوڑ	۲
۹۳	عمر خاں صاحب	"	۲

نمبر شمار	نام نامی	پتہ	تعداد عظیمہ
۹۳	سید محبوب علی صاحب سکنہ	ہال پورٹ	۲
۹۴	نور بخش ولد بلہو		۲
۹۵	عبداللہ ولد امام بخش صاحب جام		۲
۹۶	حافظ رفیع الدین صاحب	کوئٹہ	۲
۹۷	منیر ملازم مشتاق احمد صاحب		۲
۹۸	دولت شاہ پنجابی		۲
۹۹	شیخ نبی بخش ولد امام بخش صاحب		۲
۱۰۰	عبدالرحمن ولد خدا بخش صاحب اہل مدرسہ		۲
۱۰۱	نجف خان صاحب	جوگی پورہ	۲
۱۰۲	منظر خان امراؤ خان صاحب	"	۲
۱۰۳	سید قدرت علی صاحب ولد مبارک علی صاحب	"	۲
۱۰۴	شرف اللہ اہل مدرسہ	ہال پورٹ	۲
۱۰۵	منشی حکیم اللہ محمد جونی	"	۲
۱۰۶	ابراہیم خان صاحب		۲
۱۰۷	احمد بخش صاحب پسر محمد و م بخش صاحب		۱
۱۰۸	شیخ اصغر علی صاحب ولد رحمت علی صاحب	ہال پورٹ	۱
۱۰۹	اشرف صاحب سکنہ	بڑودہ	۱
۱۱۰	مشیت اللہ صاحب جعدار	ہال پورٹ	۱
۱۱۱	عبدالرحیم پسر کریم بخش صاحب	"	۱
۱۱۲	عمر خان صاحب جعدار	"	۱
۱۱۳	محمد حسین صاحب جعدار		۱

نمبر شمار	نام نامی	پستہ	تقداریہ عظمیٰ
۱۱۳	شیخ غلام رسول صاحب پسر باقر صاحب	ہا پور	۱
۱۱۵	چندو ولد کلو صاحب ساکن	جوگی پورہ	۱
۱۱۶	حافظ خدا بخش ولد مولابخش صاحب	ہا پور	۱
۱۱۷	فہیم الدین پسر آئی بخش صاحب	میرٹھ	۱
۱۱۸	پہلوان خان صاحب چیراسی	باندہ	۱
۱۱۹	بشیر اللہ صاحب	"	۱
۱۲۰	علی بخش صاحب چیراسی	"	۱
۱۲۱	محمد حسین صاحب چیراسی	"	۱
۱۲۲	عبداللہ ربیع	ہا پور	۶
۱۲۳	محمد خان صاحب	"	۶
۱۲۴	سمیرا صاحب	"	۶
۱۲۵	میر داد صاحب	"	۶
۱۲۶	غفور علی صاحب ساکن	بھسانہ	۶
۱۲۷	محمد حنیف صاحب ولد حبیب اللہ صاحب	ہا پور	۶
۱۲۸	ایمن خان صاحب	"	۳
۱۲۹	نادر شاہ صاحب مولون جامع مسجد	"	۳

فہرستان حضرات کی جنہوں نے وظائف مصریہ کیے چند دینے کا وعدہ کیا تھا

نمبر شمار	نام نامی	تقداریہ عظمیٰ	تقداریہ عظمیٰ
۱	مولانا محمد لطیف اللہ صاحب مفتی اعلیٰ ریاست حیدر آباد دکن	نام	نام

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چیدہ		
		یکمشت	سالانہ	ماہوار
۲	مولوی ابو محمد عبدالحق صاحب دہلوی	ما	.	ع
۳	مولوی شاہ سلیمان صاحب قادری چشتی	ما	.	.
۴	مولوی شبلی صاحب نعمانی	ما	.	.
۵	مولوی یونس خان صاحب رئیس دہلی	ما	.	.
۶	سید امتیاز علی صاحب رئیس امر دہلی	ما	.	.
۷	مفتی عمر علی صاحب رئیس میرٹھ	ما	.	.
۸	مولوی عبد الرحیم صاحب رئیس میرٹھ	ع	.	.
۹	مولوی شاہ عبدالحق صاحب سجادہ نشین خاندان نقشبند	ع	.	.
	جہان خیلان ضلع ہوشیار پور			
۱۰	مولوی شیر محمد خان صاحب رئیس جھجر	.	ع	.
۱۱	چھوٹے مرزا صاحب رئیس دہلی	.	ع	.
۱۲	مولوی حکیم محمد اسحق صاحب مفتی ریاست پٹیالہ	ل	.	.
۱۳	نواب بہادر شاہ صاحب رئیس سر دھنہ	ع	.	.
۱۴	مولوی عبد الاحد صاحب مالک مطیع عجبائی دہلی	.	.	ع
۱۵	مولوی عنایت احمد صاحب وکیل دہلی	ع	.	.
۱۶	انجمن اسلامیہ بریلی	.	.	ع
۱۷	مولوی سید احمد صاحب دہلوی نیرہ حضرت شاہ رفیع الدین	.	ع	.
	صاحب رحمۃ اللہ علیہ			
۱۸	رحیم علی خان صاحب ساکن منڈالی	.	ع	.
۱۹	حافظ غفور الدین صاحب ڈپٹی انسپکٹر نیشنل	ع	.	.

نمبر شمار	نام نامی	پتہ	تقدیر چنید
۶	مولوی حافظ حکیم محمد اسحق صاحب مفتی ریاست	پٹیاہ	۷۵
۷	مفتی عبد الغفور صاحب رئیس	بہادر گڑھ	۷۵
۸	مولوی حکیم عبداللہ صاحب رئیس	پشاور	۷۵

فہرست خزانہ محمدینہ دواۃ العلماء کانپور

نمبر شمار	نام نامی	پتہ	تقدیر چنید
۱	مولوی شاہ محمد سلیم الزمان خاں صاحب مجسٹریٹ درجہ اول	ضلع آگر	۷۵
۲	صندوق جامع مسجد سوداگر محمد بخش مرحوم	اکیاہ	۷۵
۳	آٹھون زادہ محمد عبدالصمد خاں صاحب دار و نہ	راہپور	۷۵
۴	مفتی بشیر محمد صاحب تحصیلدار	درگ	۷۵
۵	مفتی غلام محمد صاحب تحصیلدار نیشنل	جمجمہ	۷۵
۶	رحیم بخش محمد نور صاحب	الموڑہ	۷۵
۷	شیخ محمد قدرت اللہ صاحب سوداگر	"	۷۵
۸	سرفت مفتی ضمیر الدین احمد صاحب پیشکار محکمہ بندوبست		۷۵
۹	ولی محمد صاحب رئیس	جمجمہ	۷۵
۱۰	شیخ مخد علی عرف پیارے میان صاحب	راہپور	۷۵
۱۱	مولانا بخش صاحب نائب قاضی	قصبہ بڑودہ	۷۵
۱۲	مفتی محمد حاجی صاحب	مارہرہ	۷۵
۱۳	الدین خاں صاحب مجدد الرین و فوجدار خاں صاحب دفعت الرین	شملہ	۷۵
۱۴	شیخ رحیم الدین صاحب سوداگر	الموڑہ	۷۵

نمبر شمار	نام نامی	پتہ	تعارف
۱۵	ڈاکٹر مولابخش صاحب بہادر	الموڑہ	۱۶
۱۶	مختلف رقوم معرفت ڈاکٹر صاحب موصوف		۱۶
۱۷	نبی بخش صاحب برادر مولابخش صاحب		۱۶
۱۸	مولوی حسام الدین احمد صاحب فضلی ڈپٹی کلکٹر		۱۸
۱۹	شیخ کریم اللہ مرحوم	الموڑہ	۱۹
۲۰	شیخ کریم الدین صاحب سوداگر	ء	۲۰
۲۱	شیخ نبی بخش محمد حسین صاحب سوداگر	ء	۲۱
۲۲	حافظ امیر احمد صاحب ولد ڈپٹی آئی بخش صاحب مرحوم		۲۲
۲۳	پیر جی شیخ غایت حسین ساکن	گرہڑ پل	۲۳
۲۴	نام نامعلوم		۲۴
۲۵	شیخ فیض محمد صاحب سوداگر		۲۵
۲۶	شیخ کریم بخش احمد حسین صاحب		۲۶
۲۷	منشی سرفراز علی صاحب رئیس	فیض آباد	۲۷
۲۸	ٹیلر اسٹرو فانی لین	الموڑہ	۲۸
۲۹	شیخ مشیت اللہ صاحب خان نامان		۲۹
۳۰	ڈاکٹر حسن محمد صاحب		۳۰
۳۱	مسماۃ فاطمہ بی بی زوجہ محمد امیر خان مرحوم	راہپور	۳۱
۳۲	میان خواجہ بخش صاحب		۳۲
۳۳	میان کلاب صاحب		۳۳
۳۴	بھگمن خلیفہ درجیم بخش صاحب		۳۴

نمبر شمار	نام نامی	پتہ	تعداد فیہ
۳۵	مولد اشخاص معرفت مولوی رفیق علی صاحب	روولی	۹
۳۶	نجیب اللہ صاحب خواستہ مان کوشانی		۸
۳۷	شیخ مولا بخش صاحب		۸
۳۸	غوث محمد فدا حسین صاحب		۸
۳۹	علی بخش صاحب بوجڑ	الموڑہ	۸
۴۰	منشی حقداد صاحب نائب محافظ دفتر	سلطان پور	۷
۴۱	شیخ فیاض الدین صاحب		۴
۴۲	شیخ تصدق حسین صاحب		۴
۴۳	شیخ عبدالکریم صاحب		۳
۴۴	شیخ پیر بخش صاحب چھیدا		۴
۴۵	شیخ محمد یعقوب صاحب		۴
۴۶	شیخ محمد حسین صاحب		۴
۴۷	عبدالخالق صاحب	کشمیر	۳
۴۸	شیخ رحیم بخش صاحب خیاط		۳
۴۹	محمد حسین صاحب ساکن	کھیتا سرا	۳
۵۰	نوکل حسین صاحب		۴
۵۱	تاج حسین صاحب نبردار	موضع چرا	۴
۵۲	سرفراز بیگ صاحب		۴
۵۳	شیخ عبدالرحمن صاحب ساکن	موضع بھاسر	۴
۵۴	شیخ فضل حسین صاحب		۲

نمبر شمار	نام نامی	پنه	تعداد خطبه
۵۵	شیخ نصیب اللہ صاحب		۲
۵۶	شیخ نمن محمد صادق صاحب		۲
۵۷	شیخ رحمت اللہ گھاسی صاحب		۲
۵۸	شیخ اللہ بخش عبد اللہ صاحب		۲
۵۹	رحیم الدین خان صاحب		۲
۶۰	الہ بخش فقیر صاحب		۲
۶۱	شیخ حمایت اللہ صاحب		۲
۶۲	مولا بخش صاحب		۱
۶۳	میان جی محب اللہ صاحب		۱
۶۴	شیخ مبارک علی صاحب		۱
۶۵	رمضان صاحب		۱
۶۶	نصر اللہ امیر اللہ صاحب		۱
۶۷	شیخ بنجیب اللہ عبد اللہ صاحب		۱
۶۸	غلام حضرت خان صاحب		۱۰
۶۹	ہرن خان صاحب		۱۰
۷۰	غلام محمد صاحب		۱۰
۷۱	پیر بخش صاحب		۱۰
۷۲	رحیم اللہ رنج اللہ صاحب		۱۰
۷۳	احمد شاہ خان صاحب		۱۰

فہرست چندہ دہندگان مہمانی ندوۃ العلماء بابت جلسہ سہ ماہیہ ۱۳۳۱ھ

نمبر شمار	نام نامی	پتہ	تقدیر چندہ
۱	حاجی رحمت اللہ حاجی داؤد صاحب سیٹھ بمبئی معرفت حاجی محبوب الہی صاحب	بمبئی	۱۸
۲	رؤسائے سر دھنہ معرفت نواب سید اصغر علی شاہ صاحب	سر دھنہ	۱۸
۳	حاجی محبوب الہی صاحب سوداگر	میرٹھ	۱۸
۴	حافظ رفیع الدین صاحب سوداگر	"	۱۸
۵	فشی عزیز الدین صاحب سوداگر	"	۱۸
۶	افسران رحمت نمبر بنگال لیسر	"	۱۸
۷	حاجی عظیم اللہ صاحب مستری	"	۱۸
۸	قاضی جمیل احمد صاحب	"	۱۸
۹	شیخ کریم الدین صاحب سوداگر	"	۱۸
۱۰	ڈپٹی نجم الدین صاحب رئیس	"	۱۸
۱۱	ڈپٹی عبدالرحیم صاحب رئیس	"	۱۸
۱۲	نواب اسد اللہ خان صاحب بہادر	"	۱۸
۱۳	شیخ عبدالغنی صاحب سوداگر گجی ساز	"	۱۸
۱۴	عادل خان صاحب گماشتہ کسریٹ	"	۱۸
۱۵	عبدالخالق صاحب	"	۱۸
۱۶	نواب سید احمد شاہ صاحب رئیس	سر دھنہ	۱۸

چند علاوہ پچاس روپیہ نقد کے مکان جلسہ کے واسطے کلری اور بانس وغیرہ دیئے گئے ۱۲

نمبر شمار	نام نامی	پتہ	تقدیر
۱۷	کارخانہ تجارت حاجی انعام اللہ صاحب و حافظ روح اللہ		ص
	خانصاحب و حافظ محمد اعلیٰ صاحب		
۱۸	حافظ محمد خیراتی صاحب رئیس	شیخوپورہ	ص
۱۹	خان بہادر مولوی عبدالوہاب صاحب مرحوم معرفت	میرٹھ	ص
	ڈپٹی عبدالغفور صاحب		
۲۰	حاجی شیخ قادر بخش صاحب رئیس و آزریری مجسٹریٹ	فیض آباد	ص
۲۱	شیخ محبوب بخش صاحب سوداگر	میرٹھ	ل
۲۲	شیخ بخش الہی صاحب سوداگر	"	ل
۲۳	رفیق احمد صاحب	"	ل
۲۴	حاجی کلو صاحب مستری	"	ل
۲۵	امیر بخش صاحب بیوپاری معرفت گھسیہ چودھری	مرادنگر	ل
۲۶	منشی فصیح الدین صاحب ڈپٹی مجسٹریٹ منر		ص
۲۷	نواب محمد علی خانصاحب رئیس	جہانگیر آباد	ص
۲۸	کنور لطف علی خانصاحب رئیس	طالب نگر	ص
۲۹	کنور محمد مسعود علی خانصاحب رئیس	دانیپور	ص
۳۰	مولوی محمد فاضل صاحب ڈپٹی کلکٹر	میرٹھ	ص
۳۱	آغا سید حسن شاہ صاحب رئیس	خانپور	ص
۳۲	شیخ عبدالرحیم صاحب سوداگر	میرٹھ	ص
۳۳	حافظ حبیب بخش صاحب سوداگر	"	ص
۳۴	حافظ حامد حسین خانصاحب آزریری مجسٹریٹ و رئیس	"	ص

نمبر شمار	نام نامی	پتہ	تعداد اجزاء
۳۵	منشی عمر علی صاحب رئیس	میرٹھ	۷
۳۶	منشی صدیق احمد صاحب کازندہ خان بہادر		۷
۳۷	کنور عبدالغفور خان صاحب رئیس	دھرم پور	۷
۳۸	حافظ شفیع الدین صاحب سوداگر	میرٹھ	۷
۳۹	حافظ عبدالستار صاحب و عبدالکریم صاحب سوداگر	"	۷
۴۰	شاہ خلیل احمد صاحب رئیس	شیخوپورہ	۷
۴۱	حافظ عبدالعزیز صاحب ناظم نواب سرخو رشید جاہ بہادر		۷
۴۲	عبداللہ خان صاحب ٹھیکہ دار	غازی آباد	۷
۴۳	شیخ ابوالحسن صاحب سوداگر		۷
۴۴	شیخ آئی بخش صاحب و نظام الدین صاحب سوداگر		۷
۴۵	شیخ الہ بخش و قمر الدین صاحب سوداگر		۷
۴۶	شیخ عبداللہ صاحب سوداگر	لال کڑتی	۷
۴۷	بابو منظر حسین صاحب	"	۷
۴۸	حافظ عبدالرزاق صاحب ساکن	مہبی	۷
۴۹	محمد علی صاحب رسالہ ایجو بہادر پرنٹرز		۷
۵۰	میر قاسم علی صاحب آزریری مجسٹریٹ		۷
۵۱	محمد ابراہیم بیگ صاحب مختار		۷
۵۲	منشی عبدالغفور صاحب رئیس		۷
۵۳	پیر جی احمد خان صاحب رئیس		۷
۵۴	حافظ عبدالرحیم خان صاحب رئیس		۷

نمبر شمار	نام نامی	پتہ	تعداد چٹا
۵۵	حکیم فخر الدین صاحب رئیس	میرٹھ	۷
۵۶	الفت حسین خان صاحب رئیس	منگلور	۷
۵۷	حکیم مقرب حسین خان صاحب رئیس	میرٹھ	۷
۵۸	شیخ غلام نصیر الدین صاحب رئیس	شیخوپورہ	۷
۵۹	حاجی محمد انعام اللہ خان صاحب		۷
۶۰	حافظ محمد اعلیٰ صاحب		۷
۶۱	شیخ فتح علی صاحب رئیس	شیخوپورہ	۷
۶۲	میر محمد علی صاحب معرفت ڈپٹی نجم الدین صاحب		۷
۶۳	محمد مقصود علی خان صاحب رئیس	کھیری ضلع مظفرنگر	۷
۶۴	شیخ محمد یوسف صاحب رئیس	شیخوپورہ	۷
۶۵	لیاقت حسین صاحب محرر	خیزنگر دروازہ	۷
۶۶	آغا بہادر علی شاہ صاحب رئیس	سر دھنہ	۷
۶۷	حاجی سراج الدین صاحب سوداگر		۷
۶۸	صادق بیوپاری	صدر بازار	۷
۶۹	استرف خان صاحب	لال کرتی	۷
۷۰	عبدالستار و عبدالرزاق صاحب	"	۷
۷۱	محمد امین صاحب ولایتی	"	۷
۷۲	رحیم بخش صاحب بیوپاری	"	۷
۷۳	ماسٹر نو رالدین صاحب	صدر بازار	۷
۷۴	نامعلوم الاسم بذریعہ منی آرڈر		۷

۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

نمبر شمار	نام نامی	پتہ	تعداد
۷۵	منشی واحد خالص صاحب محکمہ بینک		۱ ص
۷۶	ماجی کریم بخش صاحب	صدر بازار	۱ ص
۷۷	نور الہی صاحب	"	۱ ص
۷۸	محمد اسماعیل صاحب کلاہ ساز		۱ ص
۷۹	نبی بخش صاحب عرف من جفت فروش		۱ ص
۸۰	حافظ کریم بخش و الہی بخش صاحب جفت فروش		۱ ص
۸۱	محمد خان صاحب رئیس	میرٹھ	۱ ص
۸۲	قاضی محمد عبدالباری صاحب	"	۱ ص
۸۳	ڈاکٹر سلیمان خان صاحب	"	۱ ص
۸۴	شیخ فضل احمد صاحب رئیس	شیخوپورہ	۱ ص
۸۵	خلیفہ اللہ رکھے صاحب رئیس	"	۱ ص
۸۶	عبدالوحید ولد خدا بخش صاحب صابون گر		۱ ص
۸۷	منشی نظام الحق صاحب رئیس	کاشٹھ	۱ ص
۸۸	منشی ارشاد الدین صاحب سرشتہ دار صاحب مجسٹریٹ کپ	میرٹھ	۱ ص
۸۹	شیخ محمد عبداللہ صاحب تحصیلدار پیشتر		۱ ص
۹۰	مرزا عبدالغریز بیگ صاحب کلاہ فروش		۱ ص
۹۱	آغا سید غلام خان صاحب رئیس	سر دھنہ	۱ ص
۹۲	میر علی اکبر صاحب رئیس	جلالی	۱ ص
۹۳	احمد حسین خان صاحب رئیس	داؤلپور	۱ ص
۹۴	محمد خورشید علی خان صاحب تحصیلدار	علیگڑھ	۱ ص

نمبر شمار	نام نامی	پتہ	تعداد چپہ
۹۵	شیخ محمد حسین صاحب رئیس	شیخوپورہ	۱۷
۹۶	محمد اسماعیل صاحب سب انسپکٹر	بنوئی	۱۷
۹۷	اکرام اللہ صاحب	صدر بازار	۱۷
۹۸	میر محمد علی صاحب سیاہہ نویس	غازی آباد	۱۷
۹۹	سید نیاز علی صاحب رئیس	علیگڑھ	۱۷
۱۰۰	خواجہ محمد یوسف صاحب رئیس	"	۱۷
۱۰۱	میر بشیر الحسن صاحب رئیس	جلالی	۱۷
۱۰۲	منشی سرالچمن صاحب مختار عام ریاست	برولی	۱۷
۱۰۳	میر عاشق علی صاحب رئیس	جلالی	۱۷
۱۰۴	محمد خان صاحب	تاجپور	۱۷
۱۰۵	میر شجاعت حسین صاحب رئیس	جلالی	۱۷
۱۰۶	میر عزیز الحسن صاحب رئیس	"	۱۷
۱۰۷	میر حکمت علی صاحب رئیس	"	۱۷
۱۰۸	محمد عبدالرحمن خان صاحب رئیس	کری ضلع مظفرنگر	۱۷
۱۰۹	منشی عماد الحق صاحب	"	۱۷
۱۱۰	احمد بخش صاحب ساکن	سر دار پور	۱۷
۱۱۱	معرفت حاجی کلومستری	"	۱۷
۱۱۲	قاضی نظام حسین صاحب رئیس	مارہرہ	۱۷
۱۱۳	اشفاق حسین صاحب رئیس	جلالی	۱۷
۱۱۴	امین حسین صاحب رئیس	"	۱۷

۱۱: مدار الحسن خان صاحب کے تین ادویہ فارمی تصدیق و علی خان صاحب کے چند دین شامل ہو گئے ہیں ۱۱:

فہرست اول حضرات علما و معززین کی جو کسی عذر سے شریک جلسہ نہیں ہو سکے اور خطوط معذرت کے بھیجے ہیں

نمبر شمار	نام نامی	مضمون
۱	جناب شاہ نظام الدین حسین مٹا چشتی نظامی بریلوی	راقم از راہ رجب بوجہ آشوب چشم غلیل ست ازین جہت از شرکت جلسہ مذکور معذور است۔
۲	مولانا شاہ امانت اللہ صاحب فصیحی غازی پوری	فقیر کو خود حاضری کا شرف حاصل کرنا ضروری تھا مگر کلکتہ میں بیرن جو در در ترقی کر گیا ہنوز باوجود مالش انواع و اقسام کے فروغ نہیں ہوا سخت مجبوری سے محروم رہا آپ یقین باور فرمائیں کہ سخت مجبوری کی وجہ سے محروم رہا جسکی نہایت فقیر کو ہے کہ ایسے جلسہ خیر و برکت قومی اسلامی میں شرکت کا فیض حاصل نہ کر سکا فقیر خدمت ندوہ کو اپنا فرض منصبی سمجھتا ہے ایسی ہی سخت مجبوری سے مجبور ہوا ہوں ورنہ سر کو قدم کر کے حاضر ہوتا۔
۳	مولانا محمد انوار اللہ صاحب اوستا و حضور نظام کن	چونکہ روانیکیم بدون پروانگی حضور پر نور متعذر است لہذا از حضور انجام عذر و ماندم اسیت کہ معاف خواہند فرمود و شرکت درین جلسہ ازین رو کہ نہ سرمایہ رائے کافی دارم و نہ مایہ تائید وافی فضولی روے نمود و عوض شرکت مولوی عبدالوہاب صاحب بہاری را کہ مرد فاضل و واعظ و صاحب الرائے بودہ اند و ہم سابعلا در جلسہ ہا و اعظانہ و ماندہ خیر خواہی ندوہ دانستہ بآنکہ تقرر

نمبر	نام نامی	مضمون
		صاحب موصوف بر صدر مدرس مدرسه نظامیہ ہنوز اقلتیل تدریس بہم نشدہ بود ضرورت ندوہ را بر ضرورت مدرسه ایشان نمود. اجازت داده شد انشاء اللہ تعالیٰ بروقت فائز میگرد خواهند شد۔
۴	مولانا الشیخ حسین بن محسن الانصاری الیامانی	و بعد قصد ورہذا الحرف لاداء مسنون السلام و طلب الادب علیہ السلام نبیل المرام و حسن انجام و لا یخفی ان الحق و عدما بوصول للجلستہ و الا ان بلغنا ما یمنع من الوصول و هو ان کل استیسن فیہ داکتر یتلون الناس فمن رآو فیہ ادنی علتہ اخذوہ کانتنا من کان و الحقیقہ دائم الامراض فقد اقصی ما یوجب التوقف فی الوصول فہذہ معذرتے الیکم و العذر عند خیار الناس مقبول۔
۵	مولوی حکیم علی محمد صاحب عظیم آبادی	از اتفاقات وقت درین ہنگام نواسہ خردم علیل و بچہ نواسہ کلائم سامان ولادت در پیش و خود ہم از صحت بر کنار بن وجوہ از حاضری جلسہ محروم ماند و دست افسوس بر مخروئے خود بر یکدگیری مالم۔
۶	شمس العلماء مولوی عبد الرؤف صاحب عظیم آبادی	بوجوہات چند بالفعل نہایت عدم الفرصت ہون اس سبب سے نہایت افسوس کے ساتھ اپنی غیر حاضری کا عذر کرتا ہوں۔
۷	مولانا وکیل احمد صاحب سکندریہ مولف نصرة المجتہدین غریب من الکتب الکثیرۃ المفیدۃ	مجھ کو اس امر کی سخت ندامت ہے کہ اس سال بھی ندوۃ العلماء میں شریک نہیں ہو سکتا مگر یہ دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کی سعی مشکور فرماوے اور جن مقاصد کے لیے ندوۃ العلماء قائم ہے ان میں کامیابی ہو مسلمانوں کو متمتع ہو آمین ثم آمین۔
۸	مولوی حفیظ اللہ صاحب	میں اپنی بے نصیبی کیا عرض کروں کہ اس سال سالانہ جلسہ میں بھی حاضر

نمبر	نام نامی	مضمون
	مدرس اعلیٰ مدرسہ عالیہ رامپور	نہو سکامین یہ بزرگ خیال نہ کرتا تھا کہ ایسا وقت بھی مجھ پر گزرے گا کہ مجھ کو اس جلسے کی شرکت سے محروم رہنا پڑے گا۔
۹	مولوی سیح الزمان خان صاحب	میرا ارادہ ضرور تھا کہ شریک ہوں لیکن بہانے کی پریشانیاں ایسی ہیں کہ مجھ کو رئیس شاہجہاںپور استاد شرکت کی بھی امید نہیں ہے اگرچہ ابھی تک اس کوشش میں ہوں کہ تاریخ معینہ تک بھی اگر ممکن ہو تو شریک جلسہ ہوں۔
۱۰	مولوی افہام اللہ صاحب	چار سال کئی مہینوں سے میرا سلسلہ علالت برابر جاری ہے اپنی بدقسمتی و تقاضا عوارض و تلاطم انتشار سے کوئی کام اس دینی مجلس کے مجھے انجام نہ پایا میں اپنے اوپر نہایت افسوس کرتا ہوں مگر باوجود اسکے مجھ کو بدقسمتی ندوۃ العلماء سے ہے تا دم آخر انشاء اللہ تعالیٰ باقی رہے گی زیادہ عرض فضول ہے۔
۱۱	مولوی حکیم علیہ الجید خان صاحب دہلوی	چونکہ میرے دونوں بھائی مقام ریاست رامپور میں ہیں اور مکان تنہا ہے اور اکثر کاربار کا تعلق میری ذات پر منحصر ہے جن میں سے بڑا کام مطلب ہے اس سبب سے میں جلسہ سالانہ ندوۃ العلماء شرکت سے محذور ہوں۔
۱۲	مولوی حکیم غلام رضا خان صاحب دہلوی	ناگاہ شب کو میری لڑکی مریض ہو گئی ہے جس سے رات بھر تشویش رہی اسوقت یہ آخری وجہ میرے آنے کی مانع ہے اگر منظور اندوزی ہوگا اور اس کو جلد آرام ہو گیا تو انشاء اللہ کل یا پرسوں حاضر ہوں گا ورنہ محذور ہوں۔
۱۳	مولوی عبد الغفار صاحب از مراد آباد	مجھے اپنی شامت اعمال سے بہت ندامت ہے کہ حضرت اقدس حضور احمد میاں صاحب مدظلہ العالی نے مجھے حاضری جلسہ ندوہ

نمبر	نام نامی	مضمون
		ابقا ہا اللہ تعالیٰ کی شرکت کا برو جہہ روانگی کا حکم دیا اور میں بھی خود حاضری کا از حد شائق تھا لیکن شیت الہی کہ میں حاضری سے قاصر رہا جس کا سخت افسوس ہے اور معافی کا طالب ہوں۔
۱۴	مولوی حافظ سید بہادر علی شاہ صاحب پستی خفی نظامی سلیمانی	حقیر سخت علیل ہے ورنہ حاضر ہوتا انشاء اللہ تعالیٰ اگر زیست ہے تو آئندہ سال حاضر ہوں گا عزیز رحمۃ اللہ عرف کلومب ان انشاء اللہ تعالیٰ جلسے میں شریک ہوں گے۔
۱۵	مولوی شیر احمد صاحب معروف دبشہزادہ ماوراء النہر خفی نقشبندی انشوری مہتمم مسکنینہ	قرطبیہ وغیرہ کی وجہ سے جلسے میں شریک نہیں ہوسکا۔ ایسے امید ہے کہ آپ میرے عذر کو قبول کر کے اس سال کی غیہ حاضری کو معاف فرمائیں گے۔ والعذر عند کرام الناس مقبول
۱۶	مولوی حکیم عبدالباری صاحب رئیس پٹنہ	اس سال ہمارے شہر کے اکثر مغز حضرات کا ارادہ شرکت جلسہ کا تھا مگر اتفاقات زمانہ سے ایسے موانع پیش آئے کہ اکثر ان کو شرکت کا موقع نہیں ملا فقیر کا بھی ارادہ نہایت مصمم تھا کہ اس سال ضرور شرکت جلسہ کا افتخار میں حاصل کروں مگر ضرورت مشغلہ علاج نے جس میں اکثر موانع پیدا ہو جاتے ہیں مجھ کو شرکت جلسہ اور اس وقت کے حصول سے مجبور و مخدور کر دیا۔
۱۷	مولوی مفتی عبد الغفار صاحب خفی قادری ازگوالیار	فقیر بوجہ پیرانہ سالی و جھوم و اضحلال طبیعت از شرف حضوری مقصر است والعذر عند کرام الناس مقبول۔
۱۸	مولوی تراج صاحب پروفیسر عربی کالج گوالیار	میرا مصمم ارادہ تھا کہ ندوۃ العلماء کے جلسہ خیر و برکت میں شریک ہو کر شرف سعادت حاصل کروں اور اس مبارک جلسہ کی ان مقدس صورتوں کو جن پر ہم کو صرف ناز ہی نہیں بلکہ اون کا وجود بہا کر لیا

نمبر	نام نامی	مضمون
۱۹	مولوی عبدالحیاء صاحب ام قری	بے شمار افتخار ہے اپنی آنکھوں سے دیکھ لوں لیکن افسوس کہ بجا رہے حصول سعادت سے محروم رکھا۔ بقدر احقر ندوۃ العلماء بنسبت جمیع انجمنہما سے اسلامیہ حال افضل اور واہم و اعلیٰ است کہ شاد و مد نظر ایشان تہایت دین احمدی و حقائق شرع محمدی ست ایدہم اللہ بروج القدس و قلمہم عن الملاحدۃ مدعی التہذیب و مبتغی ہوا النفس فخالقین ندرہ و معترضین ابن عجم بلاریب خون النفاق میریزند و در پے اعتساف میروند و فقنا شد وایا ہم لما یحب و یشہ و یجعلنی وایا ہم ممن یخشیہ و یقیہ اہل علم و بیان و صاحب فضل و لسان را شمول این مجلس محمود و وصول این محفل مسعود از ضروریات بلکہ از واجبات میدانم و موجب سعادت و رفع درجات می پندارم اعانت ایشان بفسکر کم اعانت اسلام ست و نصرت ایشان بقیسم نصرت دین خیر الانام اما خاکسار چونکہ کہ نہ از علما است نہ از ارباب شوری و از اغرہ بین الوری باین ہمہ غیر لسان ناواقف از زبان بے خبر از حالات بلدان بنا علیہ در مجلس بزرگان و محفل صاحب دلائل شریک شدن و دخل دادن حد خود نمی بیند لہذا از حضور خدمت مقصود و بر خنلف خود معذور۔
۲۰	مولوی اعظم حسین صاحب صدیقی خیر آبادی	خاکسار کو با وصف قصیم غریمت و شوق زیارت سراپا خیر و برکت کے بمصداق عرف رلی الفسخ الغرائم اس مرتبہ بھی جسدی حاضری ہے چند وجوہ قویہ مانع پیش آئے ہیں لیکن خاکسار نے بقدر امکان اپنا

نمبر	نام نامی	مضمون
۲۱	مولوی نذیر احمد صاحب	اپنا پورا حلقہ حاضری کے بعد ہوتا ہوا تعالیٰ مکمل کر دیا ہے۔ مین نے حتی الوسع بہت کوشش کی اور مجھ کو کامل امید تھی کہ اس سال کثیر جمعیت مسلمانان بھوپال کی شریک جلسہ ہوگی مگر شیت ایزدی کہ وزارت جدید کے اخبارات نے یہاں کے اکابر کو شرکت جلسہ سے معذور رکھا۔
۲۲	مولوی ابو محمد ابراہیم صاحب بانی مدرسہ امدادیہ آگرہ	مجھے اس جلسہ کی عدم شرکت کا افسوس ہے اور رہے گا موانع کثیرہ کے ایسے پلے بپلے حلقے ہوئے جنھوں نے میرے ارادہ غلبہ حاصل کر کے مجھے شرکت جلسہ سے محروم کر دیا۔
۲۳	مولوی حفیظ اللہ صاحب نزیل پٹنہ	چاہا تھا کہ میرے محلہ کے جلسہ میں شریک ہوں مگر عین وقت پر مین غلیل ہو گیا ہاں مگر ندوہ کے شغف سے خالی نہیں ہوں۔
۲۴	مولوی ادیس صاحب بنگرامی	حسرت پر اوس مسافر بیکس کے رویے بہت شک کر کے رہ گیا ہو جو منزل کے سامنے ہر جہاں نصیب کون ہوگا جو دو سال کا مل حفظ نذوۃ العلما سے محظوظ ہو کر تیسرے سال محروم رہا اس محرومی کا جو ملال ہے اس کا اندازہ آپ خود کر سکتے ہیں۔
۲۵	مولوی خدایا رفا نقی صاحب بلیو	تذت سے اسدن کا انتظار تھا اور حاضری کو کمر بستہ و تیار تھا کہ یکایک کمزین چک گئی درد نے معذور کیا مگر بہت کمل گئی جائز مجبور کیا اس کا غنڈ پر رشک کرتا ہوں کہ حضوری پاوے اور میرے حقے مین دوری آوے۔
۲۶	مولوی عبد الجلیل صاحب بھگو پوری مظفر پوری	جب سے جلسہ متبرکہ ندوۃ العلما دامت برکاتہا عالم وجود مین جلوہ فرما ہوا ہے اور اہل اسلام پر باب رحمت الہی کھلا ہے

نمبر	نام نامی	مضمون
		دینی جوشون کے دولے اس ناظورہ ملائک فریب کی زیارت کے لیے جس قدر دل مضطرب کر رہے ہیں دل ہی جانتا ہے لیکن افسوس ہزار افسوس کہ شامت اعمال زنجیر پا اور نارسائی سخت سدرہ حصول مدعا ہے وقت پر ایسے کچھ موانع عظیمہ پیش آ گئے کہ رجحانے کے سوا کچھ بن نہ پڑا۔
۲۷	مولوی ابوالحسن صاحب الغفر صاحب دانا پوری اعظم اصلاح السالین	فقیر کا مصمم ارادہ تھا کہ اس سال بھی ندوہ میں شریک ہو کر فائدہ گونا گونا شرف یاب ہو مگر افسوس ہے کہ اپنی شامت اعمال سے اس مرتبہ شرکت سے مین محروم رہ گیا لیکن اوسکے کامیابی کی دل سے دعا کر رہا ہوں۔
۲۸	مولوی نور بخش صاحب ایم لے پروفیسر عربی مینوسپل بورڈ کالج امرتسر	میں نے اس سال ارادہ کر لیا تھا کہ آپکو پودے کو جسے لگائے ہوئے تین سال پورے ہو چکے ہوں دیکھوں مگر چونکہ امتحانات پنجاب یونیورسٹی بھی ۱۹ مایچ ۱۹۰۹ء سے شروع ہون گے لہذا شمولیت سے معذور ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ خدا اس پودے کو دیکھا ہو و مستد کرے۔
۲۹	مولوی محمد یحییٰ صاحب انگری	بسبب بے بضاعتی خود از بس قاصر مں بوجہ من الوجوہ با سباب ظاہر امید حاضری ندارم ازین ممر بمحصل این نعمت عظمائے صورت محرومی نظری آید۔
۳۰	مولوی عبد الرحمن صاحب شائق حسان روٹم لیبی	فقیر اپنی حالت صحت کی خراب ہونے کی وجہ سے اب کی سالانہ جلسہ کی شرکت سے قاصر رہے باوجود حد سے زیادہ اشتیاق و تمنا کی کوئی صورت نہیں و نیز بہیئ میں مرض طاعون کو کھیلے ہو

نمبر	نام نامی	مضمون
		ایسے جدید قانون نافذ ہوئے ہیں جنکا اثر نہ صرف بیہی کے حدود میں محدود ہے بلکہ بلاد ہند پر بھی پڑ رہا ہے اس سبب سے اکثر میرے بیہی کے دوست و احباب جو انکی جلسے میں شریک ہونیکے لیے آمادگی ظاہر کر چکے تھے نہایت حسرت کے ساتھ اپنی مجبوری معذرت ظاہر کر رہے ہیں۔
۳۱	مولوی عبدالحکیم صاحب نگرانی	جون حاضری درہجہ مواقع ہر آئینہ باعث اعزاز و ثواب عظیم است بلکہ در ہر قدم رجا و اجر فحیم منجواستم کہ بہتہ سامان سفر مصروف شوم لیکن از وجہ ہشتی انصرامش نشد۔
۳۲	مولوی امام الدین صاحب چک مغللے ضلع جالندھر	اس دعا گو کو اس کار خیر میں شامل ہونے کا اشتیاق بہت ہے مگر چونکہ ہر کام مشیت ایزدی پر موقوف ہے ایسے بالفعل حاضری سے متغذر ہوں۔
۳۳	مولوی امانت علی صاحب نکو دری	مجھ کو کمال شوق و شغف تھا کہ اس مبارک جلسہ میں حاضر ہوتا لیکن بعض موانع کی وجہ سے معذور ہوں والغذر عند کرام انکاب معتبول۔
۳۴	مولوی عبد الرحمن صاحب آشا نواب نصر اللہ خاں صاحب صاحبزادہ ولیہ العبد بہادر بیگ	اس متبرک جلسہ کی شرکت کے لیے میں سر کے بل حاضر ہوتا مگر تین لکھنؤ کو بے نور و دل کو مکسور کر دیا ہے ابھی تھوڑے دن ہوئے ہیں کہ میرے تیسری لڑکی کا انتقال ہوا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُونَ قصۃ غزل بخت بد ما اعطی و لما اخذ۔
۳۵	مولوی نواز حسین صاحب انارکلی علی	مجھ کو شرف ملازمت مولوی علی احمد صاحب سے معلوم ہوا کہ جلسہ

نمبر	نام نامی	مضمون
		اس سال میرٹھ میں منعقد ہو گا وقت کم باقی ہے لہذا اکثرین حاضری کے بالفعل معذور ہے آئندہ بشرط عدم عذر بدل وجان شامل ہو کرے گا۔
۳۵	مولوی محمد اسماعیل صاحب مدرس اول مدرسہ سس ضلع حصار	یقبل الارض عبدلیس فی سفله * عن حکم احد من سائر الناس لو کان یکنفی سعیا نحر متکم * لکنست اسعی علی العینین والراس مدرسہ سسہ کا سالانہ امتحان جبین احقر متعلق ہے ابھی ہوا ہے اور جدید سال کے لیے جماعت بندی اور ضبط اوقات تعلیم کا جھگڑا اسی ہفتے میں (جبین ہماری انجمن مبارک ندوۃ العلماء انفقاد قرار پایا ہے) مفصل ہونا ضروری ہے علاوہ اسکے میرے نائبوں میں سے دو مدرس پہلے ہی سے رخصت پر ہیں ان وجوہ افسہ مدرسہ نے درخواست رخصت کی رکیک نہ کرنے میں ہی مضائقہ کیا پس ابد حسرت و تاسف عاجزانہ ملتئم ہوں کہ اس احقر البریہ کو حاضری جلسہ سے مجبور و محذور تصور کریں۔
۳۶	السید علی الرحمن بن جعفر حجن مولانا خیلہ العلوی الحضری	والباعث لتحریرہ ہوا بلا غم جزیل السلام و طلب لدعائکم ومن سادتنا العلماء الکرام تم نہنیکم سادتی بالعبید السعید والیوم الجدید والرجائی الثواب المزید اعادہ اللہ علینا و علی اجمعین بعدین وحملنا وایاکم وایا ہم من العابدین الفانئین المقبولین بجاہ سید المرسلین آمین ثم لعرض الحال العالیق للتحقیق عن الحضور فی المجلس المقدس لما جازنا الخطوط ثم الاشتہارات و بہاسرت النخوط و رجونا ان تشریف بہذا الفوز لکن سوء خط الحقیق لم یسعدہ الزمان

نمبر	نام	مضمون
		وما شاء اللہ کان اعنی آخر رمضان غارا الوجع فی المطنخہ وزاد الومر ومن شدۃ الوجع لعتنی الحمی ولم اقدر علی مضغ القوۃ الا شی رقیق اعتبرہ بالمعلقہ ولذلک ادت البرکۃ والدعامن ساد فی مطلوب لحصول الشفای ولکل متعوب فاعفوا وسامحوا عذروا والعدر عند کرام الناس مقبول۔
۳۷	امیر الامر صدر اعظم ناصر الاسلام شیخ بہاء الدین خالف صاحب بہادری آئی دارالمہام جو ناگڈھ	الحمد للہ سبحانہ کہ شجرہ طیبہ آن انجمن اسلامی روزبر و زہود و نما وجلوہ بہاریشن بہجت فراست پس جاے رجا از ذات کبریاست کہ آن نونہال پر آمال مسلمانان بشکستن شکوہ نما مقاصد و ثمر بستن عوائد محبوب دلہا و ممدوح محفلا گردد ور اتم الحروف از بہجت تعلق امور معظمت ریاست عالیہ بذات خود شریک آن جلسہ مبارک بنو و محذرت خواہست عذر ہذا و مبلغ یک صد روپیہ سلسلہ برائے ندوۃ العلماء حسن قبول خواہد یافت۔
۳۸	افتخار الامر فخر الملک صاحبزادہ محمد علیہ اللہ خالص بہادری آئی نائب لریاست ٹونک	مجھے بوجہ کار ہائے سرکاری کی مطلق منہ صفت نہیں آجکل دورہ میں ہوں ورنہ شریک جلسہ ہوتا خدا آپ صاحبان کو اپنے ارادہ میں کامیاب کرے۔
۳۹	نواب خواجہ احسن اللہ خان بہادری آئی اڈیشن حکم	اشتمار سے ندوۃ العلماء کے چوتھے سالانہ جلسہ کا حال معلوم ہوا لیکن نہایت افسوس ہے کہ ایسے عمدہ اسلامی جلسے میں بسبب چند وجوہات لاحقہ کے شریک نہیں ہو سکتا امید کہ آپ معاف فرمائیں گے باقی کامیابی کا داعی ہوں۔

نمبر	نام	مضمون
۴۰	نواب سکندر نواز جنگ حافظ	ندوة العلماء کے مفصل حالات اخبار و ن سے معلوم ہوتے
	شیخ احمد رضا خان بہادر نزع	ہین اور مین دل سے اسکا شریک ہون مگر افسوس ہے
	ہالی گورٹ حیدر آباد دکن	کہ حاضر ہونے سے مجبور ہوں۔
۴۱	نواب سید امیر حسین خان بہا	مجھے اس مجلس مبارک سے نہایت درجے کی ہمدردی ہے
	سی آئی اے جین جٹ پٹنہ	اور مین او سکو نہایت وقعت اور عظمت کی نگاہوں سے
		دیکھتا ہوں اور او سکی سہیلزی اور ترقی چاہتا ہوں لیکن
		افسوس ہے کہ بوجہ تعلق عمدہ سرکاری مجھے ایک روز کی
		فرصت بھی کلکتہ سے غیر حاضر ہونے کی ملنی نہایت دشوار ہے
		اس لیے حاضری سے معذور ہوں غیر حاضری معاف فرمائی جائے۔
۴۲	نواب قار الدولہ وقار الملک	اپنی بد قسمتی پر سخت متاسف ہوں کہ اس قسم کے قلیان پڑیں گے
	مولوی مشتاق حسین صاحب	جنکی وجہ سے اس سال بھی مین ندوة العلماء مین شریک ہون کی عزت
	بہادر امتضا جنگ نیس امر وہ	حاصل کرنے سے قاصر ہی رہوں گا۔
۴۳	نواب حاجی مسعود علیا اخصا	اس جلسہ کے شمول و حصول سعادت و برکت کا مدت سے
	رئیس دانیپور	اشتیاق و تمنا ہے مگر بوجہ حقوق امراض چند در چند کے پچھلے
		سال مین بھی بذات خاص شریک ہونے سے محروم رہا مرض
		مذکور سے ہنوز نجات تو نہیں ہے مگر التماس ہے کہ آپ دعا
		فرمائیے کہ اون دنون افاقہ و ازالہ مرض ہو جائے کہ بہ اطمینان
		تمام وہاں پہنچ کر برہہ مند ہوں در صورت عدم امکان حاضری
		حسب معمولی سابق میرے کارندے آپ کی خدمت مین حاضر ہون گے
۴۴	خان بہادر محمد ماضی شاکر گڑھ	ہر چند کہ خلص کی یہ دلی خواہش تھی کہ اس جلسہ مسعود مین شریک کر

نمبر	نام	مضمون
		سعادت دارین حاصل کروں والا بوجہ تعلقات دنیوی کے مجبور رہا امید ہے کہ آپ معاف فرمائیں گے۔
۴۵	حاجی رحمۃ اللہ بن حاجی داؤد صاحب سیٹھ بمبئی	خاکسار ندوۃ العلما کے دو اجلاسوں میں اب تک شریک ہوا اور اب بھی شریک ہونے کا غم مصمم تھا مگر گردش تقدیر نے موقع نہ دیا جو کچھ میں نے فکرین کی تھیں اور کم عرض طاعون نے خاک میں ملا دیا جسکی پوری پوری اطلاع بذریعہ خط کے پیشتر دے چکا ہوں محکمو اپنے حاضر نہونے سے سخت دلگیری ہے۔
۴۶	صاحبزادہ علی مجید خاں صاحب برادرزادہ فرمانرواے ریاست ٹونک	ندوۃ العلما کے واجب الاحترام جلسے میں شریک ہونے کا بہت شوق تھا اور اب کی مرتبہ شرکت کا پورا ارادہ ہو گیا تھا لیکن افسوس کہ ایک بڑا قوی سبب اتفاقاً مانع آیا لہذا حاضر ہونے سے مجبور ہوں۔
۴۷	ملک محمد مبارز خاں صاحب رئیس شاہ پور پنجاب	بندہ نہایت خوشی سے شامل جلسہ ہوتا مگر امر مجبوری یہ ہے کہ تواریخ جلسہ میں تاریخ کمیٹی اسپان شاہ پور مقرر ہو چکی ہے اور اوہیں میرا شامل ہونا ضروری ہوتا ہے لہذا بندہ معذوری
۴۸	خان بہاؤ شاخ غلام حسین خاں صاحب صدر نشین انجمن اسلامیہ رتھر	باعث تنگی وقت جلسہ حال کے شرکت سے محروم ہوں لیکن انشاء اللہ تعالیٰ بشرط حیات آئندہ سال اس مبارک جلسہ کے شمولیت سے غرت حاصل کرونگا۔
۴۹	عمرو حسین صاحب یس بمبئی	میری نہایت خوشی تھی کہ اس مبارک جلسہ میں شریک ہو کر سعادت دارین حاصل کرتا لیکن میرے ایک عزیز کی علالت طبع نے بزرگان دین کے شرف نیاز سے محروم رکھا افسوس کرتا ہوں

نمبر	نام	مضمون
		اوستدعی ہون کہ رب العزت آپ کو ان سچی کوششوں میں کامیاب کرے۔
۵۰	مولوی حکیم غلام محی الدین صاحب ایڈیٹر انڈیا گزٹ بمبئی و سکرٹری انجمن تبلیغ الاسلام	مین نہایت افسوس کرتا ہوں کہ بوجہ عدم فرصتی کا ربار و حاجہ بیمار ان وغیرہ حاضری سے مقصر ہوں امید ہے کہ میری غیر حاضری آپ معاف فرما دیں گے۔
۵۱	ایشاد دفتر تبلیغ الاسلام	(مضمون تار) انجمن تبلیغ الاسلام ندوہ کے ساتھ ہمدردی ظاہر کرتی ہے۔
۵۲	مولوی میروان صاحب جنرل سکرٹری انجمن اسلامیہ لاہور	اس جلسہ میں باعث ملازمت کے پاس بندھی کے معذور ہوں۔
۵۳	مولوی تاج الدین صاحب جنرل سکرٹری انجمن خدام علوم لاہور	عاجز کی عدم شرکت جلسہ کی وجہ توجہ پر واضح ہو گئی ہوگی جب قدر اپنے عدم حاضری کا بچ خاکسار کو ہے اللہ تعالیٰ اوسکا علیم ہے اور سخت افسوس یہ کہ اپنی نالائقی کی وجہ سے بہت سے صاحبان تشریف نہ لائے اور دیگر چند عامل بھی ٹھہرے۔
۵۴	مولوی ممتاز احمد صاحب دینی محتافوی میٹری دربار سیت جونا گڑھ	مین سرانگھون سے چوتھے سالانہ جلسہ ندوۃ العلماء میں حاضر ہو کر عزت و فخر حاصل کرتا لیکن بوجہ انجام دی خدمت سرکار فیض مدار دام بالا قدر اور اپنے ذاتی عوائق کے اپنا ارادہ دلی پورا نہیں کر سکتا جسکا افسوس ہے۔
۵۵	مولوی فیروز شاہ خاٹا میراخبار ریاست رامپور	مین نے ندوہ سے تین روز قبل میرٹھ کے پتے سے آپ کو اپنی حاضری کی اطلاع دی تھی نہایت افسوس ہے کہ ایک قوی

نمبر	نام	مضمون
		ضرورت سے اسباب بندھا ہوا رہ گیا کیا کہوں کہ ندوہ میں شریک ہونے سے اب تک کس قدر رنج و ملال ہے امید ہے کہ آپ ہر حال میں مجھ کو ندوے کا جان نثار تصور فرمائیں گے۔
۵۶	مولوی محمد داؤد صاحب وکیل کونڑہ	اس سال بندہ بوجہ ترددات کے شرکت جلسہ سے معذور ہے مگر صدق دل سے بارگاہ باری تعالیٰ میں دعا کرتا ہے کہ اللہ جلشانہ اس ندوہ کو ترقی روز افزون بنائے۔
۵۷	حافظ غلام امام صاحب مختار ربیکا نیس	امسال میرا مصمم ارادہ تھا کہ مقدس جلسہ ندوۃ العلماء میں شامل ہو کر علمائے کبار کے دیدار فیض انوار سے اپنے بے نور آنکھیں روشن کروں مگر مشاغل متعلقہ نے اس وقت مجھے موقع نہیں دیا کہ حاضر ہو سکتا اس لیے مجبور رہا۔
۵۸	مولوی عبد الوہاب صاحب فاروقی شریعت دار عدالت جودھپور	نیا زیند کو تین سال ندوۃ العلماء کے مبارک اجلاس میں حاضر ہو کر اپنے پیشوایان مذہب کی زیارت سے مشرف ہونے کا کمال اشتیاق ہے مگر بوجہ چند در چند معذور رہا امسال چونکہ یہ مبارک اجلاس میرٹھ میں ہونے والا ہے اس لیے اشتیاق کو اور بھی افزونی ہوئی لیکن افسوس کہ رخصت نہیں مل سکی۔
۵۹	ڈاکٹر میرزا حسین صاحب ازکیاب ملک برہما	و اسے اپنی بد نصیبی پر کہ پابندی اہل و عیال و تردد روزگار مجھے فرصت ندی ہر چند کہ عزم حاضر ہونے کا کیا تھا مگر سبب سود ہوا انشاء اللہ تعالیٰ بشرط زندگی و صحت و سلامتی کے جلسہ آئندہ میں ضرور حاضر ہو کر علمائے دین کی زیارت سے مشرف ہوں گا۔

نمبر	نام	مضمون
۶۰	مولوی عبد الرحمن صاحب وکیل	اس سال مضمون ارادہ حاضری کا تھا لیکن ضعف و علالت طبع مانع دربارہ پالن پور ماٹواڑ خدا اس جلسے کو دن و دینی رات چو گنی ترقی بخشے۔
۶۱	سید محمد دراشاد صاحب	اگر بنظر انصاف بنگریم قصور از حضوری در ہرچو فصل ہر شامت ایام نافر جام چہ تصور کردہ آید اما چون این لعبد الاوطار ضلع چاٹھام ملک بنگال پائے بندکار سرکار مستقر بام کہ عدم حضور یم را ذیل عفو پوشیدہ مہون منت فرمایند۔
۶۲	مولوی ولی الحق صاحب نعمانی	مجھے بڑی تمنائی کہ میں اس سر پا خیر و برکت جلسہ میں شرکت کا شرف حاصل کرتا مگر افسوس کہ بعض موانع ایسے حارج ہوئے جس سے معذور ہو گیا زندگی ہے تو سال آئندہ کے جلسہ میں انشاء اللہ حاضر ہوں گا۔
۶۳	منشی سید احمد صاحب تحصیلدار	محکو مبارک جلسہ ندوۃ العلماء میں شریک ہونے کی آرزو ہے اور یہ آرزو اللہ جل شانہ قائم رکھے مگر سخت افسوس ہے کہ بوجہ سلسلہ ملازمت کے شریک جلسہ نہیں ہو سکتا۔ بالفعل موقع حصول رخصت کا پاتا ہوں۔
۶۴	مولوی محمد خلیل صاحب مدرس	نیاز مند کو ندوۃ العلماء کی حسن نیت سے لقاؤ لقا علی السیر والنقوی پر آمادگی شکر شوق دانگیر ہوا کہ فیضان مجالست ابرار سے مستفیض ہو کر بہرہ یاب سعادت دارین ہو لیکن چند عوائق سد راہ ہوئے اگرچہ فرصت ملی تو ضرور عزم باجماع ہے کہ شرکت سے فیض یاب ہوں گا۔
۶۵	مولوی محمد فضل کریم صاحب وکیل	سال حال کی غیر حاضری ندوۃ العلماء میں ہوا انشاء اللہ تھانہ سال آئندہ حاضر ہو گا۔

نمبر	نام	مضمون
۶۶	مولوی عبد الباقی صاحب چانگام	اگرچہ برین حقیر تھم بود کہ برائے اعانت کار روانی ندوہ سرا قدم ساختہ بدانجا حاضر شدہ بدیدار انوار چہرہ ہائے مسلمانان خصوصاً علمائے ذیشان مشرف شوم لیکن از پابندی ہائے گونہ گون فقیر از حاضری معذورست معاف دارند۔
۶۷	سید ممتاز علی صاحب خفی کاظمی مرزا پورہ	مین نہایت ندامت سے عرض کرتا ہوں کہ اس سال بوجہ قحط سالی دورہ حکام کا ہو رہا ہے مین بھی ہمراہ اپنے حاکم کے دورہ پر ہوں جو مرزا پور سے تین چار منزل ہے اور بوجہ ہجوم کام کے اجازت نہیں مل سکتی ایسے ایسے متبرک جلسہ مین شریک ہوئیے مجبور ہوں واللہ عند کرام الناس مقبول۔
۶۸	منشی عبدالقادر صاحب ناظم جلسہ تائیدی شملہ	مین اپنی کم نصیبی پر سخت افسوس کرتا ہوں کہ محار اس موقع پر رخصت نہیں مل سکتی کیونکہ اس محکمہ کا کار بار اس ماہ مین ختم ہوتا ہے گویا سال کا اخیر وہی مہینا ہے لہذا غیر حاضری کی معافی چاہتا ہوں۔
۶۹	مولوی عبد الباقی صاحب گونڈہ چندوسی	مین اپنی غیر حاضری کے معافی چاہتا ہوں۔
۷۰	منشی فرید الدین صاحب التعلانی الصفوی رئیس دولی	(مضمون تار) مجھ کو سخت افسوس ہے کہ اس مرتبہ جلسہ مین شریک نہیں ہو سکتا۔
۷۱	شاہ سید ابوسعید صاحب راے بریلوی زیر تابلہ	مین نہایت حسرت و افسوس کے ساتھ اس امر کی گزارش کر چکی اجازت چاہتا ہوں کہ بوجہ ہجوم کار و نیز بوجہ عدم حصول رخصت جسکے واسطے متواتر کوشش کی گئی اس مرتبہ حاضری اجلاس ندوۃ العلماء سے معذور رہ کر معافی کا خواستگار ہوں۔

فہرست وکلا کی جو ہندوستان کی مختلف انجمنوں مدرسوں اور رہیسوں کی طرف سے تشریف لائے

نمبر شمار	جنگل طرف سے وکلا آئے	اسما سے گرامی وکلا
۱	نواب ابراہیم سرکار عالی	حضرت مولانا محمد لطیف اللہ صاحب مفتی عدالت عالیہ حیدرآباد دکن
۲	مولانا انوار اللہ صاحب	مولوی ابو الخیر عبدالوہاب صاحب بہاری افسر مدرس مدرسہ اوستا و حضور نظام دکن
۳	مجلس حامی نذوق احل	مولوی ابو القاسم فضل رب صاحب عثی شاعر خاص حیدرآباد دکن
۴	نواب حو علی خان قاضی	مولوی محمد قطب الدین صاحب واعظ و فنی محراب علی صاحب جھان
۵	انجمن انوار محمدیہ امرتسر	مولوی غلام رسول صاحب عرف مفتی رسل بابا صاحب صدرین انوار محمدیہ امرتسر
۶	انجمن اسلامیہ امرتسر	مولوی احمد بخش صاحب
۷	انجمن اسلامیہ پشاور	مولوی حکیم عبداللہ صاحب
۸	انجمن حمایت اسلام لاہور	مولوی غلام محی الدین صاحب صوفی وکیل انجمن حمایت اسلام لاہور
۹	انجمن حمایت اسلام بالندھ	حکیم فضل محمد صاحب سکرٹری و سید غفور اللہ شاہ صاحب صدر انجمن
۱۰	انجمن اسلامیہ کرناٹ	مولوی عبداللہ شاہ صاحب و مولوی ابراہیم صاحب مینو پیل کشن
۱۱	معین الذودہ کرناٹ	مولوی سید یوسف علی صاحب سکرٹری معین الذودہ
۱۲	مدرسہ اسلامیہ امرتسر	مولوی احمد حسن صاحب مدرس

نمبر شمار	جسکے طرف سے وکلاء آئے	اسا سے گرامی وکلاء
۱۲	جلسہ تائیدی کوہ شملہ	مولوی غلام محمد صاحب لدھیانوی و منشی امداد حسین صاحب ننگر
۱۳	معین ندوۃ العلماء دہلی	مولوی حافظ عزیز الدین صاحب وکیل و مولوی عنایت احمد صاحب خیر آبادی وکیل دہلی
۱۴	مدرسہ مستجوبی دہلی	مولوی عبدالجلیل صاحب مدرس اول و مولوی حبیب احمد صاحب
۱۵	مدرسہ معینہ از کادہ شریف	مولوی محمد قمر الدین صاحب مہتمم و مولوی عبدالخفور صاحب مدرس
۱۶	انجمن اسلامیہ بانس پٹی	مولوی سید اشفاق حسین صاحب صدر نشین انجمن و گورنر یتیم خانہ بریلی
۱۷	انجمن اسلامیہ بدایون	مولوی قاضی ابوبکر علی احمد محمود اللہ شاہ صاحب بدایونی
۱۸	مدرسہ اسلامیہ فیروز آباد	مولوی بقا حسین خان صاحب فلکی مہتمم مدرسہ
۱۹	مدرسہ فیض عام کانپور	مولوی نور محمد صاحب مدرس مدرسہ فیض عام
۲۰	رؤسا سے ردولی شریف	مولوی شاہ محمد سلیم صاحب انصاری ردولی
۲۱	مدرسہ اسلامیہ مستجوبہ	مولوی حاجی سید ظہور الاسلام صاحب بانی مدرسہ اسلامیہ
۲۲	انجمن تہذیب فتنچور	مولوی حافظ نور محمد صاحب مدرس اول مدرسہ اسلامیہ فتنچور
۲۳	مدرسہ اسلامیہ جلیپور	مولوی عبدالجبار صاحب عمر پوری مدرس اول مدرسہ اسلامیہ
۲۴	مدرسہ اسلامیہ فیض آباد	مولوی سید مشتاق علی صاحب مدرس اول
۲۵	معین الندوہ بہار	مولوی نذیر الحق صاحب وکیل و سکرٹری معین الندوہ و مولوی سلطان حسین صاحب بہاری
۲۶	معین الندوہ پٹنہ	مولوی ظہیر احسن صاحب شوق یتیمی و مولوی علی اسلم صاحب پھلواری

نمبر شمار	جنکے طرف سے دلا آئے	اسامے گرامی وکلا
۲۷	معین اللہ وہ بانکی پور	منشی محب الحق صاحب مختار بانکی پور
۲۸	معین اللہ وہ غازی پور	شیخ غلام جیلانی صاحب زمیندار موضع آغا پور ضلع غازی پور
۲۹	انجن آں ہاشم رائے بریلی	حاجی سید خلیل الدین احمد صاحب و مولوی شاہ ابوالقاسم صاحب
۳۰	منشی فاضل شیخ غلام محمد صاحب مالک اخبار وکیل امرتسر	حافظ عبدالرحمن صاحب اہلکار عدالت امرتسر

فہرست اون مہتممین اخبار کی جو دفتر ندوۃ العلماء میں ازراہ محتات

اپنے اخبار بھیجتے ہیں

نمبر شمار	نام مہتمم	اخبار	نمبر شمار	نام مہتمم	نام اخبار
۱	منشی فاضل شیخ غلام محمد صاحب	وکیل امرتسر	۱۰	منشی بشیر الدین صاحب	نجم الاخبار رائا وہ
۲	سید نادر علی صاحب سیفی	رہبر ہند لاہور	۱۱	سید ابن علی صاحب	نیر اعظم مراد آباد
۳	منشی سراج الدین احمد صاحب	چودھویں صدی راوی	۱۲	منشی عبدالعزیز صاحب	روسیکھنڈ گزٹ بریلی
۴	منشی فضل الدین صاحب	وفادار لاہور	۱۳	مولوی محمد عثمان صاحب	آئینہ لکھنؤ
۵	مولوی عبدالباقی صاحب	دارالسلطنت کلکتہ	۱۴	مسحیح اللہ صاحب علوی	معین اللہ احمدیر
۶	مولوی غلام محی الدین صاحب	انڈیا گزٹ ممبئی	۱۵	منشی سکندر خان صاحب	سید حشمت علی صاحب
۷	شیخ غلام احمد صاحب سیفی	سفیر ممبئی	۱۶	مولوی عبد الغنی صاحب	الرشید الہ آباد
۸	منشی خورشید حسن صاحب بلپش	نیر اسلام ممبئی	۱۷	مولوی عبد الغنی صاحب	محمد بن ابوزور و سلم
۹	حافظ محمد ابراہیم صاحب	ملک ملہ جیٹ آباد			کرانیکل کلکتہ

نمبر شمار	نام مہتمم	اخبار	نمبر شمار	نام مہتمم	اخبار
۱۷	پنڈت رام کشن صاحب	نجم الہند مراد آباد	۲۰	مولوی سید محمد احسن صاحب	نخبة محمدیہ
۱۸	نیاز محمد خان صاحب منہجر	علی گڑھ کالج لکھنؤ		بہاری	کانپور
۱۹	منشی شمس الدین صاحب	رسالہ حمایت اسلام	۲۱	سید عبدالقدیر صاحب بی لے	الہادی بانکی پور
	جنرل سکرٹری بنگلہ	لاہور	۲۲	مولوی احمد حسن صاحب شوکت	شعہ ہندوستانی ہندوستان

ہم مہتممان اخبار کے شکر گزار ہیں جو نودۃ العلماء کے ساتھ دلچسپی رکھتے ہیں اور وقتاً فوقتاً اعلیٰ اشتہار و کچھی کبھی مضامین اس کے تعلق چھاپتے رہتے ہیں خاص کر وکیل امرتسر انڈیا گزٹ بمبئی - سفیر بمبئی روہیلکھ گزٹ کے ایڈیٹر زیادہ شکر گزاری کے مستحق ہیں جنہوں نے ندوہ کے ساتھ بہت دلاویری ظاہر کی ہے اور سال گذشتہ میں زیادہ مضامین لکھے اللہ تعالیٰ ان کو جزائے عطا فرماوے۔

فہرست کتب و رسائل جو بعض حضرات نے ازراہ ہمدی کے دفتر نودۃ العلماء میں بھیجے

نمبر شمار	نام کتاب	تعداد	نام فریستہ
۱	بغیتہ المسترشدين مجلد مطلوبہ مصر	۱	سید عبدالرحمن بن جعفر بن محسن لائبریری علمی محکمہ
۲	الفرات الفاضل مجلد مطبوعہ مصر	۱	"
۳	مجموع الرسائل فی مہات المسائل	۳۵	مولوی محمد الیہ صاحب رین رسالہ اسلام آباد
۴	کلام مجید مستخرج	۲	مولوی حافظ نذیر احمد خان صاحب ہلوی
۵	اساس الادب	۱۰۰	مولوی شاہ شید ابو سعید صاحب رانوی
۶	فہمہ مخدوم مہاشی	۱۰	بدر الدین صاحب بن علی شہ صاحب قوہ
۷	انام الحجبہ	۱۵۰	"
۸	مقاصد مزاحیہ صاحب	۱۰۰	"

نمبر شمار	نام کتاب	تعداد	نام فرستنده
۹	جلاء العیون	۱۰۰۰	معین الذودہ دہلی
۱۰	البرق اللمع	۱۰۰۰	مولوی سید ظہور الاسلام صاحب فتحپوری
۱۱	ارشاد الکملہ	۴۰۰	مولوی عبد الاحد صاحب لکھنؤ مطبع مجتبیٰ
	"	۱۱۰	مولوی حکیم یاشفاق حسین صاحب بریلوی
۱۲	الاسلام	۱	مولوی فتح محمد صاحب ہوشیار پوری
۱۳	اکرنا وڈوسیوس	۱	مولوی غلام احمد صاحب بیس مدرسہ نعمانیہ
۱۴	نور العیون	۲	مولوی شاہ ابوالقاسم صاحب بیس ہسودہ
۱۵	مظہر الفلاح	۱۰۰	مولوی قاضی ابوبکر علی محمد محمود اللہ شاہ صاحب بریلوی

فہرست اشیا جو بعض حضرات نے ازراہ ہمدردی و فریقین بنائے

نمبر شمار	نام شے	تعداد	غایت کنندہ
۱	گھڑی	۱	حاجی بھائی صاحب بیٹھ
۲	رٹ پر پریس	۱	مولوی غلام محی الدین صاحب لکھنؤ ٹیکارٹ
۳	مقیاس احرارہ	۱	جناب مولانا سید محمد علی صاحب خان ظنودہ
۴	تاریخ نما	۱	"
۵	تخت	۲	منشی عطاء اللہ صاحب کوٹوال کانپور
۶	گڑی	۱	"

فہرست بقیہ رکائے اعلیٰ جنکے نام فہرست نمبر ۲۳ و ۲۴ میں درج نہ ہو سکے

۱	مولوی حبیب احمد صاحب زبیری مجسٹریٹ و مینوسٹریل کٹر	بنارس	ص
---	--	-------	---

نمبر شمار	نام نامی	پتہ	تعداد ورق
۲	شیخ محمد عمر صاحب ممبر میونسپل کمشنر بورڈ ورکس	بنارس	۵۰
۳	سید احمد حسین صاحب پشکار سر رشته تعلیمات ریاست	رامپور	۱۰
۴	صالح محمد حاجی ابراہیم صاحب	عام	۱۰
۵	منشی علاؤ الدین صاحب سیاہہ نویس	عام	۱۰
چندہ متفرق بابت سال چارم ندوۃ العلما			
۱	بقیہ چندہ جلسہ بریلی معرفت مولوی سید اشفاق حسین صاحب ڈپٹی کلکٹر پشاور	بریلی	۱۳
۲	قیمت نقشبائے مکہ معظمہ و مدینہ منورہ و مسکن بدر الدین	بریلی	۱۳
۳	صاحب بن عبداللہ صاحب قور رئیس	امیٹی	۱۰
۴	مولوی حکیم نعمت اللہ صاحب	بریلی	۱۰
۵	بابت فروخت اشیاء جلسہ بریلی معرفت ڈپٹی غفور الدین صاحب	بریلی	۱۰
۶	شیخ قدرت علی صاحب	"	۱۰
۷	منشی ماجد حسین صاحب	"	۱۰
۸	منشی سجاد حسین صاحب	"	۱۰
۹	عاشق علی صاحب	"	۱۰
۱۰	نور علی صاحب	"	۱۰
۱۱	مرزا منصب بیگ صاحب	"	۱۰
۱۲	منشی محمد حفیظ اللہ صاحب سب اور سیر	بارہ بنکی	۱۰

نمبر شمار	نام نامی	پتہ	تقداری
۱۲	مولوی امیر الدین احمد صاحب ملازم سرکار	ریاست جوٹا گڑھ	عام
۱۳	سید محبوب میا نصاب بیڈ ماسٹر	مہابت مرہہ جوٹا گڑھ	عام
۱۴	مولوی ممتاز احمد صاحب	"	عام
۱۵	قاضی عبداللہ صاحب	"	عام
۱۶	منشی محمد حکیم خان صاحب دیہک	رنگون	عام
۱۷	سید محمد اسماعیل صاحب	"	عام
۱۸	شیخ عبدالرحیم صاحب منگھوری جہڑار	فیروز آباد	عام
۱۹	حافظ خردالدین صاحب سوڈاگر	کانپور	عام
۲۰	قاضی محمد بشیر الدین صاحب صدیقی مدرس	مدرسہ متھرا	عام
۲۱	میرہ دعلی صاحب رئیس	رئیس متھرا	عام
۲۲	قاضی فضل حسین صاحب رئیس	"	عام
۲۳	حافظ محمد حسن صاحب	"	عام
۲۴	منشی محمد وزیر خان صاحب الپکٹر پولیس	"	عام
۲۵	مولوی فدا حسین صاحب ہیڈ مولوی	"	عام
۲۶	حاجی علی بخش صاحب تاجر چرم	"	عام
۲۷	حافظ حبیب اللہ خان صاحب کوٹوال	"	عام

تعمیم ہم نہایت سوس کے ساتھ اس کا اظہار کرتے ہیں کہ اس تہذیب و تمدن کی اشاعت میں بے مروتی تاخیر ہوئی جس میں ہم بالکل قادر تھے اصل یہ کہ پہلے ایک عرصہ تک ہمارے مقررین اپنی تفریح جو اٹھوئے جلسے میں کی تھیں ہمارے قلمبند کرتے نہیں عزت فرماتے جس کی وجہ سے ایک عرصہ تک وہ ہمارے محبوب اور بہت نہیں سمجھتے تھے اس کے بعد اہل شیعہ کی بے لوجہی سے ہمارے ساتھ زیادہ تاخیر ہوئی میں آئی ہمارے امید ہے کہ ہمارے اس بائین محدود خیال فرمائیں گے جس میں ہم حقیقہً بالکل معذور تھے قابل ہیں ہم پہلے لکھ چکے ہیں کہ ہمارے شاعر گرامی مولوی ابوالقاسم فضل ب صاحب خوشی نے ایک بار مضمون عنایت نہیں فرمایا لیکن اب ہمارے حصول ہو گیا ہے لہذا اس مقام پر ہم اس کو درج کرتے ہیں۔ بوجہ تاخیر کے ہم اس کو اپنے موقع پر درج نہیں کر سکے۔

مضمون

مولوی بوالقاسم فضل صاحب ششی شاعر دربار خاص حضور نظام کن
جواب جلس ہمارم واقع میرٹھ میں پڑھا گیا

بنام یگانہ ناما نایزدان

نالہ از بخت و مقدر چه کنم گر نکندم چه کنم گر نکندم
شکوه از چرخ بد اختر چه کنم گر نکندم چه کنم گر نکندم
جناب صدر انجمن سترگان قوم

منکہ در بازار آفرینش از ہمدستی پذیرفته بایستیم و بہ پیشینہ نمی اژدم۔ درین انجمن ازہر
گوشتہ گیتی سترگان قوم گرد شدہ اند ازین فروماندہ و گسستہ دم چہ خیزد۔ اما تقاضا
یاران دکن درگیرندہ افسونی بود کہ در کار این بہرونی توشہ کردند و از گوشہ بدر آوردند
در حیرتم کہ پیشگاہ تاجران معنی کہ صد ہزار حقہ لعل و گوہر بازار داشت فراچیدہ اند منکہ
جز خرمرہ چند در دامن اندیشہ ندارم چہ لایم و ہرزہ مذاق شیروین بزرگان بہر اندایم
اجاہ پکنم کہ جز بہیمی ہیج فروشی کا لائے درد کان اندیشہ ندارم۔ از صدر نشینان این برہم

که هر یک کالبد معنی را روان و بهیكل دانش اجانست هم روانی کوثر در بیان دارند و چشم
 آب جوان در دبان - هر یک باندازه از شش والای گوهر خویش دستایه عقیده
 سرانجام میدهند و خدمت ندوده را روزه آورده گرانمایه از عالم خیال پیش میکشد - همچو منی تیره
 سرانجامی که جز پلاس نشینی و بوریا بانی هنر در کف ندارد - با پریان با فان حوران
 معنی چگونگی است و درین وادی که پندگان را غلب و هزیران را زهره آب نی شود چگونگی
 گام نهند - اما ازین نوای جگر خراش و صدای زهره آب کن که میباخته یکشتم از دل است
 که بکار خویش دارم - اندرین روزگار که خلاصه مستلج لیلی و ایام و زبده تاج و عناصرو
 اجرام درین بارگاه فرشته کارگاه انجمن شده اند - خاصه از روی افلاکیان و ابرو
 خاکیان مهندس اقلیدس تحریر فاضل نحریر هاسایه بایون پایه فراطون اشراق و دستگاه
 بلیناس حقیقت آگاه آیه من آیات الله حجة الاسلام جناب مولانا مولوی محمد لطف الله صاحب
 مفتی عدالت العالیه حیدر آباد صانه الله عن الشرو - الفساد - و راههای جاده فقر و فنا
 بیدار دل قدسی سرشت مغل آرای سفر در وطن شمع افروز خلوت و انجمن دانای سر را زحمت
 جلی مولانا سید شاه محمد علی صاحب نقشبندی ناظم ندوة العلماء - و مخدوم محترم ذوالفضل و اکرم
 مجمع البحرین دانش سقراطی بنیش لغانی ثانی آشتی و جریر ثالث مسود بن اثیر الفاضل الفاضل
 یونواس ثانی شمس العلماء جناب مولانا موسی محمد شبلی لغانی - و عنوان صیغه فضل و هنر انتخاب
 مجموعه قضا و قدر امام المکملین تاج المفسرین المتبحر المهر الحق الکامل مستغرق تماشای جمال
 وجه مطلق ابو محمد مولانا مولوی محمد عبدالحق و همشایر خرام دوام آگاهی بیدار نشین مستحجابی
 طویل اللسان عریض الطیلان امام الوعظین مولانا شاه محمد سلیمان - و گوهر شجرایخ دریا
 حقیقت غوامح حقیقت صوفی شریعت شیخ بایزید کلا حبیل الشان فیصح البیان
 تاج الوعظین جناب مولانا شاه محمد امانت الله - و نقاب دینه دینه حد و قدم صراف
 خزینه معارف و حکم و صاف کلام صابی مقام کلا فردش باز **سجده** مولانا محمد ابراهیم

و شیخ خداگاه شبلی جنید دستگاه گوهر هفت دریا و فروغ چار گوهر خلاصه نه اجرام و زنده
هفت اختر نقاب بنا نخانه حضوی جناب مولانا سید محمد شاه محدث رامپوری - و دیگر فاضلان
رازی مایه و دانشمندان غزالی پایه که جامه باخان قصا و قدر وجود ایشان را جا کمالی
دوخته اند و بجلیه فسله آراسته درین انجمن فرشته موطن انجمن شده اند و هر کی از مقام
گرا نهایه که در گنجینه سینه نهان داشته اند بسفینه ریخته اند و افرادان فروغ گهرهای رخشان را
به بازار جوهریان پیش کشیده -

منکه ظلمت چسراغ دارد و نه دیده و دل فروغ و سراج - نه مرگ را از زلین باز
وانم نه خنده را از گریستن شناسم کیستم که درین میدان ایتم - اما بدین امید که شاید دری
بکشاید و دست بر آید افسرے بسرهند - درین راه تنگ با پای لنگ قسم افشده ایم
روزگار سیت که با بخت و تخم کانیست و سپهر و اخترم یار نه - آشوب ناشناساے
و پست فطرتی خرد و بزرگ را آسیمه و سرگردان دارد و شورش جمل و قصب از هر روت
گیتی بلند می گراید و در روزگار یک گیتی بر بستر حیوانیت و بخش جمل و بی پهلوانده
و بر چار بخش کفر و شرک تکیه زده بود و از غنودگی بخت و خوابیدگی خرد بجای خدا نشنا
دیزدان پرستی در هر خانه خداے برگرفته بودند و از ظلمت جمل بنیا خدا دانی بر میکنند
که ناگاه آفتابی از خاک بطماسر بر کرد و مهر مضاای از افق یثرب بر آمد که فروغش گیتی را
از خاور تا باختر فرو گرفت و هر تو نورش بتارهای دیگر رسید که هر یک از آنها کشورے
فروغستان شد چون آن مهر رخشان از عالم صورت سُخ برگرفت چهار اختر فروزان پدید آمدند
و گیتی را از شرق تا غرب و از شمال تا جنوب فروغی و فراخی بخشید و از ان اختران ستارگان
دگر پدید آمدند و هر یک گوشت گیتی را فروغانی کردند - چون تاسیادت غیبی همواره همعتان
مایان بود و هر کشور یکجهتیم تیغ و شمشیر خستیم لاسی فتح و نصرت افروستیم - و هر که سراز
گر بیان انقیاد بیرون آورد موی کشان سیاست گاه تهمس رسانیدیم و در کوزین از خضی

خاشاک فتنه پاک ساختیم و بر جهان و جهانیان سری و سروری کردیم. و شصت و نهمین فصل
 آوردیم هم عقل خدا وانی داشتیم و هم تیغ کشورستانی. نه تیفندگی ریگ بیابان در نظر داشتیم
 نه صولات برد و شدت حرارت را بخاطر آوردیم. نه دریا دیدیم نه کوهسار نه خارستان دیدیم
 مرخه را. هم بفضل و کمال بلند آوازه بودیم و هم بفیضه فریدیونی سر از گریبان خلافت آوردیم.
 شبها از پیه شهریان روغن پچراغ ریخته ایم و روزها از خون دلیران باده دریاغ کرده ایم
 افلاکیان در سایه من بودند و خاکیان در رشک پای من. هم در دل و دیده ستارگان طی
 داشتیم هم بر سر سپهریان پای. رسوم نکوهیده را از صفحات روزگار شستیم و نقش
 حیث و بیدار از اوراق لیل و نهار ستردیم. نه آهوا بد و رانم از چنگ پنگ نهی بود
 نه تیمور از روزگارم از غلب عقاب آسیب. گفتار یونانیان را بزبان تازی آوردیم و میاز
 پیشگاه خسروان مجازی بردیم. صد هزار نقش تازه نگه داشتیم و طبع صد صد خانه ریختیم
 زمان سال شمسی و حالات ثوابت و سیارات تفتیش کردیم. در مشرق رصدانع یگی و در
 مراغه رصد بلا کوخانی و در بغداد رصد مامونی و در شام رصد ابن شاطر و در مصر رصد علی
 کیست که نمی داند. هیچ بطلمیوسی را بقوم پارینا انداختیم و زنج ابو جعفر خوارزمی را
 بلند آوازی بخشیدیم بر این هندسیه را جامه علمی پوشانیدیم. علم جثقیل را روزگاری
 دراز پرورش کردیم کتاب ابن شاکر باید دید و در عمل ید کمال را از رساله ابو القاسم ابن
 زهرادی باید پرسید. کروییت ارض در عهد بارون الرشید با ثبات رسانیده ایم و قلیدس
 را شرحی بسیط بنشته ایم و اشکال مختلفه بران افزوده ایم و برای تحریر آلات گونه گون ایجاد
 کرده ایم و در فن ریاضی و تقطیع الماء کاری کرده ایم که هنوز مخالفان را آب در دهن میگردد
 آلات جاذب برق را نخستین کسیکه ایجاد نمود ثابت ابن ناصر دمشقی بود و گداختن آهن و
 ساختن توپ و تفنگ در عهد عبدالملک ابن مروان صورت ظهور گرفت. روشنی و حرارت
 ابن هشیم بود که تشریف جمیعت نجشید و حرکت ارض را بوریحان پیرونی بود که در برابر

ابن سینا ثابت کرد. شاعری خانه زاد و موسیقی پرستار ما بود. خطاها را سطور در
 طبعیات گرفته ایم و منطق را بآئین نو ترتیب داده ایم. در علم مناظر و مریایا قاعده
 انعکاس در قیاس و بر یورپ ایثار کردیم. اینک گفتیم نه اینست از خرم و شستی است
 خوار. درستان فضل و کمال خویش بر جرم اختران نبشته ایم و زمین را با پای سپهر
 تا آسمان خیم در نوشته ایم.

هر که تفصیل خواهد بود بخبر جرم گراید و تاریخ فرانسیه بدست آرد (حالیا نزد گیت که
 تاریخ فرانسه ترجمه دانای بهر زبان شمس العلماء مولانا سید علی صاحب بگرامی معتد تعمیرات
 و ریوی سلطنت آصفیه نظامیه نظاره فروز پیر و برناگرد) اکنون که آن بساط بر چیده شد
 و جام و صراحی بر سر سنگ شکسته آمد از عظمت بغداد و شوکت غرناطه چه سخن رانم و از دولت
 هند و صولت ایران چه حرف زنم. چون از روزگار رسی در از روی شاه دولت نمی بینم
 و ناخوره اقبال را بکنار نمی یابم از دولت دایم و سلجوق چه سرایم و بان سامان و تهنه نظره چه
 گرایم. عمریست که در دولت بسته شد و رشته اقبال گسسته آمد اما خون دل هنوز در چاک نیست
 و دیده خونبار هنوز در ترا ویدن. نه شکایت سپهر دارم نه گله از قضا و قدر که گشت از
 خاک با سمانم بگردند و باز از آسمان بر زمین زدند تا جهان را گمباری و جهان آفرین را
 پرستاری کردیم و عنان ملت بریضا از دست نهادیم جهان و جهانیان را زیر یگین داشتیم
 و جهان جهان بر جهان و جهانیان منت نهادیم. چون فرمان ایزدی را سر نه نهادیم و طریقت
 را حقیر کردیم بدین روز سیاه نشستم و بکیفر کردار رسیدیم. از پیشش سوی ظلمت جهل فراگرفت
 و از دایمی نفاق دهن باز کرد تا رفته رفته یگان یگان را فرد برد و از هلام و هلاسیان فانی نمود

نظم لکاتبه

و داد داد از گردش گردون گردان داد و
 یا ترقی آن چنان و یا تنزل این چنین

گر فتوحاتِ مجازی را بخوانم داستان
جای آن دارد که زین موج حوادث بچو سیل
داستان عبرت ماگر بگردون بگذرد
غفلت بغداد خوانم یاشکوه اندلس
دور مامون را سرایم یازمان مقصم
علم و صنعت لیل من بودست حرفت کابین
فتح و نصرت هم که بک ملک عتوت همخان
صیفت فضل مرو و شیره زودشوق و صفهان
شوکت غرناطیه دارم که اوج طلیه
جای آن دارد که چشمم بر بار و جوی من
چشم را بکشت و بنگر انقلاب روزگار
زین مصیبت قوم را باده پر خون بگر
دیده را بر دار و در گیتی رقیبان را بگر
آن سلف را مخلص باشیم بنگ و دان
قوم بر کشتی سوار و بحر ناپیدا کنار

آسمان را جوئے خونین بگندد از آستین
سرکش گردون گردان در گریبان زمین
ابر را زید که بر دار دوزخ مرگان آستین
داستان هند گویم یا عراق و دوم چین
عمد سنج را گویم یا ز دوران تگین
خانه زاد خانه من بود دولت پیش انین
جاه و ثروت همقرانی من بودست همقرین
بر شد از خاک زمین تا کاخ چرخ همقین
داستان عرش گویم یا سپهر شستین
نخاک گرد و چشمه نیر و بحر چامین
که بلندی آن فلک آمد بهستی این چنین
گر ندیده است سحاب خونچکان را بر زمین
چشم را بکشت و در عالم حریفان را بین
وادر یغای سپهر و صد در یغای من
ناخدا در اضطراب و موج طوفان در کین

نوحه عرشی نباشد بی سبب بر حال قوم

جای آن دارد که افتد هفت گردون زمین

اکنون ماگر قاران سلسله تقدیر که جز تسلیم چاره در دست نداریم باید که دل بنا مراد
نه بنیدیم و اینزدی فرمان را بنده و اگر گردن نیم و دست بدامن هست ز نیم و دامن اتفاق
از کف نگذاریم و پرداهای ظلمت جل و نفاق که بر روی آفاق فرو بسته اند از میان
برداریم و شاد روان نور اتفاق که پنهانی گیتی را فرو گیرد در جهان افرازم - اسلامیان را

از روزگار سے آتش فتنہ بد انسان در گرفته بود کہ حمیت و غیرت نیز در آن گیر و دار به
 یغمارفت اکنون تا توشہ از اتفاق و خوشہ از ہمدردی بدست نیاریم۔ اندرین رہروی
 راہ بجای نبریم و زخت بمنزل نکشایم۔ نخستین کمرہمت در اصلاح خود بندیم۔ سپس اصلاح
 قوم کوشش نماییم کہ مقصود از شبانی پاسبانی رنہ است و غرض از پاسبانی نگاہبانی ہمہ
 و باید کہ نہانخانہ بنظم سراسر از اخبار نفاق و کدورت کینہ پاک سازیم۔ و بزرگ نگہی و فروغ
 خرد بگفتار ناصحان فرارسیم و نیک از بد و ہزل از جد جدا کنیم و حق از طبل و گوہر زخم
 باز شناسیم۔ تا برگ ترقی و مایہ خرد افزای فراچنگ آریم۔ چون از روزگاری در انجم تھا
 فرومایہ و اخلاق ہستودہ لاسیر گردیدہ ایم و در نار و اکار ہا ماند وختہ پدیری و دولت
 نیاکان بآب دادہ ایم یا بآتش ریختہ ایم تا اعتدال در کردار پیرایہ ہستی نخواہد یافت
 یہ تہذیب اخلاق باطنیہ و قوای نفسانیہ پے بردن دشوارست و علت تحقیقی سعادت و
 بزرگی ہر امت تعدیل اخلاق آن امت است و باعث پریشانی و پراگندگی آن زوال آن
 علت۔ اگر در تقویم و تعدیل اخلاق فروگذار شد و در رفتہ رفتہ از شرف سعادت باز
 ماندہ در اندک زمانے از دار کائنات بیرون رود۔ نخست باید کہ لوح عقول و ختہ
 خرد را از کدورات و سادوس باطلہ و زنگہای عقائد و ہمیہ پاک کیند تا بہ صفہ حقیقت بار
 یابید و از کشف نفس الامر و ادراک کمالات حقہ دور نیفتید۔ نخستین رکن اسلام این است کہ
 عقل بر اقل توحید از زنگ اوہام و کدورت و سادوس بزداید و انسان یا جمادی را
 خالق و متصرف و قاهر و معطی و مانع و معز و نعل و شافی و مملک قرار مدہید کہ ہر کس ہما
 برای کوی و کرے خرد کار بر برق میکند و ہنگی کیشا و ملتہا بجز ملت بیضای اسلام ازین
 و سادوس و اوہام خالی نیستند۔

بہین رہگذر مند و ہ نفیضیت انسانیت دعوت میکند و برائے برانگیزن مہتمای
 افسردہ و زندہ کردن نفوس مردہ بذکر فضائل بزرگان و عماد سترگان عرق غیرت را

تا زیاده میزند تا افراد است داستان بزرگان بگوشتش عبرت شنفته و پله بسایش برده رگ
غیرت و عرق حمیت بجرکت آورند و حوادث آینه را تفرس نموده بچاره گری برنیزند و در
هر جا و در هر چیز که سود قوم بنید پنبه غفلت از گوشش را باب سعادت برگزیند اعضا
متفرقه و اجزای پراکنده را یکجا گرد آورده برای اکتساب معارف و حقائق برانگیزانند و
آن رسوم نکوهیده و خیالات فاسده که فرزندان از روز زائیدن از بزرگان پرتاران
فر گرفته اند و سیرجیل ارث و ولایت از نیاکان یافته اند و ایشان از پیشوایان قوم فروگزاش
اگر پیشوایان قوم از افکار گرانمایه و نفوس منهدم و اخلاق برگزیده بهره دارند احادیث
و افراد قوم از آن سعادت مایه ها گسترند و فائده ها بردارند و بسلاست نفس پاکیزگی خیال
و دوشیزگی نهاد و والای شکر و اتحاد کلمه و بصیرت و بینائی و گرانمایگی شان بلند آوازی
یا بلند و به ترقیات فرودین جهان و سعادت فرازین عالم فائز گردند و اگر پیشوایان قوم
که خود را نجاشین ختم المرسلین دانند از اخلاق فاضله و افکار عالیه بهره ندارند و به تهذیب
اخلاق و تعدیل عادات نه پردازند پیروان ایشان را که چشم و گوش بگفتار و کردار ایشان
دارند فقر و فاقه فراگیرد و رفته رفته هگی اجزای ایشان را یک یک فرو خورد چون
شرف خداوندان معارف و ارباب حقائق که از مشکوٰۃ نبوت روغن پچراغ دارند بمرتبه
ایست که هیچ شرف و عزت این نیستی سرای بدان پایه نمیرسد و هگی بزرگی و گرانمایگی پیش
آن پایه سترگ پست و حقیرست - اما رسیدن هر امت بشرف آن منزلت و به شرفه آن مقام
سبب اکتساب علوم حقه آملیه است و حصول علوم حقه علت وجود سعادت مطلقه است اگر
بناظر غایب بنگری وانی که سبب فقر و نکبت و زبونی طالع و دثار گونی بخت اسلامیان است
و محرک بد طالعی کیست -

بدانید که از روزگار سب دراز ما مسلمانان بزرگی علم و شرف عالم را نمی دانیم و منزلت
ولا شانی این گروه مقدس را نمی شناسیم و خداوندان معارف و دارایان حقائق را توفیر و

تعلیم بجای آیم برین رهگذر عدد پیشوایان دین آنقدر کم شده است که دشمش کردور
مسلمانان دو عالم یافت نشود که یک فن نیز امام باشد. و میدانیم که هگی سعادت نیوت
و برکات اُخرویة نتیجہ علم و معرفت است. اگر باز مایان ازین خواب گران که دشمن ہم
بینا و برنجیزیم و تعظیم عالمان و تحریم پیشوایان قوم نکوشیم بسی نه گذرد که ازین جهان گزران
در گزیم و یک یک متعل و نابود شویم و شرف بزرگان را به ننگ عار فرو شویم و جامه
حیوانیت پوشیم. شگرت داتانی است که ما فلک زدگان بجای احترام پیشوایان قوم
میکوشیم در تعظیم اغنیاء میجویشیم در تحریم اشقیاء. و منی دانیم که موجب تطہیر عقول و تنویر نفوس و
باعث اصلاح خشیون صوریہ و معنویہ همین علوم اند که ما بدجنان ازو کار نداریم و همین
سعادت و همین عز و متا بواسطہ همین علوم آئینہ بدست آورده ایم. اگر بغور بنگریم دانیم که فرمان
فرامی عالم علم است بغیر راه نمایی این نیروی آسمانی نہ سلطنت می باید نہ فرمانروا. بجا
یماند از پیشدادیان تا ساسانیان اگر یک یک ابشری بدانی که آن فتوحات عظیمہ از
شاه و سالار سپاہ نبود بلکه ہمہ ترقیات ملکی و مذہبی چه از دولت و صولت چه از خدم و ششم
از همین علم بود و از مردانیان تا آل عباس و از سانیان تا آل تیمور همین علم بود که بملک
و کار فرما کار فرما بود چون کار با علم نماند و شرف و فضیلت علم از دلہای مایان رائل شد
از بلندی بہستی و از عروج بہ ہبوط و از آسمان بر زمین افتادیم درین روزگار ابل یورپ کہ
بہر کشور دست یافته اند و ہر روز گام پیشتری نہند و اگر نیک بنگری بیشتری نہند این ہمہ
دست و داری و فتوحات عظیمہ و ترقی دولت و فزونی ششم و خدم و انبوہی فوج و سپاہ و
گرانمایی نشان و والای نشان و فراوانی حرفت و صناعت از ہین علم است نہ از شان و
خدا نگ نہ از توپ و تفنگ خاصہ اندرین عہد عدالت مہد حضرت محترمہ ملکہ محترمہ
اعلی حضرت قیصرہ ہند و اومت دولتها ہرچہ از فراوانی علم و ہنر و انبوہی
خدم و ششم و کثرت حرفت و صناعت و امن و آزادی کہ می بینم از پرستاری علم و ہنر آ

نه از فراوانی سیم وزر. علم هر جا که علم شوکت می افرازد و جمل سرخاک مذلت می اندازد
اگر بنگاه شرف بگری فرمانروای حقیقی و کشورکشای آیینی هین علم ست و پادشاهی
دارین از اول تا ابد بنام علم نبشته اند.

پس بهین خیال ندوه تجویز دارالعلوم پیش نهاد همت کرده میخواهد که در نشر
علوم صرف همت کند و در تالیس علوم و نشر معارف کوشد و امام هرفن پیدا کند و در هر
علم حقیقی بدست آرد چون امام غزالی و رازی. تاجق از طبایل جدا کند و چون متفطیس
اجزای پراکنده است را فراهم آورد و رنگ که درت از نفوس زدا ید و از پستی و
برآورد و بر وساده عزت دولت نشاند. و هگی افراد است را بنیا گرداند و گر با بان
طریق سعادت را بشا همراهیت راه نماید و دلهای مرده را حیات ابدی بخشد و بصیرت
و بینائی افزاید و وساده و سجاده را به پیکر با جلوه دهد. یکی را سر بسر و سی افرازد و دیگری
دل نور ایزدی افروزد و بناله در دمنده ان گوشش بند و خستگهای مرام هم آورد و
باز از خاتم پسر رساند و از مغاکم با و جگاه ماه و مهر و دست برد لماندان آموزد و
دلهای بدست آوردن و تا این شب تیره را پسیده سحری ندید و دیده بر هم نزنند و تا پریشانها
روزگار منسرا هم نیار و دنیا ساید. و تا بزم مایان را بدانش و فرهنگ نیاراید دلش
نیاراند و تا بعلوم آلمیه و اخلاق گر انمایه متخلق نشود دلش نه شکمبد.

لیکن این تعلیم و تعلم که در همت می بینیم و از آموزگاری آموزیم هیچ سود بدست نبرد
علم خود بدان روش که می آموزند پس از اکتساب بزبان تازی حرف زدن توانند نه
قدرت نوشتن دارند نه یا را سه فهمیدن.

بهین شیوه که گوئید علم بلاغت و معانی می آموزند که یک فقره را از اصول بلاغت
فصح و غیر فصیح ثابت کردند نمی توانند تا پله بردن با عجاز قرآنی چه رسد و علم منطق که
قطاس اندیشه و میزان افکار است و از اکتساب آن قدرت می شود که منافع لازمضا

و غیر از شر و نیک را از بد جدا شناس کند و مایه بینیم که هر که درین زمان بشیر وقت
 گران مایه درین فن بزرگ صرف میکند میانه او افکار عامیان هیچ فکرم و امتیازی نیست
 نمی شود. و علم حکمت علمی است که حرف از احوال موجودات خارجیه میزند و علل و اسباب
 آنها را شرح میدهد و عجبت از علمای فحول ماکه صدر بنی و شمس باز غه درس میدهند و
 فعل و انفعال اجزای گیتی را نمی شناسند و نمی دانند که کیسینیم و برای چیستیم و ما را چه باید
 چه کردن شاید. و هیچگاه بر اسباب یلیکراف و آگبوها و ریل گاڑها و حافظه الصوت
 نظرمی کشانند و پله با سببش نمی برند و بدین عالم فراخ و پهن نظرمی افکنند و در حوادث
 و علل آنها متعمق نمیشوند عقل العالیه از ان صافیة ابناء نخل جزئیة پیا شنند و جز به مجولات حرف نمی زنند بر
 معومات چشم غلط اندازند هم نمی اندازند. و گاه هی برق را که مصدر افعال غریبه و کهر بار را که
 منشای اعمال عجلیه است بولا نگاه فکر نمی سازند و نظاره رصدیه را محصل و موضوع
 قرار نمی دهند و هر شب لمپی پریش خود نداده از آغاز شب تا نمود سپیده سحر
 شمس باز غه و حکمت اشراق مطالعه میفرمایند و یکبار بنظر غائر نمی نگرند که اگر شیشه این لمپ را
 برداریم چرا دو و بسیار بر میخیزد و چون شیشه میگذاریم از دو و د اثری بجای نمی ماند. و علم فقه
 که حاوی است بکلی حقوق منزلیه و حقوق بلدیه و حقوق دولتی و لایقش را باید که صدر علم ملی باشد
 یا سفیر کبیر دولتی. و مایه بینیم که قضیه ان عهد ما از نظم و استبکان خویش که بیش از چند نفوس بنیاد
 عاجز ترند از عامه مسلمانان. و علم اصول که عبارت است از فلسفه شریعت و در احکام
 کرده میشود از صحت و فساد و نفع و ضرر و خیر و شر و علل و تشریح احکام. هر آینه دانای
 این فن را میبایست که قادر باشد بر وضع قوانین و اجرای مریت در عالم و مایه بینیم که
 دانندگان این علم و شناسندگان این فن عاجزند از دهستن قواعد قوانین و آئین مریت و
 اصل عالم و علمای ما علم را دوخت کرده اند یکی را علم مسلمانان گویند و دیگری را علم فرنگ
 و ازین جهت آگهی جو یان را درست پریش میگردانند با تساب آن علوم و نمی دانند که علم

به هیچ طائفه پیوند ندارد و پیچیزی دیگر شناخته نمی شود بلکه هر چه شناخته میشود برین علم شناخته
 میشود و هر طائفه که معروف میگردد بعلم معروف میگردد پس انسان را بعلم باید نسبت داد نه
 علم را با انسان - و علوم مسیکه با رسطو و افلاطون پیوند دارد آنرا بصده جوشش خروشی می آید
 گویا که رسطو و افلاطون یکی از ائمه مسلمانان بوده اند - و غنی که به نیوٹن و کلپر پیوند دارد دشمن
 آنرا کفر دانند و ندانند که پدر و مادر علم برهان و دلیل است نه رسطو و نیوٹن - حق در اجابت
 که برهان در اینجا باشد و گروهبی که آن علوم و معارف را کفر پیوند میدهند باندیشه خود
 صیانت دین است اسلامیه مینمایند حالانکه خود دشمن دین است اسلامیه هستند - نزدیکی تن
 دینها بعلوم و معارف دین است اسلامیه هست و هیچ منافات میان علوم و معارف و مسائل
 دین است اسلامیه نیست **حجت الاسلام** امام غزالی در کتاب **نقد من الضلال** میفرماید
 شخصی که میگوید که دین است اسلامیه منافاتی ادله هندسیه و براین فلسفیه و قواعد طبعیه است
 آن شخص دوست جایل اسلام است و ضرایب دوست جایل باسلام همیشه است از گزند
 مخالفان اسلام چرا که براین هندسیه و ادله فلسفیه و قواعد طبعیه ز جمله بهیات است پس کسی که
 بگوید که دین من منافاتی بهیات است در حقیقت دین خود را باطل میگوید چون بهنگاه شرف
 دیده می شود دانسته میشود که این خرابی و تباهی نخستین در علما و پیشوایان قوم پیدا شده
 و ازین گروه بزرگ این تباه کن هیضه در قوم افتاده و در تمامی اعضای امت این زهر
 سرایت کرده - بر همین سبب مختلفه پی برده ندو و میخواهد که طرح دارالعلوم بریزد
 و تلافی مافات نماید و با امام غزالی و امام رازی و ابن سینا و ابن رشد و ابوریحان
 بیرونی رازنده کند -

هر قدر که به ندو و کار ندو بنظر غار میسریم آثار سعادت و فقر بزرگی از چهره
 بر فروغش درخشان می بینیم و مشکوه نجاتی از ناصیه اش فروزان می نگاریم هم فقر و فاقه
 جنیدی و بایزیدی دارد و هم جاه و جلال سکندری و جمشیدی - هر چه ندو در کاغذ غلط

دارد اگر برون ریزد حبیب کنایه سالان از گهرهای شتاب پُر شود و قرابت که تو تشنه
چاره بگرشنگه خویش ازین محیط جوید و دامن بگر بسته قطره را دریا و ذره را مهر بچا گرداند
ساتی میکند اتفاق دانای حقائق آگاه مولانا شیده محمد علی صاحب فاضل ندوه راستایم
پسین بگی بخیلان و هم مشربان آن پیر میکند راسپاس گویم که فضل و دانش ادرها کشادند و هر
ذره را از ان باده مهر فرامی اند که در دادند دران صلاهی عام ساغر که بمن رسید
سیه تم کرد و پوشش ساتی پرستم پیدا است که در عالم عنصر شرفیتر گوهر که از گرامی وجود
دانشمندان و پیشوایان قوم نشان نداده اند بهر کار سترگ که این طائفه بزرگ کمربست
بر می بندد در یابی رحمت بخش می آید و تائیدات آسمانی دوش بدوش نشان نخستین بارقه
از تائیدات ایزدی بود که آفتاب از مطلع کا نمود سر بر کرد و تابش بر اهرام مصر و قصر پلید
افتاد و دوشه کس از حق ناشناسان ناراستی پیوند و هرزه لایان شوریده سرخیال شکستن
انجمنی درست گفتار بامیان آوردند و اخوت اسلامی را خیر باد گفته چفتینها بود که در حق
ندوه گفتند و اندیشه های تباہ را واردات آسمانی پنداشته خیالات عامیان را از بیم و امید
پُر ساختند و از تاراج آگهی و هجوم ناقبت اندیشی و ساهمه های تباہ و گفتارهای
شورش افرا را بسخنهای دلاویز آمیخته ساده لوحان کوتاه نظر را از راه راست برگردانیدند
چون تائیدات سپهری بر اصلاح قوم و استحکام بنای ندوه در کمین نشسته بود اختر حقیقت
بدخشیه گوش بوشش کوران و کران کشاده آمد آن ناسزاگوئی و خرده گیری خاک پوش
ناشناسانی گردید هر چند که تیغ زبان به نمکوش و بدگوئی ندوه تیز کردند و بکین توزه
واهوگیری از پین محستند اما کاری نکرده صدای نفرین از زمین و زمانیان شنفتند
ندوه که هست بلند و فطرت ارجمند داشت از خاموشی زبان بیخواره کشایان بریست و
برای قوم سرمایه جاوید زندگانی فراهم آورد تا از انوار علم جهان افروز طلعت جل فرو نشیند
ناظره اقبال از درد و دلش تاخته آید و کارها ساخته گرداند نخستین کسیکه نگاه تیزش برین انجمن

اتحاد امیر کبیر سیت که از آغاز عهد وزارت به تربیت اهل فضل و کمال و نشر علوم حقه و پرورش
علم و فن و خدمت پیشوایان قوم روزگار محمود بسری برد و در اشاعت توحید خدا سے نامانا
و اطاعت ملت بیضا و خدمت حامیان شریعت غرار و زربشب شب بروزمی آرد اعنی فی
ارسطو تدبیر اسماں خورشید افسر و خورشید حبس اختر مقبول الدوله السلطانیه منظور الحضره الخاقانی
هنرمانس نواب سراقبال الدوله اقتدار الملک قارالامرا بهادر وزیر عظم
دولت نظامیه آصفیه که سمند قبالش همواره زیران و تائیدات آسمانی پیوسته همفانش با
یارت وجود انسان جهان اسلام و جهانیان باشد موده از قطره دیا و از ذره بخا گرد و توتم شعله طبع
افروخته و بان شوق افراخته باشد و از زمین نموده رنگ پریده اسلامیان برسد آرد و آب فتنه بجوی

لکاتبه

آئینه محسّر را فروز بخش
بے چوبه و در یمان کشیدی
کارش به کی نظر چو زر کرد
انگشت در لبتش در انگشت
صد غل در آتش ست مضم
پیدائی هر وجود از تست
قطر بنوال تو گم شد
این ره بقدم نوشت نتوان
صد برق به برق طور پاشد
آتش بخلسیل باغ گردد
هر گام مسلم عصا شکسته

ای از تو سپهر را فروز بخش
نیمه آسمان کشیدی
مهرت چو بهشتی گذر کرد
دست کرم تو کرد از مشت
از سوز تو سنگ را به گوهر
تا بود و نمود بود از تست
از مهر تو سنگ کان ز رشد
کمنت بقلم نوشت نتوان
مهر کرمت چو نور پاشد
گل گوهر شجره باغ گردد
در راه تو نطق پاشکسته

ای آنکه به لطف کام داری
 اسلام ز بون بهر خان شد
 ز عزت و ننگ و نام بقیت
 ای عقدہ کشای کار دشوار
 تو شاهی و من گدای گویت
 من گرسنه خوان تست پنا
 گسترده تست خوان دوران
 ای محسوس تو بر بساط غمرا
 تا یک شبست و بی چشم
 چون ابر بار و برگ و برنجش
 از مهر پخاک مانگر کن
 ای پایہ فراز چرخ خضر
 ای پرده کشای لوح خوانان
 تا هست جهان بدو آباد
 باشد به نشاط جاودانه
 تا سید ازل نمک ر بادش
 عالم همه باد حرم از وی

ستار و غفور نام داری
 حال نوال ناکسان شد
 اسلام براس نام باقیست
 از قفس لثم برون آر
 در یوزہ گر آدم بسویت
 از خاک کشیده تاثر یاب
 هم مور کشد و هم سلیمان
 قندیل فروز ریگ صحرا
 ماند پخال خشک عینم
 این خشک نهال را ثمر بخش
 خاکستر بگیرد ز رکن
 قندیل مشرور ز هفت منظر
 بگشاید نماے راز دانان
 باد اشرا و حیدر آباد
 مسمان زمانه میزبان
 اقبال ابد بکار بادش
 خرم همه باد عالم از وی

بکارش گرا ابو القاسم فضل رب عمر شی شاعر خاص
 اعلیٰ حضرت ظل سبحانی حضور نطنام دکن دام اقباله و دولته

قومی نظم

جسکو مولوی بلو لقا نم فیصل صبا عربشی شاعر و دریا خاص و نظر اکبر نے

اجلا پس دوم ندوۃ العلما واقع میرٹھ من پڑھا تھا

لیک نہ انم کہ چسان کبشم
بستہ ام آتش بہ نواہست گرم
شعلہ آتش بہ بر آتش دہم
گستر آتش نفس آتشین
در پس این پردہ نہان گسیت
راز نہان ست در آغوش نہ
ہست پر از نعمت من سازها
بود ز من تربیت روزگار
چسیت ز کالاکہ درین خانہ بیت
بود ز من رونق این ہفت و شہت
چسیت ز صنعت کہ نیکیختیم
ہست رہن قلم حرف و جہت
قطر و محیط از گھم غم غازہ گیر
در پس بی و آتھے ز من

باز بر انم کہ فغان بر کشم
سو ختم از برق ادا ہاے گرم
نخت جگر را کہ بر آتش دہم
ہمچو مستدہ شوم آتش نشین
سوز من الیوم چہ دانی کہ چسیت
گوش کشا و سخن گوش نہ
بسکہ کشا دیم در رازها
مدعیان را منہم آموزگار
دعوی ایجا و کراہست گسیت
زیر فضائی فلک سبز طشت
از صدق طبع گھر ریختیم
ہندسہ و فلسفہ و نحو و شہر
شکل مجسطی ز من آوازہ گیر
حل مسائل بکما ہے ز من

بود ز من صورت تو سحر تر
 بود علی و بو الحسن بو نصر
 بو الفرج و اصمعی و نقطوی
 فاضل فاضل نه دو کیت ده اند
 از نفسم بود جهان چون بهشت
 طعنه سطوت و صولت پیرس
 یافت ز من خطبه سل الله
 فضل و بهت بار ده جام من ام
 پرچم سلوک به چرخ کبود
 رایت دایم بسر سرداران
 دار خلافت که به بهت گام با
 آنکه کنون دشمن کام من اند
 بود بمن زمینت و می زمین با
 دید به ما که بسے دید ده
 چغند چه باشد که بفرهای
 بود پر از لعل و گهر مشت من
 بود چو دایمان فلک خوان ما
 پیش ازین انجمنه و آستیم
 هر فلک صد و صد باله دشت
 هر مه و هر باله بست با بے دگر
 آه از ان لاله و گل های باغ

علم مرا یا و منظر نر بر
 رازی و عنزالی دابن حجر
 انخس و فزا و دگر سیبویه
 کامل هر فن دو کله بوده اند
 بهمن ددی غیرت اُر دی شبت
 غلغل شوکت و دولت پیرس
 تاج شرف بر سر شاهنشاهی
 فتح و ظفر هر دو غلام من ام
 کرد رخ نیر بهضا چو دود
 بود در تاج بلند افسران
 ناصیه سودند شهان صد هزار
 غاشیه بردار و غلام من ام
 بود ز من رونق تاج و گلین
 راست بگوار بکسے دیده
 بر سر طوطی بنزد زارغ پای
 خاتم جسم بود در انگشت من
 خوان فلک بود بدایمان ما
 صد فلک صد چرخه و آستیم
 هر چمنی صد گل و صد لاله دشت
 هر گل و هر لاله با بے دگر
 بود بر دست فروزان چراغ

شاخ و بن باغ ز پاتا بفرق
قطره آب ز لب جو مجوس
بادوزان بدلب سوسن مزان
بادوزان آمد وزد بر چیلغ
حیرت من می مزد انگشت من
گشت نگون اختر بخت سیاه
کو کوب بخت تو بگرفت خراب
اختر و اژدو تو چون رخ نمود
اختر جا هست بزین اوفساد
جهل تو در چشم کشیدست میل
گوی تو در پای حریفان قناد
آه بران گله که چوپان نم
پیرمغان باده که در کوزه بخت
میکده ساقی دوشین نم
عزت قومی و گران پانگه
خیز و در دست بکن در کمر
ندوه ما کار تو بالا کند
نام ترا کار تو بالا کشد
از نظر شش خاک تو چون زرشو
سایه نیضش بر در صبا
گرقد آن سایه بصرا و گشت

سوخست همه زاتش سوزان بقی
خشک شد از بگری خورشید چو
دور خزان آمد و برگ رزان
جامه بکشد ز دهر و سان باغ
هست کنون شست من پشت من
رفت فرو نیز بریندا بچاه
گشته درین ابر نهان آفتاب
شد علمت وقت رکوع و سجود
بخت تو از خانه زین اوفساد
خشک شد آن چشمه که بود نیل
ریش تو در دست ظریفان قناد
گر گل پس پیش نگهبان نم
کوزه ز دست تو ببقاد و بخت
آن متح و باده نوشین نم
گشته لکد خوار فرو بایگه
دامن همت بکمر زن دگر
خاک ترانیر بضاکند
قطره آب تو بدریا کشد
وزنگش کار تو بر ترشود
گوهر شموار بر بار دهل
گشت بر آرد ثمرات بهشت

خیز و درگوشہ ہمت بگیر باز چو مردان در ہمت بکوب تا نہی افسر عزت بفسق کار تو گر جانب ہمت کشد تو سن یا م شود رام تو اگر نہ رسد دست بہ میخانہ اگر نہ بساغیر قوت نام عرشی آلفتہ بدرویزا اگر نہیری و گبیر نہ من	یاد نہ فرما دکن آن جوی شیر خار نفاق از رہ اسلام رعب تا شود این زورق جہل تو غرق اگر نہ کر تو بعزت کشد طاہر دولت بود و دام تو سردکن این شعلہ بہ پیانہ می ز بسو کش بسفالینہ جام کر دہ ہم چند خرف ریزا ہمت من دیار حسی سپنج کمن
کر نہ پذیرے سخن نام تمام بکہ کہ ہم ختم سخن و اسلام	

معذرت

روداد کو ہم پہنچے صفحہ پختہ کر چکے تھے مگر حقیقت یہ ہو کہ روداد اب تمام ہوئی ہو جبکہ ہم اپنے
ماہور شاعر مولوی ابوالقاسم فضل رب صاحب عرشی شاعر دربار حضور نظام دکن کا مضمون اور
اہم کی قومی نظم بطور ضمیمہ کے درج کر چکے جسکو عرشی صاحب نے جلسہ چہارم ندوۃ العلما میں خود پڑھا تھا
مگر ہکواس بات کا سخت افسوس ہو کہ اس مرتبہ بھی روداد کے شائع ہونے میں توقع سے زیادہ غیر
ہو گئی اور اس الزام کو ہم نہایت خوشی سے اپنے اوپر گوارا بھی کرتے ہیں مگر بطور عرض حال کے
اس سچی بات کا ظاہر کرنا مناسب نہوگا کہ بعض قدرتی اسباب ایسے پیدا ہوتے گئے جس سے
روداد کے شائع ہونے میں دیر ہوئی۔

محرم کے مہینے میں ہمہ وجہ روداد مرتب ہو چکی تھی اور حقیقت مضمون اور تقریریں سچا تھیں

سب اسکے ساتھ منسلک کر دی گئی تھیں اور جو نہیں آئی تھیں انکے شانہ کر نیکو مجبوراً ہمنے دو سرفروقت
 اٹھا رکھا تھا۔ مگر سودا اتفاق سے مکان دفینے کے غیر محفوظ ہو نیسے چوری ہوئی اور جس کس میں ودا
 کے متعلق کاغذات رکھے تھے وہ تلف ہو گیا۔ سب زیادہ ہکو دو تقریروں کے ضائع ہو نیکا فوس
 ایک شمس العلماء مولوی شبلی صاحب نعمانی کی وہ تقریر تھی جسکو فاضل مقرر نے اجلا علیہ ارم ندوۃ العلماء
 منعقدہ میرٹھ میں بیان کیا تھا۔ اور دوسری مولوی ابو محمد عبدالحق صاحب ہلوی مصنف تفسیر حقانی
 کی تقریر تھی جو انکے عمدہ مضمون برکات اسلام کا دوسرا حصہ تھا۔ ان تقریروں کے ضائع ہونیکے بعد
 ہم جسے تک اسکی کوشش کرتے رہے کہ وہ تقریریں پھر ہکو دوبارہ حاصل ہوں مگر افسوس یہ کہ نہ اچھی
 کس طرح ملانے ان حضرات نے وہ تقریریں دوبارہ قلمبند کر کے غایت فرمائیں۔ بہر حال جسقدر حصہ ودا کا
 باقی تھا اسکو از سر نو مرتب کر کے ہمنے اسکے چھپنے کا انتظام کیا اور اس خیال سے کہ سال گذشتہ میں
 زیادہ دیر ہو گئی تھی اسکے چھپنے کا خاص کانپور میں اہتمام کیا گیا۔ تاہم اہل مطابع کی بے توجہی سے یہیں بھی
 ہکو کامیابی نہ ہو سکی۔ اب ہم اسکا فیصلہ ان حضرات کے سپرد کرتے ہیں جو ہمیشہ کتابیں چھپواتے رہتے ہیں۔
 خواہ اس معذرت کو قبول کریں یا نہ کریں۔

گزارش

ان حضرات کی خدمت میں بھی معذرت کیجاتی ہو چکے اسامی گرامی اس ودا کی فہرستوں میں کسی فہرست میں لکھنے
 چاہیو تھے مگر سہواً یا لامطی سے نہیں لکھو گئے یا بیوقوف ہو گئے یا جو لفظ مولوی نشی حافظ حاجی شیخ سید وغیرہ
 جس سے وہ عرفاً پکا سے جانتے ہوں فرد گذشتہ ہو گیا یا انکے خلاف شان لکھا گیا ہو یا کیسے نام میں نہ چندہ
 کی قیمت کم و بیش ہو گئی ہوں امید کہ ان سب باتوں کو اخوت اسلامی اور چشم پوشی کی نظر سے معاف فرمائیں
 کہ ایسے شیخ کثیر اور جم غفیر میں پوری واقفیت اور ہر ایک کے نام مقام کی تحقیق نہیں ہو سکتی بعد ازیں کے بھی حوالا کا
 ان باتوں کی خوب جانچ کی پھر بھی واقعی کیفیت قابل اطمینان نہ معلوم ہوئی پس جو صاحبان میں کو کسی قسم
 کی غلطی پر مطلع کریں گے تو نہایت شکر گزاری سے قبول کیا جائے گی۔ - انقدر مجلس انتظامیہ ندوۃ العلماء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ضمیمہ

رویدادِ اجلاسِ چہارم ندوۃ العلماء

سال گذشتہ کی طرح ہم چاہتے ہیں کہ بعض امور ملحقاتِ رویدادِ ضمیمہ میں بیان کر دیں انہیں
سب سے اوّل سپانسانے میں جو مختلف شہروں سے جلسے میں آئے ہیں تین سال سے
برابر سپانسانے آتے ہیں اور ہم مکررات کو حذف کر کے اس مرتبہ انہیں درج کرتے ہیں
صرف دو وجہ سے اوّل تو ان حضرات کے بچش و دلولہ قائم رکھنے اور بدل نہونے
کیلئے جنہوں نے ان سپانساموں کو بھیجا ہے دوسرے اور مسلمان بھائیوں کی ترغیب
کی غرض سے تاکہ دیکھ کر انہیں بھی جماعتِ انصار اللہ میں داخل ہونے کا شوق ہو ورنہ
ندوۃ العلماء کو اس بانی مدح سرائی سے کیا مسرت ہو سکتی ہے جب تک کہ جان نثارانِ
اسلام دل و جان سے متعہ ہو کر اُسکے کاموں کے سرانجام دینے میں سعی و ذکرین اور
ہر ایک غریب سے غریب مسلمان تجھی فی اہل اسلام کی خریداری کیلئے اُسی طرح اپنی قلیل
پونجی لیکر کھڑا ہو جائے جس طرح ایک نیکیں بڑھیا حضرت یوسفؑ سے شاہد کے خریدنے
کیلئے سوت کی پھینٹی لائی تھی۔ ان حضرات کی دلی ہمدردی لائقِ شکر گزاری ہے کیونکہ

ندوة العلماء کا ایک بڑا مقصد دلی اتفاق اور رفع نزاع ہے مگر اتفاق سے دوسرے اہم کام کرنا مقصود ہیں اسلئے اُن ہمدرد بھائیوں سے یہ اُمید کی جاتی ہے کہ انہیں مردِ دین اور ندوة العلماء کے مقاصد اور اُسکی تجویزوں پر غور کریں کہ شوکت اسلام اور آئندہ نسل کے لیے وہ کس قدر مفید ہیں اور کس کس قسم کی مدد و محتاج ہیں۔ امرِ قادری مطلق تو ہماری بگڑی ہوئی بنا دے اور ہمارے بھائیوں کو توفیق دے کہ وہ ایکل ہو کر ندوة العلماء کی اعانت پر مستعد جائیں سال گزشتہ میں جلیپور عظیم گرامہ۔ امرستہ۔ رائے بریلی فوجو سلطان پور۔ بایں سے سپانے آئے تھے۔ اس سال بارہ شہر و شے آئے ہیں انہیں سے بعض نقل کیو جاتے ہیں

سپانامہ از جانب معین السند وہ عظیم آباد میٹنر

نہ من بران گل عارض غزل سراپاں دہن

کہ عندلیب تو از ہر طرف ہزارانند

ہم لوگ ادلاخداوند عالم کا شکر بجالاتے ہیں کیونکہ جتنی نعمتیں جسے کہ ہم کامیاب ہوتے ہیں اُنکا سلسلہ اُسی کی طرف نہایت پذیر ہوتا ہے اور جتنی نیکیاں جنکو کہ ہم کرتے ہیں اگرچہ بظاہر ہمارے قوی سے صادر ہوتی ہیں مگر اصلی باعث اُنکا اوسے کا لطف و احسان ہوتا، ثنائاً ندوے کا شکر یہ ادا کرتے ہیں جو سراسر برکت اور خیر محض اور جسکا وجود خود ایک نعمت غیر مترقبہ ہے جسکی طرف ہم لوگ بہت بھروسے کے ساتھ اپنی امید بھری نگاہیں لٹائے ہوئے ہیں اور گو ہر مراد سے مالا مال ہونے کو نہایت ہشتیاق کے ساتھ دامن پھیلائے ہوئے ہیں۔ بیشک وہ نوح سفینہ اسلام (ندوہ) ہمارے جہاز کو گردابِ تباہی سے نکال کے ساحل مقصود تک پہنچا سکتا ہے اور ضرور پہنچا دے گا اور وہ ابر رحمت الہی (ندوہ) ہمارے خزانہ رسیدہ باغ کو سرسبز و شاداب کر سکتا ہے اور یقیناً کرے گا ہنکو وہ خضرِ جاوہ حق (ندوہ) تجویزدارِ العلوم و فستح دارالافتا و دیگر تجویزات مناسبہ سے صلح و اتفاق

و تکمیل و تہذیب و ترقی و صلاح و فلاح دارین کی راہ دکھلا رہا ہے کیونکہ ہمیں ہم ندوسے کی
 عظمت و سپاکساری کو سعادت اور باعث خوشنودی جناب باری تصور کریں جبکہ علمائے
 عرب و عجم نے بلا خلاف ندوہ کو انصاف کے ہاتھوں سے قبولیت کی آنکھوں پر جگہ دی ہو
 اور عقلائے دہر نے اُسکے محاسن اور خوبی اور عمدگی اور ضرورت پر بلا اتفاق صاد کیا ہو
 ہم ندوسے کو افکار کا نتیجہ اور غور و تامل کا مژدہ نہیں سمجھتے بلکہ ایسا خیال کرتے ہیں (اور
 غالباً ایسا ہی ہے) کہ رحمت الہی نے جو کہ ہمیشہ اصلاح احوال عباد میں مصروف رہتی
 ہے ہماری ترقی و بہبودی و تقویت دین و ملت و ترویج شریعت و اشاعت اسلام
 و استحکام قواعد ایمان و افشائے احکام و دفع جہالت و سفاهت و ازالہ اتحاد و زندہ
 و رفع نزاع و تفرق تفرقہ کے واسطے ایستخسار حسن طریقہ القا کیا ہے اور علماء جو کہ خیر العباد
 ہیں اُنکے روشن ضمیر دن کو اس نور الہام کا مورد اور محیط بنایا۔ اس جگہ ہم اُن محترم
 حضرات علماء و فضلاء و صلحا کا شکریہ ادا کیے بغیر نہیں رہ سکتے جبکہ کوشش اور سعی سے
 یہ نور الہام یا نور اسلام مدت قلیل میں تمام ہندوستان بلکہ اکثر اطراف جہان میں پھیل
 پڑا اور جس کے حسن انتظام اور مبلغ اہتمام سے اس حقانی نور نے سال چہارم میں اپنا قدم
 ناز رکھا اور جس کے ساعی جمیلہ سے طفل چہار سالہ اس سال بمقام میرٹھ لصد جاہ و جلال تخت
 تاج پر جلوس فرمائے گا۔ اس مقام میں اگر ہماری زبان قلم سے حسرت کے ساتھ حالہ
 بلند ہو تو حضرات معذور کہیں گے کیونکہ یہ دولت اس سال گویا ہم لوگوں کے نصیب ہو چکی
 تھی اور یہ ہمارے اوج سعادت ہمارے شہر اور اہل شہر پر گویا سایہ سُنَن قبال ہو چکا تھا
 مگر قلم قدرت نے ہم لوگوں کی تقدیر میں یوں لکھا تھا کہ ہم لوگوں کو ایک سال تک صبر و
 انتظار کرنا ہوگا اور سال آئندہ کے وعدے اور مژدے سے دل کو تسلی اور تسفی دینا
 ہوگا اور اس سال یہ دولت دوسروں کے حصے میں ہے دوسرے لوگوں کا دامن آرزو
 اس نقد سے مالا مال اور دوسروں کی نگاہ شوق اُسکے دیدار سے کامیاب ہوگی۔ خیر

ندوے کا سالانہ جلسہ جہان ہو ہم اوسکو مبارکباد ایک نین بلکہ ہزار مبارکباد دیتے ہیں
 مصرع ہزار بگنبتہم لی کم ست ہنوز۔ فقط ہم ہی چپہ اشخاص شکرگزاری اور ہمدردی
 اور دلچسپی اور تحسین اور خوشی کے ساتھ اظہار مسرت میں شریک نین ہیں بلکہ ہمارے شہر
 کے معزز حضرات رؤسا و عمائد و علما و صلحا و فضلا و اطبا و شعرا سب ہی ندوے کے ساتھ
 دلچسپی رکھتے ہیں اور سپاسگزاری و ہمدردی کرتے ہیں۔ اور ندوے کے ساتھ جلد مقاصد
 میں ہمزبان اور ہمدستان ہیں اسی لحاظ سے جلسہ معین الذودہ منعقد ہوا۔ رشوال نے
 شہ کے اکثر معزز و محترم و نام آور حضرات کو بارادہ روانگی مقام میرٹھ و شرکت جلسہ آن
 ندوہ بنظر سفارت و دکالت بجانب جلسہ انتخاب کیا تھا اور ان حضرات نے منظور سی و
 قبول سفارت جلسہ کو ممنون و مشکور فرمایا تھا مگر اکثر حضرات کو موانع و مشاغل اور بکارہ
 زمانہ نے مجبور و معذور رکھا بدین وجہ ان حضرات منتخب شدہ سے فقط دو ہی بزرگوار
 بنظر شرکت جلسہ تشریف فرما ہوئے یعنی جامع معقول و منقول حادی فروع و ممول
 ماہر حدیث سرمایہ ناز تفقہ صاحب آثار سنن ہادی زمن کامل الفن سرست نجانہ
 ذوق جناب مولانا ظہیر حسن صاحب شوق اور والد دودمان عالی شان صاحب
 نام و نشان امیر بن الامیر رئیس بن رئیس معین الذودہ مولوی سید علی سلمہ صاحب
 پھلوار سی اور حقیقت میں فقط یہی دونوں محترم حضرات نین تشریف لیجاتے ہیں بلکہ ہم
 آرزو مندوں کی فوج تمنا اور ہم ہلاکشان ناکامی کا لشکر حسرت ان دونوں بزرگواروں
 کے ہم کربا ہی بلکہ شوق نے اپنے تاثیر دار افسون سے ہم بے قلب کو ان دوستبرک
 قابو نین رکھ دیا ہے اور حکم شوق ہم سب کی مشتاق روحیں اور آرزو مند جانیں ساتھ
 ہو گئی ہیں اب کلام کو ہم دعا پر ختم کرتے ہیں۔ عین دعا از من دا ز حلقہ جہان آیین با
 ای میرے اللہ سبکیوں کو پناہ اور ناکسون کو آبرو اور خستہ دلون کو مرہم اور شکستہ
 حالون کو مومیائی بخشہ والا ندوے کو ترقی عطا فرما اور اُسکے مقاصد کو تمام اور اُسکے

فوائد کو عام کر اُسکی ترقی سے ہماری ترقی اور اُسکے مقاصد میں ہمارے مقاصد اور
اُسکے فوائد میں ہمارے فوائد ہیں۔

عبدالباری خلیفہ مجلس معین الذیہ شہر پٹنہ

پاس نامہ منجانب مجلس معین الذیہ بہار

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً و مصلياً

ہم ممبران جلسہ معین الذیہ اس سپانسانے کے ذریعے سے آپ حضرات اراکین مذہب
کے اس بزرگانہ احسان اور عنایت کا بکمال ادب و انکسارتہ دل سے شکریہ ادا کرتے
ہیں کہ ہم لوگوں کی درخواست کرنے پر آپ بزرگان دین و ملت نے ہمارے محقر بلد
میں مقدس عباسیہ امت کے ایک وفد کو بھیج کر مواعظ حسنہ سے ہماری صلاح و فلاح
دارین کے واسطے سعی و کوشش کو بذول فرما یا جزا کھ اللہ فی الدارین خیراً
آپ حضرات علمائے کرام و شیوخ عظام جو عام مسلمانوں کے دینی اور دنیاوی بہبودی
کے لیے کوشاں ہیں اور صرف اوقات عزیز و تکلیف مفرد انواع محنت گوارا فرماتے ہیں
اور ان سب متبرک کوششوں میں آپ بانیان و اراکین مذہب کو کامیابی حاصل ہونا صرف
یہی نہیں کہ عامۃ اہل اسلام کو دینی اور دنیاوی بہبودی نصیب ہو تو بہلا کو سنا مقل مسلمان
ہوگا جو آپ حضرات کے مساعی جمیلہ میں کامیاب ہونے کے لیے خلوص دل سے درگاہ الہی
میں دعا نہ کرے اور ہاتھ اٹھا کر بضرع و زاری آمین نہ کہے۔ صلاح طریقہ تعلیم مدارس
اسلامی۔ درستی نصاب درس۔ بنائے دارالعلوم۔ اشاعت علوم و فنون۔ اصلاح رسم و
رواج۔ تفرغ و غفلت۔ دارالافتاء قائم کرنا۔ طرز ادائے عبادت کے فردعی مسائل میں ہتھ

کے سبب سے باہمی نزاع و تفاق کا روکنا۔ رسالہ بازی سے پرہیز۔ غلبہ آرا سے امور کا فیصلہ پانا۔ ان سب امور میں ہلوگ آپ مقدس حضرات اراکین مذہ کے ساتھ پورے متفق الہ اسے اور ان مقاصد و اغراض میں حتیٰ الوسع ہر طرح سے شریک بن و اسلام نظیر الحق سکرٹری معین الذہ۔ نثار علی۔ سید امیر الدین احمد سید نصیر الدین احمد

سپاسنامہ منجانب مخدوم زادگان عامۃ اہل اسلام دہلی

ہم لوگ اب تک ایک گہری نیند میں بے حس پڑے سوتے تھے کہ شاہ محمد مختار احمد احمدی فاروقی الصابری کی مشکور اور بے روک کوشش نے بیدار کر کے یا قہنا اجیبا داعی ملک مطر وندۃ العلماء کی خوش آئند پکار رہے متوجہ کر دیا اور اُسکے محدود اثر کو وسعت ہی نہیں دی بلکہ اس قومی جلسے کی عظمت اور عقیدت کا سکہ بٹھا دیا پس اگر تمام اہل اسلام مذہ العلماء کا شکریہ تہ دل سے خلوص اور عقیدت کے لہجے میں نہ ادا کریں تو بیشک نہایت ناشکری اور احسان فراموشی ہوگی کیونکہ اس با وقعت اور اسلامی انجمن کے مفید مقاصد بہت خیز اور ترقی بخش دینی و دنیاوی امور جنکی شہادت اسکی حیرت انگیز ترقی اور قبولیت عام خود دے رہی ہے اور اس میں شک نہیں کہ عموماً اہل دنیا نے جس دلی توجہ سے قبولیت اور غویت کی نظروں سے دیکھا وہ کافی ثبوت عنایت ایزدی اور تائید نبوی کا ہے۔ اسلامی دنیا خوب جان لے کہ یہی وہ متبرک اور مقدس انجمن ہے کہ دین کے ساتھ دنیا کے مشکلات اور کشمکش سے بچا کر علم اتفاق ہمدردی اور اولیٰ کے عروج کمال پر انشا اللہ تعالیٰ پہنچانے والی ہوگی۔ لہذا ہم مسلمانانِ قصبہ رد دہلی شریف سچے اور خالص دل سے جوش قلبی کے ساتھ بذریعہ سپاسنامہ ہذا عموماً تمام اہل اسلام اور خصوصاً حضرات اراکین کی خدمت میں اس محترم جلسے کی بابت جو ہمارے تمام دینی و دنیاوی امور کا فیصلہ ہو مبارکباد دیتے ہیں اور خداے تعالیٰ سے دُعا

کرتے ہیں کہ ایمن روز افزون تر تھی اور عملی استحکام عطا فرمائے اور ان حضرات کو جو ان
قدے سختے درے شریک ہوں اجر عظیم نصیب ہو بحق البنی وآلہ الامجاد

ہم لوگوں کی طرف سے اشرف الحجاج مولانا محمد سلیم صاحب انصاری وکالت
حاضر اجلاس ندوۃ العلماء ہوتے ہیں فقط

حافظ عبد الغنی انصاری وکیل - محمد کرم رحمن نعمانی صفوی - محمد فرید الدین نعمانی صفوی
محمد حمید احمد احمدی صابری متولی و عصا بردار درگاہ شیخ العالم قدس سرہ - محمد احمد احمدی
صابری معافیدار درگاہ شیخ العالم قدس سرہ - حقیر ناصر احمد احمدی معافی دار درگاہ شیخ
العالم قدس سرہ - خواجہ حلیف احمد - محمد حلیم انصاری - محمد سعید انصاری سب رجسٹرار
چندوسی - محمد کریم الدین نعمانی - محمد حبیب الرحمن نعمانی صفوی تحصیلدار ریاست بلام پور
خواجہ فضل احمد - محمد غوث احمد نعمانی - محمد بشیر الدین احمد عفی عنہ - عاصی سید عبد القادر
عفی عنہ - حافظ جمیل الدین - فقیر عارف احمد احمدی - فقیر صدیق احمد احمدی - مہر علی رُڈولی
محمد نعمت الرحمن نعمانی - محمد الطاف الرحمن خنی عفی عنہ بقلم خود - محمد افضل الرحمن نعمانی خنی
بقلم خود - سید محمد حسین - رحیم الدین نعمانی - محمد یوسف عفی عنہ - احسان الدین احمد نمبردار
ظہیر الدین احمد خواجہ حال نمبردار - امین الدین نمبر - خواجہ اقبال احمد شفقت رسول بقلم خود
چودھری کرامت حسین متولی بنی خانہ - حفیظ الرحمن بقلم خود تعلقدار برٹی پرگنہ رُڈولی - خواجہ
محمد بشیر گزارہ دار تعلقہ برٹی - فیض الحسن کاندھلوی مقیم رُڈولی - چودھری خواجہ محمد یونس
افتخار احمد احمدی - چودھری محمد عباس قانوںگو - صفدر خان بقلم خود - سید ابوالحسن قادری
سید راحت حسین قادری - سید نور حسن قادری - چودھری اعانت رسول - احمد رسول
ہضر علی منجھڑا موٹ اسکول رُڈولی - احسان الدین - غیاث احمد احمدی - معین الدین احمد احمدی
شیخ عبد الحکیم - اقبال رسول - حافظ ہادی رضا امام مسجد جامع - مبارک علی جمہیر
سید ولایت حسین -

پاسنامہ از جانب اہل اسلام ہوشیار پور

اگرچہ ہلوگوں کا آپ کے اُن عالی اور بے انتہا احسانات کے مقابلے میں جُسمِ نفعی کی طرح صرف ہم پر نہیں بلکہ کل اسلامی دنیا پر آپ کے بندہ دل فراسنے کا ذمہ لیا ہے زبانِ قلم سے شکریہ ادا کرنا دشوار ہو مگر اس اعتراف کے ساتھ ہم اپنے قلبی یقین اور دلی خوشنودی کے اظہار کے بغیر بھی نہیں رہ سکتے بلکہ اُس سے اغماض کرنا کفرانِ نعمت سمجھتے ہیں بناؤ علیہ اظہارِ شکریے کے ساتھ صدقِ دل سے دعا بھی کرتے ہیں کہ حق تعالیٰ جو نعم حقیقی ہے آپ کے ہر فرد اور مجموعہ افراد کو اس عظمِ عظیم کے اہتمام و اختیار کا بخشنے عطا فرمائے اور آپ کے جملہ مطالب کو حسبِ مرام و بغیریت تمام بر لائے اور آپ سے التجا ہے کہ آپ اپنے ان دعاوی کے اجر میں متوکل علی اللہ خلوصِ قلب سے ضابطہ رہیں کیونکہ کوئی کسالت نزدیک نہ آنے دین واللہ الموفق والمعین ہم میں سے بوجہ اتفاق زمانہ اس متبرک جلسے میں کوئی بھی بجز مولوی غلام محمد صاحب کے شریک ہو کر مقرر نہیں ہو سکا انشاء اللہ تعالیٰ بشرطِ زیست آئندہ موقع پر یہ آرزو برآورے گی۔

انجمنِ شش کیل عفی عنہ۔ شیخ عمر بخش وکیل ہوشیار پور۔ بندہ جان محمد عفی عنہ صدر قانوں گو ہوشیار پور خاتِ حضرت مولوی غلام حسین صاحب ہوشیار پور شیخ رحمت علی سوداگر۔ محمد عظیم بیگ۔ محمد بخش شلخو ان۔ شیخ مہر علی۔ خان محمد مینو پل کشنر۔ جلال الدین خان رئیس جہان خیلان۔ شہاب الدین دفعدار نیشنر قلم خود۔ بندہ خد بخش رئیس قلم خود۔ مانی خان جہان خیلان۔ غلام باری وکیل۔ بندہ محمد صدیق فضل محمد قلم خود۔ دین محمد قلم خود۔ فقیر عبد اللطیف

پاسنامہ از جانب اہل اسلام جالندھر

نحمدہ و نستعینہ و نسلم علی رسولہ الکریم

اہل اسلام جالندھر مذریعہ انجمن حمایت اسلام کے بسکے چند اراکین کو اس وقت شرفِ حضورِی حاصل ہے ندۃ العلماء کے مبارک سخن اغراض و مقاصد سے دلی ہمدردی کا اظہار اور اسکی کوششوں کا جو خالصتہً قوم کی بیبودی داریں کے لیے عمل میں آرہی ہیں۔ نہایت گرمجوشی سے شکریہ ادا کرتے ہیں۔

کچھ عرصہ ہوا کہ جناب مولانا مولوی حکیم شاہ محمد سلیمان صاحب چشتی قادری پھلواری نے جالندھر میں قدم رنجہ فرمایا تھا اور انکی زبان فیض تر جان سے ندوکیے حالات شکر بہت سے دل بچھین ہو رہی تھی بقول شخصہ سمند ناز پہ ایک اور تازیانہ ہوا۔ یعنی مولانا و مقتدا جناب مولوسی غلام محمد صاحب فاضل ہوشیار پوری نے اپنے قدم و سیمت لزوم سے اس شہ کو شرف بخشا اور ندوے کے اغراض و مقاصد کو بڑی شج و بسط سے بیان کیا۔ شکر ہے کہ جو کچھ ہم نے سنا تھا اسکا سان آج ہماری آنکھوں کے سامنے ہو اور علمائے اسلام کی استعداد نقد و سیر اور فرائضی صورتیں ایک جگہ نظر آتی ہیں جو شاید اس سے چند سال پہلے خیال میں بھی نہیں آسکتی تھیں اس متبرک نظارے سے ہمارے دل بہت متاثر ہوئے اور ہم صدق دل سے دعا کرتے ہیں کہ ندو اپنے مقاصد اور اغراض میں کامیاب ہو اور اسکی سعی شکورہ آمین۔

فقیر فضل محمد عفا عنہ الاحمد سکرٹری انجمن حمایت اسلام جالندھر غفور اللہ شاہ عفا عنہ صدر انجمن حمایت اسلام جالندھر۔ محمد ابراہیم عفا عنہ رکن انجمن حمایت اسلام۔ نذیر احمد عفا عنہ رکن انجمن حمایت اسلام۔ سکین غلام محی الدین۔ محمد بخش مشغولان رکن انجمن حمایت اسلام خاکسار احمد بخش مالک اخبار قیسری جالندھر بقلم خود۔ قاضی شاہ محمد رئیس جالندھر۔ قاضی علی محمد رئیس جالندھر۔ سید سعید اللہ شاہ عفا عنہ۔ سید محبوب عالم قاضی صدر و رئیس جالندھر۔ کمترین عبدالرحمن رکن انجمن حمایت اسلام۔ کمترین غلام محی الدین ہیدکسٹر کول نور محل ضلع جالندھر۔ خاکسار چیلنج محمد رئیس اعظم جالندھر۔ عاجزہ محمد معصوم سرہندی نقشبندی

فانسی عبدالغنی۔ احقر الناس سید عبدالرسول حسینی۔ سید غلام نبی حسینی۔ سید ہدایت حسین معیت
متلی ملوک علی عفی عنہ۔ سید یوہ علی دہلوی۔ سید فتح شاہ۔ میر محمد خان۔ بندہ غلام رسول۔
سید غلام قادر رئیس جالندھر۔ بندہ سید چراغ علی۔ محمد اشرف دارو غہ حکیم سید محمد حسین بٹری
قادری بخش۔ امام اربیت نقل نویس۔ سلطان احمد فضل الہی۔ سید بخشش۔ احمد بخش لاکھ
فندہ لکڑی حکیم صاحب کشتہ قسمت جالندھر۔ شیخ غلام احمد حافظ وزیر الدین۔ فیاض عمر
خان۔ حقیر الہی بخش ناصر لکھنوی۔ عطاء محمد خان میر محلہ دار۔ وزیر علی ولد شیخ محمد شیر قلم خود۔

پاسنامہ از جانب اہل اسلام شملہ

بعد حمد و صلوة ہم جمع مسلمانان شملہ ندوۃ العلماء کے اغراض و مقاصد سے جو مسلمانوں
کے لیے اس زمانے میں نہایت ضروری و مفید ہیں اتفاق کرتے ہیں اور عاکر تو ہیں کہ اہل اسلام و علم
نوالہ ندوے کو اپنی امیدوں میں کامیاب کرے آمین ثم آمین۔

عبد القادر ناظم جلسہ تانیہ ندوہ۔ حافظ ولی حسن امام مسجد بوجڑان۔ خادم المسلمین
غلام محمد قلم خود۔ عبد الرحمن امام جامع مسجد شملہ۔ فقیر عبدالسلام امام مسجد واقع کوہ شملہ
مسکین حبیب الدام مسجد متصل مارکیٹ قلم خود۔ بندہ سعادت علی قلم خود۔ امداد حسین خگر
محمد قیام الدین۔ نیاز مند بے نیاز بنجم الدین۔ رستم جیو صابر جیو۔ عبد الاحد قلم خود۔ محمد عبد اللہ
احمد شاہ۔ سید ولایت علی شاہ۔ حاکم علیشاہ۔ مراد علی شاہ۔ حبیب احمد۔ محی الدین۔
سید رحمت علی شاہ قلم خود۔ لطف علی شاہ۔ شاہ محمد۔ فیاض الدین۔ سید مہدی حسین
گیلانی۔ فضل محمد ہیداسٹر۔ ماسٹر مولانا بخش حکیم عبد الرحمن۔ بندہ محمد عبد اللہ قلم خود۔ عبد الغنی
جمال الدین۔ حفیظ اللہ۔ نور الدین۔ منشی الہ یار خان۔ مولانا بخش عبدالغنی۔ شہاب الدین ولی اللہ
سید نجل حسین لاہوری۔ نعمت علی خان منہجر شیخ محمد سعید الدین۔ امیر الدین عبد الرحمن خاں ق
محمد علی کریم بخش۔ جان محمد۔ جو نام نہیں پڑھے گئے وہ نہیں لکے گئے

پاسنامہ از جانب انجمن انوار محمدیہ تتر

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نصیلے علی رسولہ الکریم

سرگرم حامی دین متین مجاہد الاسلام اہل مسلمین حافظ شریعت غراء ناصر ملت بیضاء زبرہ الفضل
قدوة العلماء صدر نشین ندوة العلماء لائٹ شموس افاداتہا طالعة و بدور افاداتہا لامعة
سلام علیکم بما صبرتم فنعو عقی الدار واجب الرحم مسلمانوں کی قیمت کا ہمارے جیسے
انکی صلاح داریں کا سرمایہ اور علوم ضروریہ دینیہ کا ذخیرہ محفوظ تھا بجز تنزل کے بغداد
میں گھر کر ڈلگانے لگا اور ہوش اڑا دینے والی باد خالف کے طمانچے کھانے لگا تھا
کہ یکا یک مبارک جماعت اور مقدس گروہ نے دور سے دلربا اور روح افزا بشارت
کے پیرایے میں آواز دی کہ اے بیدار و شکستہ حواس باخۃ مسلمانو! غفلت بھری
سوئے دالو! ہلکو خداوند کریم نے تمہاری امداد و دستگیری کے واسطے بھیجا ہے اُس
ماریسی کی حالت میں اس صدرائے غیبی نے وہ کام کیا جو جسم مردہ کے ساتھ روح کرتی
ہو بخور دیکھا تو وہ متبرک جماعت ندوة العلماء کی تھی۔ بڑے وثوق کے ساتھ اُمید قوی ہو
کہ فلک زدہ اور فلاکت میں مبتلا قوم کا چکر کھاتا ہوا بیڑہ پار لگے گا۔ ہم ناچیز ممبران
جلس انوار محمدیہ امرتسر جملہ اراکین ندوة العلماء کا خصوصاً آپکی اس عنایت و حمایت کا کثیر
دل سے ادا کر کے بصدق قلب اُمید رکھتے ہیں کہ مختصر سپاسنامہ مجلس انوار محمدیہ کا
خلعت قبول سے افتخار حاصل کر کے تاج سرفرازی سے مخدوم و بالا پائے

از دست گد اسی بے نوا ناید ہیچ جز آنکہ بصدق دل دعا ئے بکند

آخر سپاسنامے کا اس دعا پر خاتمہ ہے کہ باغبان حقیقی آپکی آبیاری مساعی جمیلہ سے
گلستان مقاصد ندوہ کو سیراب فرمائے اور اُسکی بار بے خزان مطالب کو روز افزون

ترقی نصیب کرے کہ ہم آرزو مند اسکی گل چینی سے اپنے دامن تمنا کو پُر کریں۔
 اللہم انصر من نصر دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم واجعلنا منہم واخذل
 من خذل دین محمد صلی اللہ وسلم ولا تجعلنا منہم امین

سپاسنامہ منجانب اہل اسلام شکر گو الیاء

الحمد لله رب العالمین والصلوة والسلام علی سید المرسلین وآلہ الطاہرین واصحابہ اجمعین
 سالانہ رویداد انجمن بابت سلسلہ پڑھکار اور راکین انجمن کی قلبی توجہ برادران دینی کی صلاحی
 کام میں مصروف پاکر اور عام مسلمانوں کا دلی خیال انجمن کی طرف رجوع دیکھ کر جو مسرت
 ولین پیدا ہوئی ہو اسکا بیان قالب الفاظ میں لانا ہمارے امکان سے باہر ہے۔ ہمارا
 اخلاص دلی ہمو اسکے اظہار پر مجبور کرتا ہے کہ انجمن کا بہت بڑا بار احسان اگر جملہ مسلمانان ہند
 اپنی گردن پر بھین تو بھیل نہو گا کیونکہ مسلمانوں کی قومی فلاح اور دینی اور دنیاوی ترقی منہم کے
 ذریعہ کا حصر بظاہر اور بفضل اسی انجمن پر دکھائی دیتا ہوا اللہ پاک محض اپنے فضل و احسان سے
 اس انجمن کو ایسے نیک ارادوں اور دلی امید و یمن کا میاب کرے اور نیز اسکو روز بہ ترقی عطا
 فرمائے اور انجمن کے کار پر دازان و راکین کی سعی جسکے نسبت خالصہ موجب اللہ کہنے میں کسی اہل ہلام
 کو ذرا بھی تامل نہو گا اپنی عنایت کاملہ سے جزلے خیر کا ستمی فرمائے۔

گو کہ ابھی تک اس انجمن کی عملی کارروائی کا کوئی معتد بہ نتیجہ ہم دور افتادگان کی نظر
 سے نہیں گزرا ہے تاہم بلا حذر رویداد جو سلسلہ کارروائی نظر آتا ہے اس سے بغایت آہی
 ایست لائق ہوتی ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ جب اسکی عملی کارروائی ششروع ہوگی تو ضرور
 اس انجمن کو بجا ظاہر ہوسہی ہونے کے اسکے شائع کردہ مقاصد و فوائد میں کامیابی
 حاصل ہوگی۔ شہر ہذا کے جن لوگوں کے ہاتھ میں لکھے ہیں یہ تو کارروائی انجمن کو دیکھ کر
 کمال احسلاص سے انجمن کے شکر گزار اور جان و دل سے انجمن کی روز افزائی ترقی

بہنوی کے واسطے دعاگو ہیں اور چونکہ انکو سالانہ جلسہ انجمن میں (جو بتاریخ ۱۲-۱۵-۱۶-شوال ۱۳۸۴ھ شہر میرٹھ میں ہونے والا ہے اور خدا کرے بغیر و خوبی کامیابی ہو) شرکت ہو دیاوی تعلقات با رج و مانع ہیں اس واسطے ہم عدم شرکت کے بابت معذرت خواہ بھی ہیں امید کہ یہہ پاسنامہ سالانہ اجلاس میں پیش کر دیا جائے اور جو وقت کیفیت جلسہ طبع اس کے ملاحظہ سے بیان کے باشندوں کو محروم نہ رکھا جائے۔ والسلام مع الاکرام۔

۱۱۔ شوال ۱۳۸۴ھ ہجری

فضل احمد سررشتہ دار عبترٹی لشکر محمد شریف خان عفی عنہ اسٹنٹ صدر بورڈ آف رونیو کل حسن خان محرمیشی حکمہ صدر بورڈ۔ عابد علی الہد محکمہ صدر بورڈ دفتر فارسی۔ رونق علی الہد محکمہ صدر بورڈ۔ محمد تراب علی پروفیسر عربی لشکر کالج۔ عبد الحمید فقیہ اسپوری سررشتہ دار محکمہ صدر بورڈ۔ عبادت علی تمبیل نویس صدر عدالت۔ محمد عبد الغنی طالب علم ایف۔ اے سید حکیم بشیر طالب علم ایف۔ اے۔ سید محمد حبیب عفی عنہ۔ احمد اللہ خان سرد دفتر لشکر کالج محمد نصیر الدین طالب علم لشکر کالج۔ محمد عبد الرحمن صدیقی مدرس لشکر کالج۔ محمد عمر عفی عنہ ہیڈ اسٹا صفیہ فارسی و عربی لشکر کالج۔

حسنہ محمدیہ

ندوة العلماء میں یہ بھی ایک صفیہ قائم کیا گیا ہے اور اس سے مقصد یہ ہو کہ ہر ایک مسلمان اپنی آمدنی میں سے کم سے کم مقدار جب کا دینا اسے نہایت آسان ہو اللہ کے لیے اس نام کو نکالی اور ندوة العلماء میں جمع کر کے اس کے قیام کا باعث اور اصلی محرک کیا ہو اسے ہم سال سوم کی رویداد میں بیان کر چکے ہیں جس کے دیکھنے کے بعد کوئی عاشق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس پر عمل کرنے سے انکار نہیں کر سکتا اور اگر اس حق سے قطع نظر کجائے جو اسکا اصلی سبب ہو اور صرف اس کے نام کی طرف پریشیت اسلامی نظر کجائے تو قوت ایمانی کا

متفقنا یہ نہیں ہو سکتا کہ اُس سے علیحدہ رہے اور اُسکی امداد نہ کرے اب اگر ان دونوں اثرن
 سے علیحدہ ہو کر ضرورت وقت پر نظر کی جائے اور دیکھا جائے کہ اس وقت ہمیں مذہبی امور کے
 جاری کرنے اور اپنے پاک مذہب اسلام کے استحکام کیلئے کس قدر روپے کی ضرورت ہے
 تو بھی اس سے بہتر کوئی تدبیر نہیں معلوم ہوتی کیونکہ اس زمانے میں مذہبی ضرورتوں کے
 پورا کرنے کے لیے کوئی سبیل نہیں ہے بجز اسکے کہ قوت متفقہ کے ساتھ مسلمان خود ہی ملکی
 فکر کر دین اور اسکے لیے کوئی طریقہ نکالیں اور میرے خیال میں اس سے آسان کوئی طریقہ
 نہیں معلوم ہوتا کہ ہر ایک مسلمان اپنی آمدنی میں سے ایسی قلیل مقدار اپنے پاک مذہب کیلئے
 علیحدہ کرے جو اسپر بالکل آسان ہو۔ اب میں ایسی قلیل مقدار فرض کرتا ہوں کہ نہایت غریب
 اور مفلس سے مفلس بھی اُسے بخوشی دے سکے بشرطیکہ اسپر مذہبی ضرورت ظاہر نہ کی جائے۔
 مثلاً ایک پائی سال بھر میں "بھلا کون مسلمان ہے جو سال بھر میں اللہ کے لیے اپنی پائی
 مذہب کے واسطے سال بھر میں ایک چھدام دینا بھی گوارا نہ کرے مگر اس طریقے کے اجرا
 کے لیے کوشش اور فکر چاہیے اس قلیل آمدنی سے ہندوستان کے مسلمانوں کی سالانہ
 تین لاکھ روپے سے زیادہ جمع ہو سکتا ہے اور اگرچہ کروڑ مسلمانوں میں ایک تہائی مسلمانوں
 نہ لیا جائے تو دو لاکھ اور اگر دو تہائی مسلمان چھوڑ دیے جائیں تو لاکھ روپے سالانہ جمع ہو سکتا
 ہے اور آپ کا خزانہ محمدیہ پورا بیت المال ہو کر تمام مذہبی ضرورتوں کیلئے کافی ہو سکتا ہے
 اے خدا تو ہمارے بھائیوں کو توفیق دے کہ وہ اس کا عظیم کی طرف توجہ کریں۔ آمین۔

اب میں اُن حضرات کا ذکر کرتا ہوں جنہوں نے اس سال ثواب عظیم میں حصہ لیا
 مبارک ہیں وہ دل جنہوں نے اس نام کو سننے ہی قبول کر لیا اور مبارک ہیں وہ ہاتھ
 جنہوں نے اول اول اپنی آمدنی سے نکال کر محمدی حسنہ نے میں داخل کیا اور دوسرے
 مسلمانوں کے لیے عمدہ طریقہ نکالاجز اھم اللہ خیر الخیر ۱۶۔

سب سے اول اسکے بانی مولوی شام محمد سلیم الزمان خان صاحب میں پھر اس کی طرف

نشی غلام محمد صاحب تحصیلدار و زمین بھرنے توجہ کی اور اس سال ان دو نوں صاحبوں کے علاوہ ہمارے سرگرم رکن مولوی جم بخش صاحب ہیڈ مدرسہ مدرسہ المورہ نے توجہ کی اور بہت سے اہل اسلام کو داخل حسنا کیا اور ہمارے دوسرے مہربان مسکین عبدالرحمن بن حاجی اسمعیل نے اکیاب میں جاری کیا اور منشی عبدالرحمن صاحب چشتی صدیقی نے تین صاحبوں کا روپیہ داخل خزانہ عہدہ کیا اور منشی شیر محمد صاحب تحصیلدار اور مولوی حسام الدین صاحب ڈپٹی کلکٹر اور منشی سرفراز علی صاحب رئیس فیض آباد نے اپنا روپیہ خود بھیجا اللہ انکو جزائے خیر دے سب دینے والوں کے نام مع مقدار چندہ روپیہ کی فہرست نمبر ۱۰ میں درج ہے وہاں ملاحظہ ہو اگرچہ سطح اسکو ترقی ہونا چاہیے مگر ہفتہ تو نہیں ہوئی مگر بعد امد سال گذشتہ سے بہت زیادہ لوگ شریک ہوئے اور ہکڑوں اطلاع دی گئی ہے کہ مولوی شیخ احمد صاحب انیکٹر ضلع خوب ریاست بھوپال نے بھی خزانہ عہدہ اپنے بیان قائم کیا ہے۔

زکات

زیادہ خوشی کی یہ بات ہو کہ اس مرتبہ بعض صاحبوں نے کچھ زکات کا روپیہ بھی بھیجا جو وقت ضرورت بعض محتاجوں اور یتیموں کو دیا گیا اگر ہمارے بھائی اس صیغے کو ترقی دینا اور ایک جگہ اس کے بیت المال قرار دین اور وہیں سے یتیموں اور بیواؤں اور محتاجوں اور خصوصاً ان علما اور طلباء کو دیا جائے جو اسکے مستحق ہیں تو نہایت عمدہ صورت اتفاق کی ہو اور بہت سے کام نکلیں اور ہم کامل امید کرتے ہیں کہ اگر مسلمان پوری پوری زکات نکالیں تو کوئی مسلمان محتاج اور تنگدست ایسا نہ رہے کہ جو نان نفقے سے پریشان ہو اور غور سے دیکھو تو اسکے فرض ہونے میں کمال حکمت یہ رکھی گئی ہے کہ عالم اسباب میں حالتیں کیساں نہیں ہیں کوئی دو تہمد ہے اور کوئی محتاج اور ان میں بھی مختلف طبقات کے لوگ

پائے جاتے ہیں مثلاً کسی کے پاس اس قدر دولت ہو کہ اُس کو رکھتے نہیں بتا اور کسی کے پاس صرف اس قدر ہو کہ اُس کے حوائج ضروری پورے ہوتے جاتے ہیں اور کسی کے پاس ہتھکڑی بھی نہیں ہو اسی پر اس کو بھی قیاس کر دو کہ انسان کو تو قین بھی یکساں نہیں دی گئیں ایسے کسب معاش میں تفاوت ہو بہر حال ان امور پر نظر کر کے زکوٰۃ فرض لگی جس کا مدعا یہ ہو کہ اغنیاء کی دولت سے اُن لوگوں کو حصہ ملے جو کسب معاش سے عاجز ہیں اسی لیے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے خذھا من اغنیائکم و سددھا لے فقراکم جب تک اس دستور پر عمل نہ آ رہا اور عالمین زکوٰۃ کل صدقات ایک جا کرتے رہے اور وہ ایک جگہ سے صرف ہوتے رہے قوم میں ہر طرح کی فاسخ البالی اور اطمینان نہ ہو مگر جب مسلمانوں پر ادا بار آیا اور اُنھوں نے اپنے فرائض سے پہلو تہی شروع کی ہر طرف فحاشی ہو گئی ان کو گھیر لیا ہے اور مصائب کا دروازہ ان پر کھل گیا۔ اب اگر کوئی صورت ہو تو یہی کہ اپنی حالت کو سنبھالیں اور اپنے فرائض کو سمجھ بوجھ کر ادا کریں۔ اب میں اُن دینداروں کے نام پیش کرتا ہوں جنھوں نے بذکوٰۃ کا روپیہ بھیجا ہے۔

فہرست اُن حضرات کی جنھوں نے بذکوٰۃ کا روپیہ بھیجا ہے

۱	حاجی امداد علی صاحب مہتمم انجمن حمایت اسلام بنوگیر	م
۲	شیخ منصب علی صاحب رئیس ہا پور معرفت آغا بہادر علی شاہ صاحب	م
۳	منشی صفدر علی خان صاحب مہتمم فرشتہ خانہ تاج محل بھوپال	م
۴	شاہ کرم رحمن صاحب سجادہ نشین درگاہ حضرت مخدوم صفی صاحب دولوی	م
۵	شاہ رکن الدین احمد صاحب میس کڑاوتولی درگاہ حضرت مولانا خواجگی صاحب	م
۶	بابو محمد بخش صاحب سر دفتر سپرنٹنڈنٹ محکمہ سہ	م

مختصر کیفیت جلسہ انجمن حمایت بیوگان

سال گذشتہ دہیستہ کی طرح اس سال بھی ہمارے پُر جوش کن حاجی رحمۃ اللہ صاحب بن حاجی داؤد صاحب اسکے مضامین کے کفیل ہوئے اور ندوۃ العلماء کے جلسے کے بعد اُسی مقام پر اسکا جلسہ ہوا جہاں ندوۃ العلماء کا جلسہ ہوا تھا۔ مولوی عبد الخالق صاحب اسکے صدر نشین قرار پائے اور کارروائی شروع کی گئی بعض حضرات نے اپنی پُر اثر تقریروں سے حاضرین کو مستفید کیا۔ ان سب میں قابل الذکر یہ امر ہے کہ مدرسہ امدادیہ نشتار سوپور ضلع در بھنگہ کے ایک طالب العلم ظہور احمد نام جو کلاس سن بارہ برس سے کسب طبع زیادہ نہ تھا اور مولوی شاہ منور علی صاحب پُر مدرسہ امدادیہ کے ساتھ آئے تھے اُنھوں نے ایسی فصاحت و بلاغت کے ساتھ سورہ قل ہوا اللہ احد کا وعظ بیان کیا جسکے سُننے سے تمام حاضرین جلسہ دنگ ہو گئے اور مدرسہ امدادیہ کی تعلیم تربیت پر حیرت ظاہر کی اس جلسے میں کسب قدر چپہ چپہ جمع ہوا اور چونکہ مولوی حکیم محمد اسحاق صاحب مرحوم و مغفور منصرم انجمن حمایت بیوگان کے انتقال کے بعد سے اُنکی جگہ پر کسی صاحب کا اتھا نہیں ہوا تھا اور اسی وجہ سے انجمن کی سلسلہ وار کارروائیوں میں نقص و خلل پیدا ہو گیا تھا لہذا اتفاقاً حاضرین مولوی عبداللہ صاحب انصاری ناظم دینیات مدرسہ العلوم علیگڑہ اس انجمن کے منصرم مقرر ہوئے اور جلسہ بہت خیر و خوبی سے تمام ہوا۔

مختصر کیفیت تیم خانہ اسلامیہ کانپور

سال گذشتہ کی روداد میں تیم خانہ کا حال غلام لکھ چکے ہیں کہ ناظم ندوہ کی تحریکے حاجی حبیبی مٹا کو فروش کانپور نے تیم خانہ کی غرض سے تقریباً چار ہزار روپے کی جائداد وقت کی ہے اس وقت شدہ جائداد کا کرایہ سب ماہوار آتا ہے اسکے علاوہ معمولی چندہ جو ہر مہینہ وصول ہو جاتا ہے کل لاغیر ماہوار ہے اس حساب سے کل آمدنی اسکی صعب مانہ ہوئی۔

اب تک ۷ لڑکے اور ۳ لڑکیاں اس میں پرورش پاتے تھے۔ مگر لاوارث اور یتیم بچوں کی بکسی پر نظر کر کے یتیم خانے کے ممبروں نے سولہ کون کی درخواست دی جو جسکو اس ضلع کے صاحب کلکٹر نے تصدیق کر کے حکام بالا کے پاس بھیج دیا ہے غالباً وہ منظور ہو گئی۔ یتیم خانے کے ممبروں کو اپنی ذمہ داری سے بخوبی واقفیت ہو گئی مگر حقیقت یہ ہے کہ قحط کے روز افزون مصائب سے جو حالت لاوارث اور یتیم بچوں کی ہندوستان خاص کر مالک متوسطہ میں ہو گئی ہے اسکو دیکھ کر خاموش بیٹھے رہنا انہیں سنگدلوں کا کام ہے۔ جنگ و انسانیت اور قومی ہمدردی کا مادہ مطلقاً نہیں دیا گیا۔ سچ پوچھو تو حیف ہو اس دنیاوی سروسامان پر کہ عیسائی اور آریہ اپنی اپنی قوموں سے بھیک مانگ کر ہمارے بچوں کو صرف اس غرض سے پرورش کریں کہ انکو وہ اپنا مذہب بنا سکیں گے اور ہم اپنے ہی بچوں کے مذہب قائم رکھنے کی کوئی تدبیر نہ کریں۔ عین تفاوت رہ از کجاست تاہم کجا وہ دوسروں کو اپنا بنانا چاہتے ہیں اور ہم اپنوں کے جدا ہونے کی کوئی پروا نہیں کرتے۔ یہی خیالات ہیں جو یتیم خانے کے ممبروں کو پیدا ہوئے اور باوجود بے سروسامانی کے وہ اپنے جوش ہمدردی کو روک نہ سکے اب انکی اعانت کرنا اور اس کا خیر میں شریک ہو کر ثواب اخروی سے حصہ لینا نیک عمل مسلمانوں کا کام ہے جنت کے خواہشمند مسلمانوں! اٹھو اس نقد سودے کو خریدو ان اللہ اشتد من المؤمنین انفسہم و اموالہم بیان لہم الجنة خدا نے ایمان والوں سے انکی جانیں اور انکے مال جنت کے عوض میں خرید لیے ہیں۔ دنیا مزرعہ آخرت ہے مگر آخرت کی کھیتی معمولی کھیتی نہیں ہے اس کھیتی میں ایک کے بدلے سات سو بلکہ اس سے بھی زیادہ ملتے ہیں اگر کوئی لینے والا ہو کھل حبۃ انبت سبع سنابل فی کل سنبلۃ مائۃ حبۃ واللہ یضاعف لمن یشاء اس دانے کے مانند جس سے سات ہالیان پیدا ہو میں ہر مالی میں سوداے اور اللہ اس سے بھی زیادہ دیتا ہے جسکو چاہتا ہے یہ صلا عام ہے ان حضرات کے لیے جو خدا کی راہ میں صرف کرتے ہیں اب خاص کر

تیمون کی پرورش میں جو ثواب ہو وہ ملاحظہ کیجیے۔ امام بخاری نے جامع صحیح میں سہل بن سعد
 بتصریح روایت کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: **اِنَّكَ كَافِلُ الْيَتِيْمِ فِي الْجَنَّةِ**
هَكَذَا یعنی میں اور وہ شخص جو یتیم کا تکفل ہے جنت میں اس طرح سے ہونگے راوی کہتا ہے
 کہ یہ فرما کر آپ نے سب سے زیادہ اور وسط یعنی گلے کی انگلی اور اسکے قریب جو انگلی ہے اُسکو لاکر اشارہ
 فرمایا یعنی جسطور پر یہ دونوں انگلیاں قریب قریب ہیں اس طرح یتیم کا تکفل جو اُسکی پرورش
 کرتا ہے جنت میں ہمارے حضرت کے قریب ہوگا۔

اے مسلمانو! اگر تم کو اپنی نجات کی تمنا ہے اور شفیع المذنبین سید المرسلین مولانا و سیدنا
 محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قرب چاہتے ہو تو اس کا رخ میں شریک ہو اور دے
 درے ان یتیم اور لاوارث بچوں کی مدد و اعانت کرو اس طرح خداوند عالم قیامت کے دن
 تمہاری شکلین بھی آسان فرمائے گا اور جنت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری
 نصیب ہوگی۔

طرق فراہمی سرمایہ

مذوۃ العسلما نے جو اہم تجویزین اب تک منظور کی ہیں اُنکے مناسب اور مفید ہونے میں
 اب تک کسی نے گفتگو نہیں کی مگر یہ کہتے ہیں نے اکثر سنا ہو کہ دارالعلوم کی تجویز بہت مفید اور
 نہایت مناسب لیکن دس لاکھ کے فراہم ہونے کی کیا شکل ہے؟ بظاہر دس بارہ لاکھ روپیہ
 بہت معلوم ہوتے ہیں مگر غور کیا جائے تو کچھ بھی بہت نہیں ہیں بشرطیکہ خیر خواہان اسلام
 اسکی فراہمی کی طرف متوجہ ہوں اور اپنے پاک مذہب اسلام کی خیر خواہی کو کر کے دکھادیں۔
 ہندوستان میں تھمنا چھ کروڑ مسلمان آباد ہیں ان چھ کروڑ میں صرف دو کروڑ مسلمانوں
 فی کس اردو وصول کیا جائے تو ساڑھے بارہ لاکھ روپیہ جمع ہو سکتا ہے اور اگر اس سے بھی
 زیادہ کی حاجت ہو تو اُسکی یہ صورت ہو سکتی ہے کہ چھ کروڑ میں سے دو کروڑ کو نانداری اور

افلاس کی وجہ سے چھوڑ دیا جائے اور چار کر در سے فی کس چار آنے وصول کیے جائیں اس طریقے سے ایک کروڑ روپیہ وصول ہو سکتا ہے اگر یہ ایک مرتبہ وصول کیا جائے گا تو یہ آمدنی یکمشت ہوگی اور اگر سال میں ایک بار وصول کیا جائے تو اسکو سالانہ آمدنی سمجھنا چاہیے اور یہ ایسی خفیہ رقم ہے جو یکمشت دینے والے کو زیادہ سے زیادہ یا سال میں ایک بار دینے والے کو کی طرح ناگوار نہیں ہو سکتی۔ ہر چند کہ اسکے وصول کرنے میں بھی محنت اور تہمت درکار ہے لیکن ہر ضلع میں اگر اسکے وصول کرنے کے لیے ایک کمیٹی قائم ہو جائے اور سطحی وہ کمیٹی ہر تحصیل میں ایک ایک سب کمیٹی قائم کر دے تو یہ رقم نہایت آسانی کے ساتھ وصول ہو جائے گی اور کیسکو کا ذن کا نضر ہوگی۔

یورپ میں فراہمی سرمایہ کی غرض سے ہزاروں کمپنیاں قائم ہیں اور کروڑوں روپیہ جمع ہوتا ہے جسکے سرمایے سے ہندوستان میں صد ہاشن چرج قیم خانے اور مختلف کارخانے قائم ہیں اور صد ہا ملازمین پیش قرار تخواہن پاتے ہیں اور بڑے بڑے اولوالغرمیوں کے کام کر رہے ہیں جنکو دیکھ کر حیرت ہوتی ہے مگر کیا یہ چندے سلطنت کی طرف سے ہیں؟ اور کروڑوں روپیہ کے خچ کا بار سلاطین یورپ پر ہے؟ یہ کچھ نہیں صرف عام چندے کے ذریعے سے ہوتا ہے اور وہ چندہ ایسا ہے جو کسی پر گران نہیں۔ مگر بات اتنی ہے کہ اسکو انھوں نے اپنے فرائض کا جزو عظم سمجھ لیا ہے ایسے وہ برابر وصول ہوتا جاتا ہے۔ انھوں نے اپنے تین سو ساٹھ دن میں سے کم از کم ایک دن اس کام کے لیے بھی مقرر کر لیا ہے اور اپنی ضرورت یا اکل و شرب بلبس مسکن وغیرہ میں اسکو بھی لازمی قرار دیا ہے جسطور پر اپنے اوقات کا ایک حصہ وہ اس میں صرف کرتے ہیں ہی طرح اپنے خاص ضرورتوں میں سے اسکے واسطے بھی حصہ نکالتے ہیں جب وہ ان ہر شخص نے بلا استثنا اس کام کو اپنا جزو زندگی سمجھ لیا تو پھر جو کچھ چندہ جمع ہو وہ تھوڑا ہے۔

اسے بھی جانے دو ہندوستان کی ایک چھوٹی سے گاؤں جیسی سبھا ہے جو مال میں

کاسے کی حفاظت کیلئے قائم کی گئی ہے اور اسکا سرمایہ کئی لاکھ روپے سے متجاوز ہو چکا ہو
 کیا وہ کسی راجہ ہمارا جانے دیا ہے؟ نہیں بلکہ یہی قومی چندہ ہے جسکے وصول کے لیے
 آسان ستے رکھے ہیں جو کسیکو مشکل معلوم نہیں ہوتے سڑکوں پر اسٹیشنوں پر صندوق رکھے ہیں
 جب کوئی ہندو سفر کرتا ہے وہ دو چار آنے اُسین ڈالتا ہے اور سمجھ لیتا ہے کہ ویسے
 ظنزدہ روں گدا گروں کو نہ دیا جو دن بھر تحصیل کرتے پھرتے ہیں گو ماتا کے دلنے چارے
 کیلئے دو چار آنے دے دیے آج پان کم کھائیں گے۔ ہی طرح بیاہ شادی کی رسموں میں فخر
 ایک معتد بہ رقم دیتے ہیں اور اسکو بھی منجملہ مصارف کے ایک ضروری مصرف سمجھتے ہیں۔
 اسی طرح سودا گرا اپنے مال کے نفع میں سے ایک قدر قلیل حصہ اس سبھا کے لیے جدا کرتے
 جاتے ہیں اور اس قدر قلیل سچ کو اس مال کی قیمت میں لگاتے ہیں پھر جب ایک رقم جمع
 ہو جاتی ہے تو سبھا میں پونچا دیتے ہیں۔ ہی طرح اہل مقدمہ مستحیانی پر ایک رقم کا نذرانہ مان
 لیتے ہیں اور ہندو کلا کمدیتے ہیں کہ اگر کامیابی ہو گئی تو دو چار آنے اس خیراتی صندوق میں
 ڈالنے پڑیں گے ایسے موقع پر انکا دینا اہل مقدمہ کو کچھ بھی شاق نہیں گذرتا بلکہ جو کوئی کسی
 لیے سفارش کرتا ہے یا کسی کام میں کوشش کرتا ہے تو وہ کمدیتا ہے کہ اس صندوق میں
 کچھ ڈالنا۔ ہی طرح یاران جلسہ جب کسی دوست سے جلسہ لیتے ہیں تو جلسہ میں نقد لیکر سبھا کو
 دیتے ہیں اور ناچ رنگ کو اس کام کے مقابلے میں موقوف کر دیتے ہیں یہاں تک کہ مزد
 اپنے دو چار آنے کی مزدوری ہی میں سے پیسہ آدھا پیسہ جو کچھ بھی گران معلوم نہیں ہوتا
 گو ماتا کے صندوق میں ڈال دیتا ہے اور بہت سے طریقے ہیں۔

پھر کیا ہمارے بھائی مسلمان اُن سے بھی گئے گذرے ہیں کیا انکو ایسے آسان طریقوں
 کی پابندی شکل ہو گئی؟ ہرگز نہیں کوئی لینے والا ہو وہ دینے کو تیار ہیں۔

اب ہم وہ صورتیں بیان کرتے ہیں جو نہایت آسان ہیں اور اُن طریقوں سے دینا
 کسی طرح ناگوار خاطر نہیں ہو سکتا بشرطیکہ دردمند اور ذمی عزم اہل اسلام اس طرف متوجہ

کہ یہ آرزو انکی عالم اسباب میں اُسیوقت پوری ہو سکتی ہے جبکہ ندوۃ العلماء کی تجویزین پوری ہوں اور انکا پورا ہونا بغیر صرف کثیر کے دشوار ہے اس واسطے انکو خود کوشش کرنی چاہیو وہ خدا کے واسطے اس کام پر جلد آمادہ ہو جائیں اور مقامی انجمن قائم کر کے ان وسائل کا عملدرآمد شروع کریں کیونکہ دنیا میں کوئی کام بغیر توجہ اور سرگرمی کے پورا نہیں ہوتا۔ مسلمانو! جب تنہ ندوۃ العلماء کی تجویز دن کو اہم اور ضروری تسلیم کر لیا ہے اور اپنی اخلاقی اور روحانی زندگی کے لیے اسکو مفید تصور کر چکے ہو تو آؤ ہم سب ملکر اپنے ہی دینی و دنیوی فائدے کے لیے خدا کا نام لیکر کوشش شروع کریں اگر ہماری نیتیں خالص ہیں تو انشاء اللہ تعالیٰ اپنی کوششوں میں ضرور کامیاب ہونگے۔

ندوۃ العلماء قائم ہوئے چار سال ہو چکے اسکے مقاصد و اعراض کی اشاعت ہو چکی اور اسکی آواز مسلمانوں کے کانوں تک پہنچ گئی نوحہ خوانی کا وقت اب باقی نہیں رہا اب کام کرنے کا زمانہ آیا ہے۔

عُرفی اگر بگریہ میسر شدی وصال صد سال میتوان بہ تمنا گریستن!

علحدہ علیحدہ اور متفرق طور پر کام کرنے کا بھی زمانہ اب نہیں رہا مسلمانوں کا اگر نفع ہے تو اب اسی میں ہے کہ وہ زخارف دنیا کو پس پشت ڈالیں اور صیانت مذہب اور حمایت اسلام اور ترقی اہل اسلام کے لیے اپنی قوت اور کوشش کو حسبہٴ شہ صرف کریں پھر دیکھیں آسمانی برکتیں کس طور پر انکو حاصل ہوتی ہیں اور اگر گفت و شنید ہی پر مدار ہے تو انجام کار بجز مذمت و افسوس کے کچھ حاصل ہونا نہیں (نحوۃ اللہ من ذلک)

سعد یا گرچہ سندان و مصالح گوئی بعل کار برآمد سینخاننی نیست
تا بخرمن نرسدست امید یکدہرست چارہ کار بجز دیدہ بارانی نیست



